کیا اس عشق نے لاکھوں کو برباد　　نشاں سب کا مٹایا نام ہے یاد
عجب اسرار تیرا ذات باری　　رکھیں دیدار کی سب انتظاری
ہوئی یوسفؑ کی دیوانی زلیخا　　جب اس نے خواب میں یوسفؑ کو دیکھا
رہے اولاد زن فرزند خرم　　بلاؤں سے بچا رب ان کو ہر دم
ہیں میرے پیشوا رب غوث الاعظم　　انہیں کی دستگیری میں ہوں ہر دم
ہوا اسرار الحق شطار قادر　　ہوا مسند نشیں سجادہ قادر

عجب اسرار الحق اسرار رب ہے　　یہ ظاہر باطنی انوار رب ہے
کیا لیلیٰ پہ مجنوں کو دیوانہ　　رہے فرہاد شیریں عاشقانہ
بفضل پنجتن پاک یا رب　　گناہ میرے بخش ماں باپ کے سب
تری الفت کا وجہ کر عنایت　　ولایت قطبیت کا باب رحمت
مجھے بخشے ہیں غوث پاک نعمت　　انہیں کے خاندان سے فیض دولت
سلام غربت کا آل اصحاب پر ہو　　قبول میری مناجات رب بجا ہو

دیباچہ در حمد باری تعالیٰ در نثر اسرار الحق صوفی تخلص بہ غربت قادری شطاری

الحمد للہ تمام حمد و ثنا اس خالق ذو الجلال صانع بےمثال لازوال و باکمال کو سزاوار ہے جو تمام عالم کا پروردگار بےچون بےچگونہ لایموت رب قدیر و حکیم و علیم ہے اللہ اللہ کیا شان اس صانع حقیقی کی عجیب قدرت ہے ہمہ صفت ذات موصوف با صفت ہے جو ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ جو علیٰ کل شئی قدیر ہے۔ جو بذات یکتائی سے بحر قلزم ہو کر عالم پر جوش میں امواج بحر حسن کی صفات آئینہ حیرت سے جلوہ نما ہو کر کثرت امواج گنج امانت پر اسرار حقیقت کردگار رب پروردگار نے تمام عالم کو منور کر کے معمور کر رکھا ہے۔

سبحان اللہ الحمد للہ کیا وہ رب قدیر حکمت و عظمت والا ہے۔ یعنی یہ تمام حکمت اسی کو سزاوار ہے کہ جس کی ادنیٰ صفت درجات مجیب الدعوات بہتر سے بہتر ہمہ صفت موصوف بہترین خلاق ہے اور شرک و زوال سے صمدیت الوہیت اس کی پاک و صاف ہے۔ انسان کے ادراک و فہم و قیاس سے مشابہت اغراض جواہر سے قطعاً مبرہ و منزہ ہے و مناسب اوہام خواطر سے مطلقاً معاذ اللہ وہ کیسا رب العالمین مالک عرش بریں مکان لامکیں معبود مطلق حقیقی ہے۔ کہ جس نے کن فیکون دونوں عالم کا ظہور ہر شان کثرت سے بتلایا ہے۔ یعنے ذات عشق سے حسن صفات میں کثرت مخلوق کو لباس ہستی ہژدہ ہزار عالم کو قطع جامہ رنگ بےرنگی کثیف سمک عنایت فرمایا اللہ اللہ کیسی اس کی شان بےمثال لازوال باکمال ہے کہ جس کی صفت ادنیٰ صفت کا شبہ کیا موسم باغ بہار تازہ بتازہ نو بہ نو ہو کر ذات عشق سے صفات حسن میں پر ضیائی عجیب جلوہ نمائی شان یکتائی سے منور ہو کر معمور ہو رہا ہے۔ یعنی ذات وحدہٗ نے اپنی روشنی تجلائی ضیائے ہر جزو کل میں محیط ہو کر

معمور کر رکھا ہے۔ الحمد للہ اللہ اللہ حمد بیحد اوس خدائے پاک کو سزاوار ہے۔ جس نے بنی آدم کو چراغ رہنمائی کا تمامی انبیائ کے اور پیغمبروں کے سردار سب سے افضل واکمل ہیں ہمارے نبی سید الانبیا سند الاصفیا خاتم المرسلین محبوب رب العالمین تاجدار دوعالم شفیع المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع جمال جہاں آراسے روشن ہوکر تمام عالم کو منور ومعمور کردیا۔ اور اس خاک ناچیز کو لباس ہستی کا عنایت فرمایا اور اس ذرہ بے مقدار کو عجیب وغریب شکل وشباہت دلفریب عنایت فرمائی اور اس ناچیز خاک کثیف بے مقدار کو دولت حسن صفات کا ارانی صورت دلفریب لاثانی قدو قامت لوائے انسانی لذت عشق ذات وحدانی حسن روئے کمال روحانی سے سرفرازی تازگی بخشی اور ولقد کرمنا بنی آدم کے خطاب سے مستطاب کیا اور مراتب اعلیٰ سے سرفرازی اپنے نور سے عنایت کرکے اسی خاک ناچیز کو صورت دلبری سیرت محبوبی شان وحدت کی جلوہ گری عطا فرمائی اور اسی کو اشرف المخلوقات اس حسن کے الطاف خسروانہ سے اپنا خلیفہ گردانا اور اپنی عنایت سے بہترین خلائق مخلوق میں اسی کو کیا۔ اللہ اللہ کیا شان معبود وحدہٗ لاشریک قادر قدیر کی ہے۔ یعنی یہ تمام اسی کی قدرت کو شایاں ہے۔ اور یہ اسی کی قدرت اور حکمت بے پایاں ہے وہی منزہ ذات وحدہٗ افضل واکمل ہے یعنے جو چاہا وہ کیا۔ اور جو چاہے گا وہی ہوگا۔ یعنی وہ پروردگار مخلوق کا کردگار پیدا کنندہ مالک غفور الرحیم علیم وحکیم ہے یعنی جس کا نور سراپا سرو۔ جوش وحدت عشق میں صفات حسن کو گنج دولت بے انداز ظہور حسن پر عاشق ہوکر جلوہ معشوقیت تمام مخلوق کو عشق ذات حسن کی صفات سے آفتاب میں نور اور ماہتاب کو منور ومعمور کردیا یعنی سیاروں میں چمک حوروں میں بوئے مہک آسمانوں کو اطلسی آبی عبا زمین حسن کو صندلی کافوری قبا سرو کو دی الفت یکتائی قد شمشاد کو دی رعنائی درختوں سبز دیبائی گل شبو بجائے شہد نائی بہا گیا جسقدر گلوں کو چمن مل گیا روح کو لباس بدن قطرہ آب بن گیا۔ گوہر تاب بہتر سے بہتر ہوگیا۔ جوہر۔ اللہ اللہ کیسا وہ باغبان گلشن توحید لایزالی باکمالی ہمثیالی ہے۔ کہ جس نے بوستان وحدت کو چمن شاداب حسن کے عالم میں رنگ بے رنگی مئے وحدت کے ساغر سے پر عشق کے جوش وحدت میں ست حسن کی کثرت عالم حیرت مئے الفت میں آب رحمت سے پر انوار صفات میں تجلی ذات ربانی قدرت رحمانی۔ گنجینہ حسن کو شاداب عشق کے آب قہار کا شناور ہوکر غوطہ زن بحر کل شئ محیط ہو رہا ہے۔

عشق اپنا ذات پاک اس شاہ نے	عشق بازی خود ہی کی اللہ نے	وہ بنا آئینہ لاہوت کا	حسن اپنا دیکھ خود شیدا ہوا

احمد اور احمد میں ہے اس جا اسرار رب اکبر
عزت نے جبکہ ہستی اپنی مثالی دیکھا

ہر رنگ میں دیکھا کہ شان نور تو ہے
وحدت کا پایا دریا حباب اور موج تو ہے

فضائل میلاد مبارک کا بیان جو ابتدا از مانے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم - از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری

لا محالہ اس محفل میلاد شریف کی فضیلت اور بزرگی کا بیان کرنا انسانی ضعیف البنیان کی طاقت سے باہر ہے - لہٰذا اگرچہ تمام علما - بنی آدم جو ابتدا سے آج تک پیدا ہوئے ہیں - اور جو آگے ہونگے - یعنی وے سب کے سب بحکم رب العالمین جمع ہوں اور تا بقائے لیل و نہار فضائل اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس محفل پاک کی لکھتے رہیں تو ممکن نہیں ہے - کہ اس کا عشر عشیر بھی بیان ہوسکے یعنی وہ محفل اقدس ہے جو مدت دراز سے آج تک علما کرام اور اولیا عظام بہ لبشر و دیار سک کرتے ہوئے آئے ہیں - اور سب اسکی خیر و برکت بے اندازہ اپنے خالص عقیدت مخفی برکت سے پاتے ہوئے ہیں -

باوجود اس کے محمد ابن زرقانی نے اپنی کتاب شرح مواہب میں لکھا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اے لوگو حق سبحانہ تبارک تعالیٰ کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کیا کرو چنانچہ قرآن پاک میں فرمادیا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کیا کرو یہ ہی نعمت حق میں تمہارے لئے بہتر عظیم ہے پھر دیکھنا ہے کہ اس سے بہتر اور بڑی نعمت کونسی ہوگی - یعنی اس سے ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہماری ہدایت کے واسطے اپنے دوست حبیب کریم محبوب معظم کو ہمارے واسطے اس دنیا میں ظاہر کیا تاکہ حکم حق تبارک تعالیٰ سے ہمکو آگاہی دین اور راستہ ہمکو بتلادیں فی الحقیقت بہت ہی بڑا احسان اس مالک بے نیاز کا ہم پر ہوا ہے یعنی اس احسان کا بیان اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بیان فرمادیا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ یعنی احسان حق تعالےٰ کا ان ایمان والوں پر رسول انہیں جو بھیجا انہوں پر رسول انہیں میں سے تاکلام ہمارا پڑھکر سنانا رہے - انکو آیتیں پس سنواتا ہے حق ان کو الامحالہ

کہا ابو شارہ استاد امام نووی نے کہ عمدہ بات ہے پڑہنا مولود نبی کا کیونکہ ایک زمانے سے اس کا رواج جاری ہے چنانچہ پیشتر سے اہل اسلام اس میلاد مبارک میں اظہار خوشی سے خیرات اور صدقہ کثرت سے کیا کرتے ہیں۔ علاوہ اور خوبیوں کے اس میں ایک خوبی یہ ہے کہ حق تبارک تعالیٰ نے ہمپر اپنا حبیب کریم واجب التعظیم ایسا عنایت کیا کہ یہ احسان ہے۔ اسکا ہمپر جو ہمکو میلاد مبارک میں ہمیشہ شکر احسان اس کا کیا کرتے ہیں۔ کعب بن مالک سے روایت ہے۔ کہ جسوقت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے مدینہ طیبہ میں مراجعت فرمائی یعنی پہلے آپ مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز شکرانہ کی ادا کی بعد اُس کے تمام آدمیوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے اس وقت پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجمع کثیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند اشعار پڑہتے جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اُن اشعاروں کو علی ہٰذا القیاس بالاجمال ان اشعاروں میں مولود شریف کا بیان شروع سے لیکر پیدائش تک کے تہا۔ چنانچہ اس روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرت تقدس مآب کے زمانہ میں سے اصحاب رضی اللہ عنہ تعالیٰ نے مولود شریف کو پڑہا۔ یہ بات ثابت ہے۔ جو آنحضرت کے سامنے اسی زمانہ میں میلاد مبارک کا چرچا جاری تہا۔ لہذا وہ قصیدہ ابہی تک قسطلانی وغیرہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ باوجود اس کے میلاد نبی میں اشعار نعتیہ کا چرچا اور مجلسوں کا عمل قدیم زمانہ سے جاری ہوا ہے اور تب ہی سے ایک ایک شہر اور ہر ولایت ملک در ملک خصوصاً مکہ معظمہ میں اور مدینہ منورہ میں یہ رسم ورواج جاری ہے۔ پس یہ کام موجب ثواب اور خوشنودی خدا اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وبرکت عظیم ومبارک ہے۔ یعنی اس کے بارے میں زیادہ لکہنا فضول ہے الحق۔

نظم بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی تخلص غربت قادری شطاری

عشق ہے دریاے وحدت بیکنار
جوش عشق ہے بحر ناپیدا کنار
عشق کہتے کسکو کیا شے عشق ہے
جانتے ہیں پر نہیں کچھہ جانتے

١٨٠٠
موجیں ہیں جسکی سبھی بیچیدہ ہزار
جلوہ آرا شان وحدت بیشمار
حسن کسکو کہتے کیا شی حسن ہے
ہمرحق اسرار الحق کیا جانتے

عشق سر راز حسن معنوی
ذات عشق حسن ہیں آگاہی ہنر
نام کسکا عشق رکھا دے بتا
راز مخفی ہے اگر آگاہ ہو

ہے ظہور ذات عشق سرمدی
دیکھہ صفات حسن میں جلوہ لیے
حسن کو کہتے ہیں کیا تو جانتا
معرفت میں بیٹھکر تم دیکھہ لو

جاناسبکو حسن عشق کو بر ملا — رازداں اللہ محمد کا ہوا
جان لو اس پردہ مولود میں — راز عشق حسن کا لکھا ہو ہمیں
اب بنایا عشق سے عرش بریں — اب بچھایا حسن میں فرش زمیں
عشق اسرار الحق ہے سر معنوی — باصفات حسن ذات سرمدی
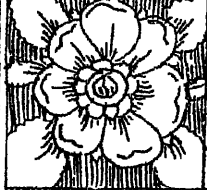
راویوں نے گرچہ لکھا در جہاں — جسم کو لکھا ہے میں نے مغز جان
عشق کے پرجوش سے عالم بنا — حسن کے الطاف سے آدم ہوا
عشق ہے دریائے وحدت لیس ضرور — حسن میں آدم کا ہے ظاہر ظہور
حسن میں ہے عشق جان ابن الفرقنا — کرلے حاصل اسمیں غربت تو شغو

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین — مصطفےٰ ما جاء الا رحمت للعالمین
بھیج اسے رب مرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ در نعت سرور کائنات مفخر موجودات خاتم النبیین شفیع المذنبین احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری
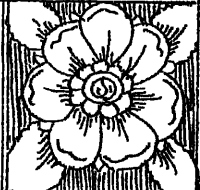
شاہنشاہ ہر دو جہاں تیرا کرم اظہار ہے — بھیجا محمد مصطفےٰ کیا صاحب انوار ہے
ظاہر ہوا احمد یہاں گھر گھر مچی ہیں شادیاں — دونوں جہاں ہے شادماں کیا مالک مختار ہے
تم مظہر یزداں ہو صدر صدور جاں ہو — تم رحمت رحماں ہو حقا تمہیں پہ پیار ہے
تم صاحب معراج ہو سب انبیا کے تاج ہو — امت کے تم ہی راج ہو عالم کا تو سردار ہے
ہے وصف میں احمد ترے لیسین وطٰہٰ ہے لکھے — بخشے گا امت کو سبھی کشتی کا کھیون ہار ہے
اعمال ہمارے جب تلیں دفتر گناہوں کے کھلیں — بخشش کو تیری دیکھ لیں قرآن میں اقرار ہے
تیری شفاعت ہے بجا ہے تو حبیب کبریا — ہو شافع کوثر بجا امت تری لاچار ہے
ہو رحمت اللعالمیں ہو تم شفیع المذنبین، — ہو قاسم کوثر تمہیں عاصی کا تو غمخوار ہے
ہے نور سے معمور تر دونوں جہاں ہے جلوہ گر — نور خدا تو ہے مگر نبیوں کا تو سردار ہے
ہے شان تیری مصطفےٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ — ہے تو شہ ہر دو سرا تجھ سے جہاں گلزار ہے

تعالیٰ نے اسی نور کو اپنا آئینہ خود نما بنایا اور اپنا حسن مہر تمثال لازوال نور لطیف سے ایک حصہ منظر خلائق کا ظہور ظاہر ہوا یعنے خود ارشاد فرمایا کُن محمّدؐ یعنی وہی نور مخفی خزانہ وحدت سے ساتھہ عشق کے پرجوش سے دریائے وحدت امواج باحسن لطیف ہوکر کثرت میں درآیا اور بحکم رب جلیل کے کن فیکان ایک لحظہ ظاہر ہوکر مثال مثنون حجاب عصمت تک بلند ہوکر بنہایت ادب تعظیم سے جبین عجز و انکساری بحکم فرمان برداری سے سر بسجود ہوا الحمد للہ رب العالمین والعاقبت المتقین یارحیم الراحمین ط

بطرز مثنوی مولوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

عشق کو اور حسن کو لکھتا ہوں یاں
عشق نے اس حسن کو ظاہر کیا
آسمانوں کو حکم کل کو ہ کو
گنج امانت نہ اٹھا سکتے خدا
پر نہ جانا اس نے عشق وحسن کو
لیکن آدم کا نہ لگتا دل وہاں
اور دی حق نے زبان گویائی کی
حسن اسکا عشق کو مرغوب ہے
پیدا عشق وحسن سے ہے کل جہاں
ہے فراغ اس حسن عشق کو درمیاں
پیدا آدم عشق بازی کو ہوا
مصطفیٰ ظاہر ہوئے اللہ سے

نور اُس خالق کا ظاہر ہو نہاں
ہر دو عالم عشق سے ماہر کیا
بوجھہ اوٹھاؤ یہ سب جسے درکار ہو
اسکے لایق ہم نہیں بار الہ
اور ڈبے سبھے اُٹھایا بوجھہ کو
تھا پریشاں خاطر اور یہ نیم جاں
ہوسکے ظاہر عشق کو تسکین دہی
جسقدر زن مرد کو محبوب ہے
جو نہ سمجھا وہ رہا حیوان یہاں
کردیا آدم کو جنت سے روان
ورنہ طاعت کو ملائک کم نہ تھا
حق بھی ظاہر ہے رسول اللہ سے
خوب لکھا تو نے غربت یہ سخن

تا امانت دار ہو اس کے لئے
عرش کرسی لوح قلم ظاہر ہوئے
سب نے ملکر یہ کہا اس جائی پر
بار آدم نے اٹھایا مفت میں
گرچہ تھیں جنت میں ساری نعمتیں
پیدا آدم سے کیا حوا کو جب
صورت مرد گرچہ اسکا نہ حسن ہو
گویا آدم عشق حوا حسن ہے
جب جدا آدم سے حوا کو کیا
عشق سے انسان ہوتا ہے شریف
دیکھہ حسن وعشق نور احمدی
حسن عشق کا بھید حسپر ہے کھلا
ہوگیا گلزار باغ انجمن

ہوتا ہے درکار اک اسکے لئے
کل موج ذات سے ماہر ہوئے
گر اوٹھا دیں پاش پاش ہوجائنگے
طمع کی خود کو پھنسایا مفت میں
اور بھیجا آدم کو باہر جنت سے
خوش ہوا آدم حوا اور محبوب ہے
صورت عورت بھی اسی سے ظاہر ہے
حسن عشق اس سبب رغبت ہے
بھید یہ پھر جب کہ آدم پر کھلا
حسن سے انسان ہوتا ہے لطیف
ہمہ آدم میں کرے جلوہ گری
جسکو یہ بھید سمجھہ کامل ملا

قصیدہ در حمد باریتعالی اور نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مل گئے طالب و مطلوب ہوئے دونوں ایک
احد احمدؐ جو ملے شمس و قمر دونوں ایک ،

ہوئے انگشت شہادت سے قمر دو ٹکڑے
ایک کے دو ہوئے پھر آئے نظر دونوں ایک

صلّو و سلموا فرمائے خداوند کریم
ہوئے نازل یہ ہی الفاظ قدر دونوں ایک

یہ کلام احد صادق ہے مخبر کی زبان
نہیں فرق اسمیں ہی آیات خبر دونوں ایک

خلق احسان محمدؐ کا بیاں کس سے ہو
باطنی ظاہری احمدؐ کے نشر دونوں ایک

ہوئے کیا عنبریں ان روح پہ جیلیں زیبا
قدرت حق سے ملی شام و سحر دونوں ایک

دیکھ آغاز میں انجام کو اب کرکے نظر
مرحبا صلی علی خیر و خبر دونوں ایک ،

امت عاصی کی امید شفاعت کے لئے
حشر کے واسطے ہیں خوف و خطر دونوں ایک

باغ توحید میں صوفی بھی ہے کیا باغ حسن
احد احمدؐ سے ملے لعل و گہر دونوں ایک ،

کیا لکھے وصف محمدؐ کا یہاں تو غربت
نعت احمدؐ بھی لکھی حمد خدا دونوں ایک

سلموا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفی ماجاء اللہ رحمت اللعالمین

بھیج اے رب مری درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بیان وصف ذات ستودہ صفات احمد مصطفی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اکبر کیسا وہ حق سبحانہٗ تعالیٰ جلشانہٗ جل جلالہٗ عم نوالہٗ واحدہٗ لاشریک لہٗ وھوا علیٰ کل شیٔ قدیر ہے کہ

جس نے اپنے نور کبریا سے ایک حصہ مخصوص ربوبیت کن محمداً فرمایا۔ اور اسی نور بے مثال بہ حسن وجمال سے دونوں عالم کو روشن و منور کیا۔ سبحان اللہ الحمد للہ کیا وہ ہمارا نبی آخر الزماں ہے کہ جس کا مرتبہ سب سے افضل و اکمل ہے۔ یعنی اسی کو خطاب مستطاب رحمت اللعالمین اور شافع المذنبین سید الانبیا سند الاصفیا خاتم المرسلین تاجدار عرش برین سید المرسلین محبوب رب العالمین کی شمع جمال جہان آرا سے تمام خلقت کا ظہور ظاہر کیا پھر بعد اس نور کے تمام انبیا مقربین کی ارواح اور تمامی مرسلین کو پیدا کیا۔ علی ہذا القیاس ابتدا اللہ جلشانہٗ وعم نوالہٗ نے اپنی قدرت وعظمت سے اس نور پر سرور کے چار حصے کئے۔ یعنی ایک حصہ سے بنایا عرش اور دوسرے حصہ سے بنایا کرسی اور تیسرے حصہ سے بنایا لوح اور چوتھے حصہ سے بنایا قلم کو پھر بعد میں حکم ہوا قلم کو کہ لکھ اے قلم مری توحید پھر قلم نے نہایت آداب آموز ہو کر مودبانہ لوح پر قریب چار سو برس تک لکھا لا الہ الا اللہ پھر بعد اس کے حکم دوسرا حکم دیا کہ لکھ محمد رسول اللہ یعنے جب قلم نے یہ نام نامی اور اسم گرامی خواجہ عالم محبوب اکرم کا سنا تو خط شگاف ہو کر اسم گرامی خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کو ایک ہزار برس میں لکھا اور سر بسجود ہو رہا بعد اس کے سر کو اٹھایا اور یہ کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ اس کے جواب میں حق تبارک تعالےٰ نے اپنے محبوب عالم کے طفیل سے آپ خود جواب ارشاد فرمایا۔ وعلیک السلام وعلیہ من رحمتہ وبرکاتہ۔

باوجودیکہ پھر مالک مختار پروردگار حق سبحانہٗ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ لکھ بدستور العمل روزنامچہ تمامی امتان کا یعنی بحکم رب جلیل اس منشی دیوان قضا وقدر نے لکھنا شروع کیا آدم صفی اللہ نوح نبی اللہ ابراہیم خلیل اللہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ وغیرہ وغیرہ امتی جتنے پیغمبروں کے تھے ان کے حق میں ایسا لکھا کہ جو کوئی فرائض حکم خدا مطابق اپنے رسول اللہ کی پیروی سنت برابر نہیں بجالاوے گا اور فرمانبرداری اطاعت سے منحرف ہوگا۔ تو وہ شخص داخل کیا جاوے گا بیچ جہنم کے اور جو کوئی حکم خدا مطابعت سنت اپنے نبی کے فرمانبرداری اچھی طور سے حق بجا لاوے گا تو اس شخص کو داخل کریں گے بحکم رب جلیل بیچ جنت الفردوس کے۔

الغرض بعد اس کے یہی امت احمدیہ کے حق میں لکھنا چاہا تو اسی وقت ہاتف غیب سے آواز آئی تادب یا قلم تادب یا قلم یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم۔ جب قلم نے اس آواز غیبی کو سنا اور حیرت کیا ایک ہزار برس تک حالت سکتہ رہا پھر اس میں ید قدرت نے قط دیا۔ اور بحکم ثانی ہوا کہ اب لکھ اے قلم امتہ مذنبۃ ورب غفور بحق حبیبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امت احمدی گنہگار ہے اس کا بخشش کرنے والا پروردگار ہے بطفیل احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آمین ثم آمین۔

بطرز مثنوی مولوی معنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

دیکھہ حقیقت میں حدیث مصطفے
شیونات اپنے سبھی جتنے تھیں
تھے نہاں خود میں عیاں نا دکھے
سب شیونا تیں عیاں ہوکر نہاں
تیسرے سی جلوہ ملکوتی کیا
پس اسی رہ سے دکھایا آپکو
سجدہ روحوں نے کیا وان پہ ملا
اوّل و آخر میں جو سجدہ کیا

کنت کنزاً مخفیاً حق ہے بجا
پر نہ وہ ظاہر ہوئیں مخفی رہیں
حسب خواہش پہر نہ وہ ظاہر ہوئے
روح بنکر ہوگئے ظاہر عیاں
عالم ناسوت میں ظاہر ہوا
رب تمہارا ہوں سبہی تم جان لو
صف لطیف اسکا کیا سجدہ ادا
ہوگیا مقبول حق جل علے
تونے غربت خوب یہ لکھا سخن

نور سے احمد کے ہیں جملہ صفات
بار دیگر پہر تجلی خود کیا
تیسرے بار پہر تجلی کو کیا
جلوہ گر ہوا ابتدا لاہوت سے
پیشتر حب جسم نورانی دیا
سب نے پہر اسدم کہا قالو بلا
سجدہ میں شامل ہوا نور اله
چوکہ سجدہ کرنیسے قاصر رہا
بہید اسمیں ہے مضامین سخن

حسن میں ظاہر ہوئی ہے اسکی ذات
صبح کاذب کیطرح روشن دکہا
مثل دن کی پہر ہوا ظاہر بجا
دوسرا ہے عالم جبروت سے
دی الست و رب کی اسنے صدا
تو ہمارا ہے ربیے اے باری اله
کہلگیا سجدے سے سب اسکا پہرا
اوّل و آخر میں وہ کافر ہوا

قصیدہ نعتیہ در حمد باریتعالی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

ہوا جب موجزن دریائے رحمت حق کی قدرت کا
بتایا حسن کے عالم میں جلوہ ساری خلقت کا

ظہور حسن میں اپنی دکہادے شان وحدت کی
چڑہایا عشق کا دریا سے قلزم جوش کثرت کا

ہوا شیدا وہ اپنا حسن دیکھہ آئینہ کے اندر
ہوا حیرت زدہ دیکھہ آئینہ میں عکس صورت کا

کیا جلوہ کو ظاہر نور احمد نور وحدت سے
عدم سے عالم ہستی میں لایا جوش وحدت کا

وہ رب العالمین سے رحمت اللعالمیں ہو کر — مکانِ لامکاں سے ہو لب دریائے زینت کا
طلوع ہو آفتاب اولیں برج رسالت میں — ہر اک ذرہ زمیں کا بن گیا مہر قیامت کا
ظہور علیین کا اسفل نے حاصل کر لیا مطلق — زرگی کو کیا آدم ملا رتبہ خلافت کا
ہوا محبوبؐ دونوں جہاں کا ذات یکتا ہے — چلن سیکھا ہے جس سے ٹرہا کی مہر نبوت کا
لیا ایمان کی دولت کو جب صدیق اکبر نے — ملا صدیق کو رتبہ صداقت اور خلافت کا
عمر خطاب نے حاصل جو کی ایمان کی دولت — محمدؐ کی رفاقت سے بڑھا درجہ عدالت کا
حیا عثمان بن عفان نے حاصل جو کی کامل — محمدؐ کی قرابت سے ملا رتبہ شرافت کا
شہنشاہ ولایت ہیں علی حیدر ابوطالب — امامت فخر دولت میں شجاعت میں کرامت کا
وہ خاتون جنت ہیں جناب فاطمہ زہرا — انہیں کا دامن عصمت وسیلہ ہے شفاعت کا
حسنؑ کو زہر دی حسینؑ کو دشت کربلا اندر — پیا اک زہر قاتل دوسرا جام شہادت کا
سیدنا عبدالقادر ہے محی الدین جیلانی — یہ ہی ہیں دستگیر بیکساں قادر ہی قدرت کا
کیا اسرار الٰہی اسرار میں جب مرتبہ حاصل — پیا ہے جام وحدت کا ملا خرقہ خلافت کا

ہوا صوفی شہ عباس علی کا جانشین غربت
خلافت قادری شطاری کا کیا حاصل طریقت کا

بیان نور مبارک حضور سرور عالم مفخر آدم کا ظہور آدم میں آنا ابتداء عناصر کے وجود کا

روایت سے اظہر ہے کہ وہ نور شافعی جمہور کو بصورت ایک مرغ سفید زرین مہر تمکین رعنائے پر وبال کے شاخ درخت پر ٹہلایا اور روبرو اس کے آئینہ حیا کو اپنے دست قدرت سے لاکے رکھا۔
جب اس مرغ زرین فرخندہ فال مہر تمثال نے اپنی صورت جمال جہاں آرا کو اس آئینہ حیرت میں جو کہ دست قدرت نے اس کے سامنے رکھا تھا تمام و کمال ملاحظہ اور معانقہ کیا۔ تو نہایت حسین باتمکین نہایت

جمیل و شکیل پاک اور لطیف یکتائے زماں آپ نے آپ کو پایا۔ اور پرجوش نازخرامی سے یوں نغمہ زن ہوا کہ جیسے بلبل قضا و قدر گلزار لم یزلی میں چہچہے لگا رہا ہو۔ خوشکہ ہرطرح شاداں اور نازاں ہوکر نغمہ سنجیاں کرنے لگا یعنی اس آئینہ حیا میں اپنے حسن وجمال اور پروبال کو دیکھکر خود محو حیرت ہوگیا۔ اور محویت کے عالم میں ساتھ محویت کے حیرت میں رہا۔ اور عرق اس کے روئے انور اور جبین اطہر سے اور تمام جسم سے مثل عرق گلاب و عنبر کے قطرات معطر گرے۔ جس سے تمامی انبیاؤں کی اور نبیوں کی روحیں ظاہر ہوئیں۔ اور تمام اولیا و ملائک مقربین جن و بشر حور و پری آسمان و زمین شمس و قمر ہفت طبق سماں و ہفت طبق زمین بہشت دوزخ ۔ الغرض تمامی کائنات اور کل موجودات رات دن سب کا ظہور اسی نور مبارک سے ظاہر کیا۔

علیٰ ہذا القیاس بعد حکم رب قدیر حضرت مہتر جبرئیل علیہ السلام زمین پر جاکر ایک مشت خاک جس جائے کہ اب حضور کا روضہ اقدس ہے۔ اس جا سے لائے۔ اور اس خاک پاک کو عطریات عنبریں سے معطر و منور کرکے وجود مبارک سلطان دو عالم نبی آخرالزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کرکے اس گوہر پرضیا گنج اسرار معرفت کو قبل آدم علیہ السلام کے چند مدت برنگ قنادیل نورانی ملیں اور پر عرش بریں کو معلق لٹکایا۔ باوجود اس کے جب آدم علیہ السلام کا قالب خاک سے تیار کیا گیا تو کارپردازان قضا وقدر نے اس نور سراپا سرور کو پیشانی آدم میں لاکر امانت رکھا۔ اور پھر رفتہ رفتہ وہ نور تمام اعضاء آدم علیہ السلام میں سرایت کرتا رہا۔ یہانتک کہ تمام جسم حضرت آدم علیہ السلام کا نورانی ہوگیا۔ بعدہٗ حق تعالےٰ نے واسطے اس نور عظیم کے تعظیم کے لئے حکم ملائک مقربین کو دیا کہ قالب آدم کو سجدہ کریں۔ اور تعظیم بجالائیں اس نور وحدت کا جو قالب آدم میں امانت ہے۔

الغرض تمام ملائک مقربین نے اس نور لایزالی کو بحکم رب جلیل سجدہ کیا۔ مگر اس شیطان ازلی نے سجدہ نہ کیا۔ اس لئے مقہور ہوا۔ اور بارگاہ لم یزلی سے مردود کا خطاب پایا طوق لعنت کا سزاوار ہوا سارا اقتدار اور اعزاز کھویا گیا آسمان سے زمین پر نکالا گیا پھر وہ نور شافع جمہور سراپا سرور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم سے لیکر درجہ بدرجہ مراتب بامراتب منتقل ہوکر عبدالمناف کو حاصل ہوا۔ اور ان سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے عبدالمطلب اور عبدالمطلب سے آپ کے پدر بزرگوار حضرت عبداللہ کو عنایت و مرحمت ہوا۔

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین مصطفےٰ ماجاء الا رحمة للعالمین

بھیج اے رب مرے درود و سلام برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

نظم بہ طرز مثنوی مولنا معنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

ہے حدیثو میں یہ قول مصطفےٰ
کل شئونات اسمیں ہے موجود کی
تھے نہاں لیکن عیاں سب ہوگئے
یہ شئونات عیاں ہو کر نہاں
تیسرا پھر جلوہ ملکوتی کیا
راستہ اس سے بتایا آپ کو
سجدہ اُسکو سب نے بے تکلف کیا
جو کہ سجدہ کرنے سے غافل رہا

کنت کنزاً مخفیاً حق نے کہا
پر نہ وہ ظاہر ہوئی مخفی رہی
حسب خواہش پھر بھی ظاہر ہوئے
ہوگئے سب روح بنکر تب عیاں
سارے ارواحونکو دیکھا جا بجا
ایک ہی قادر جہاں کل دیکھ لو
کھلگیا سجدے سے سب اچھا برا
راستہ بھولا وہی باطل رہا

نور احمدؐ سے بنے جملہ صفات
بار دیگر جب تجلی کو لیا
وہ تجلی تیسرے کی بار وہاں
ابتدا عالم لاہوت ہے
جسم نورانی میں تھا انکو کہا
سن کے پھر سب نے کہا قالو بلا
سجدہ جس نے اول و آخر کیا
ہے یہی اسرار حق غربت سخن

حسن بھی کردی ہے ظاہر نے ذات
صبح کا ذب کیطرح پھر ہوگیا
مثل دن کے سب ہوا ظاہر عیان
دوسرا پھر عالم جبروت ہے
دی الست ربکم کی پھر صدا
تو ہمارا رب ہے اے رب اعلا
ہوگیا مقبول وہ بندہ خدا
ہے اسیمیں بھید تب ذوالمنن

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفےٰ ماجاء الا رحمۃ اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بحر ناپیدا کنار یعنی طویل الاشعار از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت برہانپوری

جلوہ صنم کا دیکھ سا سب جا عاشق ہو بد نام ہوا
پوجا کرکے بتوں کی آپی کفر کہیں اسلام ہوا

رب العالمین سب کا قادر کریں عبادت سبھی جو تیری مل کر
دیر و حرم اور کنشت کلیسا سب جا ترا مقام ہوا

ارض و سما میں شمس و قمر میں جلوہ ترا ہے دیر و حرم میں
آدم کو ہستی میں لایا صبح بتایا شام ہوا

ظاہر و باطن تو ہے خدایا احد سے احمدؐ بنکر آیا
میم کا پردہ جب سے اٹھایا عالم میں بدنام ہوا

قہر و رحمت ہے سب تیری جنت دوزخ ہے رب تیری
ہر جز کل میں ذات ہے تیری واحد تیرا نام ہوا

سب شکلوں میں تو ہے سمایا بھیس بدل بدل کے آیا
سرخ سفید اور لال اور پیلا الگ کیوں نام ہوا

ہدہد ۔ بلبل ۔ زاغ ۔ اور تیتر ۔ باز ہے قمری سارے کبوتر
درندوں چرندوں میں تو ملکر ہر جز کل کا کیوں نام ہوا

ہستی ہم کو حاصل ہے تجھ سے دھوکا کھایا کافر نفس سے
قادر ہے تو قدرت والا خیر و شر پر انجام ہوا

سوئے خود تو جاگے خود سے دیوے اور دلوائے ہم سے
تقدیر اور تدبیر ہے تجھ سے بندہ مفت بدنام ہوا

عاشق ہو کے خود ہے شیدا عشق و عقل میں مفت ہی جھگڑا
کون ہے اللہ کہاں محمدؐ اور بندہ کس کا نام ہوا

شیخ و برہمن تجھکو چاہیں آپس میں جھگڑا ناحق مچائی
خودی کی حالت دیکھ سب کو غفلت کا کیوں نام ہوا

ارضی ہے یہ اسم مسمی اسرار الحق ہے ایک معمّا
سبو بھی ہے ساقی بھی اپنا ساغر مینا جام ہوا

بازی گری کا بھید ہے سارا باطن سے ظاہر ہی نیارا
بتوں کی الفت میں دل ہارا غربت کہاں اسلام ہوا

صلوا تو مہ بل صلوا علی الصدر الامین مصطفٰی ما جاء الارحمۃ اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود وسلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

دربیان ظہور پرنور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم در نثر از اسرار الحق قادری شطاری متخلص بہ غربت برہانپوری

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین الصلوٰۃ والسلام علیک وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیماً ط
سب ثنا اس صاحب لولاک جملہ موجودات کل کائنات کا ظہور آپ ہی کی ذات ستودہ صفات کے باعث اس کی ذات اطہر کو سزاوار ہے جس سے تمام عالم نے ظہور کو حاصل کیا۔

اللہ اللہ کیسا وہ حبیب مکرم محبوب عالم راہ شریعت خضر راہ طریقت معرفت اور سر حقیقت وتاجدار لولاک لما کون ومکان زیبالیش ارض وسماں وما ارسلنک الا رحمت اللعالمین شفیع المذنبین صدرۂ سینہ گنجینۂ طٰہٰ ولیٰسین باغبان شگوفہ ریاضین علم اولین اور آخرین پر انوار نور سرور شافع جمہور جب حضرت عبداللہ کو مرحمت ہوا تب سے آپ کی جبین پُر انوار رحمانی وصورت بیشانی ماہ کنعانی دلفریب پُرضیائے نورانی سے معمور ہو رہی تھی۔

فی الحقیقت آپ کے پدر بزرگوار خجستہ اطوار باحسن نیک کردار لطیف گفتار مکارم اخلاق شہرۂ آفاق محاسن اعمال نہایت شکیل جمیل تھے۔ مشہور ہے کہ تمام حوران مہ جبینان قریش میں اپنے حسن عالم فریب رعنائی وزیبائی فصاحت اور بلاغت میں ممتاز اور کلام دلربائی اور اعجاز بیانی میں بیمثل وسرفراز تھے۔
چنانچہ کوکب نور محمدی نے آپ کی جبین مبارک پُرانوار سے آفتاب رسالت احمدی کا روشن ودرخشان تھا۔ جس کی روشنی سے عالم منور ہو رہا تھا۔ جس طرف سے اس یوسف ثانی کا گذر ہوا کرتا۔ تمام زنان قریش اس کے جمال مہر تمثال پر مثل پروانہ یا مثل زنان مصر کے شیفتہ وفریفتہ ہوا کرتیں۔ حتی کہ جب اس حالت کی خبر عبدالمطلب کو معلوم ہوئی تو آپ کو اس کی فکر زیادہ ہوئی اور آپ کو ہمیشہ خیال تھا کہ مبادا عبداللہ کسی عورت کی الفت میں نہ پھنس جائے اسوجہ سے آپ حضرت عبداللہ کے زیادہ ترنگران حال رہا کرتے

تھے۔ روضۃ الاحباب میں مرقوم ہے کہ آنجناب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے کے قبل اہل کتاب کو اسی رات کو معلوم ہوے۔ جس رات کو حضرت عبداللہ یعنی آپ کے والد بزرگوار کو نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا گیا یعنی اُن کو خبر معلوم ہوئی کہ اب زمانہ خیر الامم نبی آخر الزماں کا قریب ہے۔ کیونکہ اُن کے قریب ایک جامہ سفید سفوف کا ملبوس حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تھا جو ان کافروں نے شہید کیا تھا وہ خون آلودہ اہل کتاب کے پاس رکھا ہوا تھا۔ مضامین کتب سماوی سے ان کو معلوم تھا کہ جب وہ دوبارہ خون سے تر ہوگا اور چند قطرے اس میں سے خون کے ٹپکیں یہ علامت قریب تولد جناب نبی آخر الزماں کا ہوگا۔ یعنی آپ بہت جلد پیدا ہوں گے اس لئے وے حضرت عبداللہ کے جانی دشمن ہو گئے۔ اور آپ کے قتل کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ مگر کیا مجال تھی جو ایسے بزرگ کو جنکی پیشانی میں نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رونق افروز ہووے۔ کسی قسم کا صدمہ پہنچا سکتے۔ الغرض عبداللہ ایک روز واسطے شکار کے جانب جنگل روانہ ہوئے اور اُن کی نگہبانی کو عبدالمطلب نے وہب زہری کو روانہ کیا جب حضرت عبداللہ ایک طرف شکار کر رہے تھے۔ اور وہب زہری دوسری جانب تھے۔ اتفاقاً کیا دیکھتے ہیں کہ نوّے سوار قوم یہودی تلواریں برہنہ کئے ہوئے آموجود ہوئے۔ اور اُن کے بشرے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وے تمام کسی قتل کے درپے ہیں۔

الغرض وہب زہری نے اُن جوانوں سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ سواروں نے خیال کیا کہ یہ شخص صحرائی ہے۔ اغلب ہے کہ اس کو عبداللہ کا پتہ معلوم ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ ائے شخص ہم کو بتا کہ عبداللہ بیٹا عبدالمطلب کونسا ہے۔ اور کہاں ہے۔ اس کی پیشانی پر نور نبی آخر الزماں کا ظاہر ہے۔ ہم لوگ اوس کے قتل کے درپے ہیں اور کئی دنوں سے بھٹک رہے ہیں۔ تب وہب زہری نے کہا اے لوگو بھلا تم کیوں اس بیچارے کے درپے قتل ہو اس نے تمہارا کیا کیا ہے۔ تب سواروں نے کہا اُس نے ہمارا کوئی قصور نہیں کیا ہے۔ لیکن اس کی پیٹھ سے وہ شخص پیدا ہوگا کہ دین اس کا سب دینوں کو منسوخ کرے گا اور ملت اس کی سب ملتوں کو مٹا ڈالے گی۔ اس غرض سے ہم چاہتے ہیں کہ عبداللہ کو قتل کر ڈالیں تاکہ وہ شخص پیدا نہ ہو۔ وہب زہری نے جواب دیا کہ تم سب بڑے بیوقوف نظر آتے ہو۔ بھلا تم ہی خیال کرو کہ اگر خداے تعالیٰ کو اُن کا پیدا کرنا منظور ہے تو تم عبداللہ کو کیونکر قتل کروگے۔ اس اثناء میں چند سوار اور بھی نمودار ہوئے یعنے وہ سب فرشتے تھے۔ یہ آتے ہی ان سب سے مقابل ہوے۔ اور کچھ دیر میں ان تمام سواروں کو مار لیا اور غائب ہو گئے۔

اس حادثے کو دیکھکر وہب زہری نے عبداللہ سے تمام احوال بیان کیا اور کہا کہ اب جنگل کا رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ پس ہر دو حضرات شہر میں چلے آئے اور اب حضرت عبدالمطلب آپ کے عقد خوانی میں کوشش کرنے لگے۔ تاکہ نور پرسرور آنجناب رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل میں لاویں۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفےٰ ما جاء الا رحمۃ اللعالمین

بھیج اے رب مرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت

اسی گل کا چمن میں ہے یہ سارا
ہے جو خاموش یہ غنچہ چمن میں
جو عکس روئے لیلیٰ گل میں آیا
عجب طوفان عالم میں مچایا
گھٹائیں عفو اور احسان جسکی

وہی لولاک کا گل ہے ہزارا
اسیکا نام ہے اسکے دہن میں
تو موئے قیس کو سنبل سا بہایا
کہیں کامل کہیں ناقص کہایا
مرے اعمال نامہ پر برستی

اسکی برگ گل میں جو عیاں ہے
اسی کی حکم کا سارا چلن ہے
جب اسکو خواب میں دیکھی زلیخا
عجب پردے میں کہا حسن اپنا
اطاعت کی زراعت سبز ہووے

وہی علت ہے بلبل کے فغان کی
قضا و قدر کا دیوانہ پن ہے
ہوئی اس حسن پہ مفتون و شیدا
دکھا دیتا ہے در پردہ وہ جلوا
تو غربت کا گل مقصد بر آوے

قصیدہ بسلسلہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری غربت۔

ہوا احد سے جب جلوہ آرا نور احمد کا
چمن شاداب ہستی کی ہوئی اس نور وحدت سے

ظہور عالم کثرت ہے اس حرف مشدد کا
گذر کر عالم علیین سے قطرہ محمد کا

تجلی نور انور سے زمین و آسمان روشن ... ہوا دریائے رحمت آب کثرت پر محمد کا
پیوا ئے عاشقان معرفت خم جام وحدت کا ... سرور عشق کا ہے بس رحمت عشق احمد کا
چمن شاداب ہستی ہے منور نور احمد سے ... گذر کر عالم علیین نشان بتلایا آج کا
تجلی نور احمد سے زمیں تا آسماں روشن ... ہوا دریائے رحمت آب کثرت جوش احمد کا
ظہور خلق کو دریائے رحمت ذات احمد ہے ... پڑا جب ابر رحمت جوش میں اقتدا احمد کا
دکھایا حسن کی عالم میں اپنی شان کو اوس نے ... ولادت کا مچا جب شور عالم میں محمد کا
ہوئے حد الیقین اسجا لئے ایمان کی دولت ... ولادت احمد مختار کی دہ سنگلے آمد کا
خدائی کی بتوں نے بت پرستوں پرہ قادر ہے ... بتایا شان وحدت عالم آداب عجب کا
ہوا جب جلوہ آرا نور احمد فرش خاکی پر ... ہر اک ذرہ زمیں کا بنگیا سورج محمد کا
ظہور مصطفٰے کی تھی صداقت دین کی لیکن ... تمام عالم میں پہنچا غل رسول اللہ کی آمد کا
مبارک ہو تمہیں اے مومنو مولود احمد کی ... وسیلہ روز محشر سب کو ہے پیارا محمد کا
نہ دوزخ کی مجھے پروا نہ خواہش مجکو جنت کی ... نبی ہیں شافع محشر بھروسہ ہے محمد کا
ہیں جوش حب میں لکھتا ہوں صفت الفت احمد کی ... [illegible] یار و ہے وصف احمد کا

عجب اسرار الحق ہے عالم بالا کی یہ کثرت
لکھا غوث قصیدہ حمد خالق الفت احمد کا

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین ... مصطفٰے ما جاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب اکبر درود و سلام ... برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بیان نور پر سرور کا کہ حضرت عبد اللہ سے یہ نور الٰہی ظاہر ہوا اور اسکے تمام حالات

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عبد اللہ نے اپنے والد عبد المطلب سے اپنی حالت اور تمام کیفیت

کو بیان کیا اور کہا کہ اے حضرت جب میں طرف بطحا، مدینہ کے جاتا ہوں۔ تو مجکو اُس وقت ایک نور عظیم الشان میری پشت سے ظاہر ہو کر دکھائی دیتا ہے اور اس کے دو حصّے ہوا کرتے ہیں یعنی ایک حصہ طرف مشرق کے روانہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا طرف مغرب کے روانہ ہوتا ہے۔ من بعد وہی نور بشکل پارۂ ابر کے میرے سر پر سایہ فگن ہوتا ہے۔ اور جب وہ نور آسمان کی طرف جاتا ہے تو تمام دروازے آسمان کے کُھل جاتے ہیں۔ اور اسی طور سے جب میں زمین پر جا کر بیٹھتا ہوں تو زمین سے آواز آتی ہے کہ اے عبداللہ خبردار ہو یعنی تیری پشت سے ایک نور جلوہ گر ہے۔ تجھپر سلام اور جس درخت خشک کے قریب جاتا ہوں۔ سبز ہو جاتا ہے۔ اور جب اس سے الگ ہو جاتا ہوں تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ جب اس حالت کو عبدالمطلب نے سُنا۔ کہا کہ اے جانِ پدر عبداللہ تم کو معلوم ہو کہ تمہاری صلب سے سید رسول ہادی سبل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے۔

اور ایک روایت سے ثابت ہے کہ جب عبداللہ جانب بتخانہ کے تشریف لیجاتے تو ان تمام بتوں کی آواز آتی تھی کہ اے عبداللہ زنہار تم ہماری طرف نہ آؤ کیونکہ تمہارے قریب آنے سے ہمپر ہیبت غالب ہوتی ہے۔ اور ہم کو تم سے صدمہ عظیم ہوگا۔ کیونکہ نور اطہر اُس نبی آخرالزماں صاحب عرش ذیشان کا تمہاری پشت مبارک میں ہے یعنی اُس کے باعث ہمپر صدمہ عظیم ہے۔ اور وہ سبب ہماری ہلاکت اور بربادی کا ہوگا۔

چنانچہ وہ نور منوّر اُس صاحب لولاک عرش بریں تاج المرسلین مکان لامکین کا تمہاری پیشانی انوار باسعادت میں جلوہ افروز ہے اور اس کے باعث ہم سب ہلاک ہوں گے۔ اور وہ ہماری ہلاکت کا باعث نظر آتا ہے۔

مدارج النبوت میں لکھا ہے۔ بعد اس کے وہیب زہری اپنے مکان پر آئے اور اپنی بی بی سے تمام واردات میدان کی بیان کی۔ اور کہا کہ مجھکو آرزو ہے کہ اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ سے کردوں یہ سُنکر اُن کی بی بی بھی بہت راضی ہوئیں۔ تب وہیب زہری نے بعض دوستوں کے ذریعہ حضرت عبدالمطلب کو پیغام روانہ کیا۔ عبدالمطلب نے بھی بخوشی اُس پیغام کو منظور فرمایا اور تیاری شادی میں مصروف ہوئے۔ اچھی ساعت دیکھکر حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ خاتون سے ہوگیا یعنی وہ نور بتاریخ جمادی الاوّل شب جمعہ کو عبداللہ آپ کے پدر بزرگوار سے منتقل ہو کر حضرت کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون کے شکم مبارک میں روشن و منور ہوا۔ راوی لکھتا ہے کہ جس رات کو حضرت کی والدہ ماجدہ

حاملہ ہوئیں دوسو عورتیں رشک وحسد سے مرگئیں اور اس رات کو تمام ملایک مقربین آسمان نے غلغلہ شادمانی کا اہل زمین کو سنایا اور اہل زمین نے طنطنہ کامرانی کا آسمان تک پہنچایا۔ حضرت جبرئیل نے بحکم رب جلیل ایک علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا اور تمام دروازے بہشتوں کے کھول دئیے گئے اور تمام عالم انوار اقدس الہی سے معمور ہوگیا۔ ابلیس لعین پہاڑوں میں جا چھپا اور چالیس شبانہ روز روتا رہا۔ حیوان قریش کے بولنے لگے اور بشارت دی۔ مغرب کے چرند پرندوں نے مشرق کے چرندوں اور پرندوں کو بشارت دی۔ بت روئے زمین کے سرنگوں ہوگئے نوشیرواں کا بالاخانہ دہل گیا اور اس کے قصر کے چودہ کنگرے گر پڑے تمام وحش وطیور ایک دوسرے کو مژدہ سناتے اور غل مچاتے تھے۔ کہ آج کی شب حضرت آمنہ خاتون با زیب گنج دو مخفی امانت الہی سے معمور و ممتو رہوئیں لہٰذا اب زمانہ خیر الامم فخر بنی آدم حضرت احمد مجتبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا قریب آپہنچا ہے۔ اب ظلمت کفر مٹایا جاوے گا۔ اور مکر و فریب شیطان لعین کا کھلجاوے گا چنانچہ حق سبحانہ تعالےٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے آنجناب تقدس مآب کی ذات بابرکات سے مخلوق کو راہ ہدایت پیروی شریعت پر راہ نجات فیض حاصل ہوا ہے۔ آمین ثم آمین۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین ۔۔۔ مصطفےٰ ما جاء الا رحمۃ اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام ۔۔۔ برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بہ طرز مثنوی مولنٰنا معنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت

اللہ اللہ نور ذات کبریا
سجدہ جسکو ہے فرشتوں نے کیا
پھر اسی سے آب کو پیدا کیا
سجدہ جسکو تھا ملایک نے کیا

جملہ موجودات کا مظہر بنا
ظاہر و باطن ہے وہ نور خدا
آب کف سے خاک کو پیدا کیا
ہے نفخت فیہ روحی کی صدا

ذات احمد مظہر کل کائنات
نور سے پھر نار کو ظاہر کیا
جسم آدم ان عناصر سے بنا
روح پیدا نور احمد سے ہوئی

حسن کامل آپکا ہے باصفات
نار سے پھر باد آتش کو کیا
روح کو پھر اسمیں داخل کردیا
روح حق سے روح احمد ظاہری

پہلے سجدہ روح نے کسکو کیا	کون مسجود ملائک ہے بنا	دیکھہ تو ثابت ہے ذات احمدی	روح آدم اور صفات احمدی
نور احمد نور احد ایک ہے	میم کا پردہ پڑا ہے ایک ہے	نحن واقرب ہے کہا اللہ نے	آدمی کے جسم میں اللہ ہے
نور خالق سے ہے نور احمدی	نور احمد روح آدم کی ہوئی	کیا لکھا اسرار الحق غربت بیاں	یے مضامین سخن پر لستاں

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
مصطفیٰ ما جاء اللہ رحمۃ اللعالمین

بہیج اے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

قصیدہ نعتیہ در بحر در از بحضور سرور کائنات مفخر موجوات از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت

ملکوتیوں سے لیکر سجدہ تو کس کو سجدہ ہے کیا
بجہہ میں سب ہیں تو ہے سب میں نار ہے کسکی نور ہے کیا
خودی کی غفلت چہائی تجہہ پر سوعت سے دیکھہ اپنے اندر
عمر نہ بیجا اپنی صرف کر دیکھہ نظر کر تو ہے کیا
عناصروں میں اپنے نظر کر حواسوں میں اپنے تو فکر کر
اسی راہ سے دیکھہ لے چلکر احد ہے احمد بندہ ہے کیا
زیر میم میں دیکھہ لے خود کو احد احمد بندہ ہے جس کو
لا الہ سے غور کر خود کو خالی کس کا اور بہرا ہے کیا
شمس و قمر یہ دونوں ظاہر تیری خدمت کے ہیں اندر
خود کو اپنے غور فکر کر بندے بندے کا عرفاں ہے کیا
من عرف کو کہا ہے جانا فقد عرف سے کیا پہچانا
غور تو کر گرچہ ہے دانا احد احمد کون ہے کیا

غوث قطب ابدال سبنے کوان ان کو کیا کس نے یہ ہیں کون
عاشق اور معشوق ہیں کون دیکھہ لے خود کو تو ہے کیا

ہندو مومن گبر اور ترسا کون ہے رب ان کا اور کیسا
دیر و حرم اور کنشت کلیسا رب العالمین کون ہے کیا

پروردگار عالم ہے سب کا کفر ہوا اسلام ہے کسکا
کس کا مذہب ملت کس کا کس کا بندہ اللہ ہے کیا

عبد رب کو کیسے جانا احمد کو کیسے پہچانا
تو اپنے کو بندہ جانا بندے کا اللہ ہے کیا

غور کر تو خود کو پہلے اپنے کو اے حق کے بندے
بندہ بنایا کون ہے کس نے کہہ اللہ بندہ ہے کیا

ایک عیاں ہے ایک نہاں ہے حق کا مکاں بندیکا کہاں ہے
ظاہر میں تو بندہ ہوا ہے باطن میں بندہ ہے کیا

دیکھہ تو اے اسرار الحق کو یہ ہے ہوا اسرار الحق ہے
ہستی فانی میں غربت ہو فنا ہوا تو بقا ہے کیا

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفٰی ماجاء اللہ رحمۃ اللعالمین
بہیج اے رب مرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

ذکر ولادت باسعادت حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین جناب حضرت سید المرسلین احمد مجتبےٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم در نثر لطیف

روایت ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون سے کہ آپنے فرمایا ہے ایام حمل میں کوئی تکلیف

اور گرانی جس قدر سے عورتوں کو ہوا کرتی ہے ویسی مجکو مطلق نہیں تھی۔ لہٰذا ان ایاموں میں ایک خواب دیکھا جو ایک شخص سنے خواب میں آکر مجھ سے کہا کہ اے آمنہ خاتون تجکو مبارک ہو جو تیرے شکم میں ایک ایسا قرۃ بہا نایاب فرزند دلبند ہے کہ وہ ہی سردار دو جہان کا اور محبوب حق کا ہوگا۔ اور اس کا دین اس دنیا میں قایم ہوگا۔ تا قیامت وہ بت پرستی کو مٹائیگا یعنی جب وہ پیدا ہوگا تو نام اس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔ اور نام اوس کا توریت اور انجیل میں احمدؐ ہے۔

زمانہ آدم علیہ السلام سے لیکر وقت تولد حضور خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھہ ہزار سات سو پچاس برس کا زمانہ گذرا تہا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا مجکو بشارت دی خواب میں بارہ پیغمبروں نے کہ آفتاب عالمتاب وحدانیت مطلع قدم سے اچھی ساعت حدوث میں رونق افروز ہوگا۔ یعنی شب اوّل میں آدم علیہ السلام نے فرمایا دوسری شب کو حضرت شیث علیہ السلام نے اور تیسری شب کو حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا اور چوتھی شب میں نوح علیہ السلام نے اور پانچویں شب کو ہود علیہ السلام نے اور چھٹی شب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور ساتویں شب کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اور آٹھویں شب کو نبی اسرائیل ہارون علیہ السلام نے نویں شب کو حضرت داؤد علیہ السلام نے اور دسویں شب کو حضرت سلیمان نے اور گیارہویں شب کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے۔

یعنی سید کونین سلطان دارین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ وعلیہ سلم رونق افروز ہونے والے ہیں۔ اور آنجناب کی والدہ ماجدہ کا فرمانا ہے قبل تولد آنجناب کے سرزمین عرب میں قحط عظیم تہا جو آغاز حمل میں پہلی کرامات آپ کی ظاہر ہوئی ہے۔ جب آنجناب کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں تو اسی برکت سے قحط عظیم دفع ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے اس سرزمین سے خشک سالی دور کی اور تمام پریشانی وخستہ حالی دفع ہوئی۔ اور سب کو خوشی نصیب ہوئی باوجودیکہ اُن ایام میں آپ کے والد بزرگوار کو سفر کا اتفاق ہوا۔ بعد مراجعت کے راہ میں سفر آخرت اختیار کیا یعنی آپ کا انتقال ہوگیا۔ اور عبدالمطلب کو اس سانحہ عظیم سے صدمہ عظیم ہوا۔ یعنی اسپنے بیٹے کا رنج والم درد وقلق کا از حد صدمہ ہوا۔ اور اس سبب سے اور بہی رنج ازحد ہوا کہ ہنوز رحم مادر سے اُس آفتاب نبوت نے گلشن دنیا میں طلوع نہ فرمایا تہا کہ آپکے والد بزرگوار نے نہال آخرت کا پہل چکہا حالانکہ یتیمی اس دُر دریائے وحدت کثرت ابر وندرت کی موجب برکت اور عظمت تہی۔ یعنی یہ کل باتیں سربسر حکیم مطلق کی حکمت سے خالی نہ تہیں۔

سلّوا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین مصطفےٰ ماجاء الا رحمۃ اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بطرز مثنوی مولوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

حاملہ جب آمنہ بی بی ہوئیں
حضرت عبد اللہ دنیا سے اٹھے
اسجگہ حکمت خدا کی ہے نہاں
شکم مادر میں جب آئے وہ یتیم
بھید گر میلاد احمدؐ کا لکھوں

پانی برسا اور گرانی دور ہوئی
پہلے پیدا ہونے کے افسوس ہے
کیوں نہ رکھا باپ کو زندہ یہاں
باپ سے محروم ہو در یتیم
سامعیں کو ہوئے حیرت اور جستجو

اس برس ہر بی بی نے لڑکا جنا
رنج تھا سب کو ہوا احمدؐ یتیم
ظاہرا حکمت یہ تھی اسمیں نہاں
نور احمد ہے جو اسرار نہاں
اسرار الحق ہے راز سر معنوی

خشک کھیتی بھی ہری سب ہو گئی
ظاہرہ دنیا میں ہے در یتیم
تھا ظہور عبد اللہ سی نور احمدی
جان احمدؐ ہو گئی سر عیاں
پردہ میلاد میں غربت مثنوی

سلّوا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین مصطفےٰ ماجاء الا رحمۃ اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم آنجناب کے والد کے انتقال پُرملال پر از اسرار الحق صوفی قادری شطاری ہاپوری متخلص بہ غربت

کچھ بہار طفلی نہ دیکھا بجز یتیمی کے سوا
قدر افزائی کو جس نے باپ کی دیکھا نہیں

طالع اختر تھا چمکا اور روشن ہو تیرا
باپ کی صورت نہ دیکھی گود مادر کے سوا

کس قدر مہر پدر ہوتی ہے کیسے جانتے
الفت مادر پدر کس طور ہوتی ہے عیاں
واہ کیا ہی خوب ہے پیارا نبی پیارا نبی
رحمت اللعالمین ہے اور شفیع المذنبین
بت پرستوں کی تھی حالت کفر کی ظلمت میں بند
مالک کون و مکاں ہو صاحب تاج الورا
حال کیا لکھے گا غربت اس شہ کونین کا

گلشن دنیا میں آتے ہی پدر رخصت ہوا
ایسی حالت سے وہ مطلق بیخبر ہو کر رہا
امت عاصی پر اپنی خود فدا ہوتا رہا
تادم آخر بہی امت امتی کہتا رہا
روشنی ایمان کی چمکی کفر سب جاتا رہا
شمس جب عرفان عالم کی حقیقت پا رہا
دیکھلے اسرار الحق اسرار ہی سالم رہا

بطرز مثنوی مولوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

آمنہ بی بی حمل سے جب ہوئیں
پیدا ہوگا تجھ سے اک طفل نکو
ہو مگر تعریف سے کل آگہی
ظاہرا ہے صاف اللہ کی سُو

چھ مہینہ تک نہ کچھ آثار تھا
دیکھہ محمدؐ نام رکھنا اسکا تو
حق کی احمدؐ سے ہمیں پہچان ہوئی
ہے یہی تعلیم حق سے برملا

خواب میں آ کر کسی نے یہ کہا
حمد حق ثابت محمدؐ سے ہوئی
ذات حق سے نام حضرت کا کہا
ہاتف غیبی نے دی آ کر ندا

حاملہ ہو فخر عالم سے بجا
گرچہ سب ہے تعریف اللہ کی صحیح
نام ہے ادن کا محمدؐ مصطفےٰ
دی خبر آتے ہیں احمدؐ مصطفےٰ

قصیدہ نعتیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت

ہر برو ہے نہاں دو بدو ہے مرے تن اور جان و ایماں میں تو ہے
ترا جلوہ ظاہر و باطن میں دیکھا مرے چار عنصر کی دو کانیں میں تو ہے

ہر گلشن میں گلستان میں دیکھا ہو ظاہر اسچا تو ہر شان میں دیکھا
ہوا حسن پر اپنے خود آپ شیدا کیا جلوہ معشوقیت میں ہویدا
کیا تخم سے تو شجر پھول سارا کیا اُسے پیدا تو ایک گل ہزار ا
کیا ہمکو کس نے کہاں سے ہوئے ہم خدا کی خدائی خدا کی ہے ہم
ملی چار عنصر کی ہستی ہماری تو اسوں سے آباد ہستی ہماری
شراب خودی مے پرستی کیجا ہے اسی مے کی الفت میں مستی رکھا ہے
رکھا نوبت حسن میں کیا نشانہ رکھا کعبہ و لیس کیا بت یہ خانہ
صنم خانہ عشق کا محبوب دیکھا بتوں کے پرستش کو معبود دیکھا
تو ہی گل گلستان میں تو ہی ہے گل تو ہی ساقی اور شیشہ جام اور مل
ترا اسرار حق دیکھ سر خفی ہے وہ ظاہر ہوا گر تو بندہ نفی ہے

ترا حسن کامل ہر انسان میں دیکھا تری تاب گوہر و مرجان میں تو ہے
کیا ظاہر اوّل و آخر کو پیدا رکھا ہر دو دشمن او باطن میں تو ہے
کیا اس سے تو سب جہاں آشکارا بساکل یو من ہو شانہ تو ہی
بنا پردہ خود ذات کا آدم تو ہی عاشق معشوق کہاں میں تو ہے
گماں پر رہی سب درستی ہماری خود ہمیں خدائی کئے ارکان تو ہی
سحر دریائی سے پیدا کیا ہے بت حسن کا فر کئے ایمان میں تو ہے
خودی کے حسینوں میں رکھا دیوانہ بتوں میں خدائی کی ارکان تو ہی
طلب جو کیا وہی مطلوب دیکھا ہوا معرفت خود سے تو عرفان میں تو ہے
تو ہی وصل سے اپنی ہے شاد گل گل نسترن در ریحان میں تو ہے
یہ عزت کا لکھا سخن کیا صحیح ہے یہ قلب جگر اور دل جان میں تو ہے

سلّوا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام بر گزیدہ نبی پر اپنے مدام
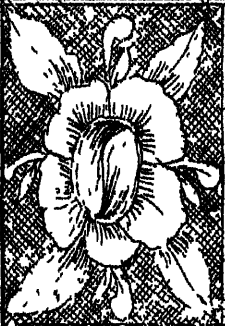
بیان ولادت آنجناب احمد مصطفےٰ محمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان احمدی و اے شیگفتگان روئے احمدی یہ مقام نثار ہو جانیکا ہے۔ یعنی تولد اُس شہ کونین حبیب دارین سید الانبیا سند الاولیا محبوب عالم تاج دار عظیم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز تولد مبارک صاحب برج نبوت خاتم رسالت خیر الامم شفیع بنی آدم آخر الزماں کا ہوتا ہے راویان شیوہ بیان لکھتے ہیں۔ اور آنجناب کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ اول درد میں مجکو ایسی آواز مہیب اور ہیبت ناک آئی کہ جس کے سننے سے مجکو کمال دہشت غالب ہوئی اور میں یک لخت سہم گئی اسی حالت میں ایک مرغ بر رنگ سفید یک بیک وارد ہوا جس نے اپنے بازو میرے قلب پر

پر ملنے اوس کے ملنے سے تمام خوف وہراس میرے دل سے جاتا رہا۔ اور بصارت چشم اس قدر بڑھ گئی کہ اُس وقت مجھپر تمام مشرق اور مغرب کا احوال روشن ہوگیا اور اُس روشنی میں تین علم مجکو دکھائی پڑے یعنی ایک علم طرف مغرب کے دوسرا طرف مشرق کے اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا ہوا نظر آیا۔ یعنی یہ تمام قدرت اوس غفور الرحیم کی تھی۔ من بعد ایک چادر نورانی اور وہ اتنی بڑی لمبی چوڑی کہ آسمان سے تا بہ زمین فرش ہوگیا اور بہت ہی صاف مثل ابر کے مجکو نظر آیا اور بعد پھر اس کے مجکو چند مرد نظر آئے اور وہ تمام زیر آسمان کے ہوا پر معلق برابر صف باندھے ہوئے تھے اُن میں سے ایک کے ہاتھ میں طشت زمردین اور دوسرے کے ہاتھ میں صراحی نقرئی اور سلابچی آفتابہ لئے ہوئے لوازمہ ہرائے خدمت کسی صاحب عصمت باشوکت کے عہد داری پر برابر مستعد واسطے خدمت مہمان کے کھڑے تھے۔ باوجودیکہ اُن کو دیکھکر مجکو حیا دامن گیر ہوئی اور مارے غیرت کے جسم اطہر سے پسینہ کے قطرات جاری ہوئے اور جو قطرہ زمین پر گرتا تھا وہ مشک وگلاب وعنبر سے زیادہ خوشبو دار معلوم ہوتا تھا میں اس وقت نہایت ششدر اور شرمندہ ہو رہی تھی۔ اور اپنی تنہائی کا از حد خیال کر رہی تھی۔ یعنی اس وقت میں نے اپنے دونوں ہاتھ واسطے مناجات کے درگاہ خداوندی میں اٹھائے اور گویا ہوئی کہ اے پروردگار عالم میرا احوال تجھپر عیاں ہے۔ اور اس حالت سے خوب واقف ہے کہ اس وقت میرے قریب کوئی نہیں ہے اگر عبد مناف کی کوئی بیٹیاں اس وقت موجود ہوتیں تو وہ میرے درد میں شریک حال ہوتیں اور مجکو بھی ایک قسم کا اطمینان ظاہری ہوتا۔

الغرض اس دعا سے فارغ نہ ہوئی تھی کہ کیا دیکھتی ہوں کہ تمام مکان میرا منور ہوگیا اور چاروں طرف روشنی سے معمور ہو رہا ہے۔ اس روشنی میں بہت سی عورتیں مجکو دکھائی دیں جن میں تین عورتیں نہایت صاحب جمال اور ذیشان ان کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کوئی خبر مژدہ جاں بخش اور فرحت اثر سنانے کے لئے آئی ہیں میں ان کو اس وقت دیکھکر حیرت زدہ ہوگئی۔ اور ان سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اور کس لئے تشریف لائی ہو۔ تب وے میری طرف مخاطب ہوکر اس طرح فرمانے لگیں۔ کہ اے آمنہ خاتون تم ہرگز نہ گھبراؤ ہم سب مژدہ فرحت افزا ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت باسعادت کی خدمت اور مبارک باد کے لئے بحکم رب جلیل تبارک تعالےٰ آئی ہوئی ہیں۔ اور نام ہمارے بی بی حوا۔ ہاجرہ۔ اور بی بی مریم ہیں تم کو مژدہ فرحت دلبند سلطان دوعالم محبوب عالم مالک ارض وسما احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارکبادی دینے کو آئی ہیں۔ مبارک ہو اے آمنہ خاتون تم کو یہ فرزند ارجمند مرحبا مرحبا خوشا قسمت اور زہے تقدیر اور بہتر نصیبا اس کا جس کو ایسا فرزند خاتم المرسلین خاتم النبین سید المرسلین حبیب مکرم محبوب دوعالم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم امانت گنج اسرار خوبی عنایت ایزدی سے سرفراز ہووے اور زہے طالع اور خوبی قسمت اُس کی کہ جس کے شکم میں ایسا گوہر دریائے عظیم پر بہار رونق

افروز ہو مبارک باسلامت ہو اسکو جو تمام خلقت میں دین متین اور آئیں اس کا جاری ہے اور ایک عالم جس کا کلمہ پڑھے اور فرماں بردار اور مطیع ہو الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین صلوٰۃ سلام علیک علی آلہ و اصحابہ اجمعین وسلم و تسلیمات۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفےٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ اپنے نبی پر مدام

بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی قادری

تخلص غربت

اللہ اللہ شان کیا لولاک ہے
باب سب خلد بریں کے کھل گئے
سرزمین کعبہ کے سب جانور
نجم سب افلاک پہ تھے رک گئے
نور سے معمور ہوگا کل جہاں
آتش فارس بھی سب بجھ جائیگی
ہے روایت آمنہ خاتون سے
روشنی تھی آسماں سے جلوہ گر

عالم افلاک میں ہل چل پڑی
قفل دوزخ میں بھی سارے لگ گئے
یوں لگے دینے وہ باہم خوشخبر
اور نحوست سے سیاہی بچ گئی
کفر کی ظلمت مٹ گئی بیگماں
خشک دریا میں بھی ہوا آخر تری
وقت پیدائش محمدؐ کے وسے
سارا عالم تھا منور آب تر

حور و غلماں اور ملک جنو و طیور
ہر طرف دیدی منادی نے ندا
بس ہوا بھی آسماں پر رہ گئی
ہوں گے ظاہر اب محمدؐ مصطفےٰ
ہوگا اب دین محمدؐ آشکار
اور خزاں بھی دور ہو مٹ جائی کفر
نعمتیں داخل ہوئیں از غیب سے
ہے عجب اسرار الحق رب جہاں

آمد ہے محبوب عالم کی ضرور
جلوہ گر ہوئے ہیں اب خیر الورا
تھم گیا پانی اور آتش بجھ گئی
جلوہ گر ہوں گے وہ ایسا باعز و جاہ
اور نشان احمدی ہونگے کھڑے
جب ربیع الاول آئیگا مگر
طشت و جام اور ایک صراحی تھے لیے
یہ لکھا مولود غربت نے یہاں

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفےٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

جلوۂ مصطفٰے مبارک ہو
نخل امید بامراد شجر
نام احمد محمدؐ ہے اس کا
مدعی پائمال خوش احباب
جلوہ آرا ہوا آفتاب عرب
سنہ اسرار الحق ہے سر نبی

رحمت کبریا مبارک ہو
حبذا مرحبا مبارک ہو
یہ در بے بہا مبارک ہو
ہے مری یہ دعا مبارک ہو
نور خیر الوریٰ مبارک ہو
شان یکتا خدا مبارک ہو

شان لولاک شان ہے جسکی
ہاجرہ آمنہ سے کہتی تہیں
آمد آمد ہے کیسے سلطان کی
ہاشمی ہے لقب محمدؐ کا
گہر میں اللہ کے ہوا پیدا
مانگ اس وقت تو دعا غربت

نور شمس الضحٰے مبارک ہو
پہلو بہ پہلو سدا مبارک ہو
مالک دوسرا مبارک ہو
خال وخط پُر ضیا مبارک ہو
تاج ہر دوسرا مبارک ہو
مولد مصطفٰے مبارک ہو

ایضاً قصیدہ در شان حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

محمدؐ صاحب قرآن ہے باغ نبوت کا
اُسی کے نور نے دونوں جہاں کو کر دیا روشن
اسی کے نور سے آباد ہے یہ عالم ہستی
حقیقت صانع قدرت نے ظاہر کر دیا جو تہا
ہوا وہ گنج مخفی بحر دریا سیپ میں گوہر
بڑی رحمت ہے تیری اے خداوندا گناہوں سے
نہ ہم کو خوف محشر کا نہ ڈر ہے نار دوزخ سے

محمدؐ مالک برہان ہے باغ ہدایت کا
محمدؐ باعث امکان ہے باغ رسالت کا
محمدؐ رونق ذیشان ہے باغ قدامت کا
عرب کی سرزمیں سے مٹ گیا سب نام ظلمت کا
محمدؐ گوہر ہر شان تہے باغ حقیقت کا
کیا ہے رحمت اللعالمین کو باغ رحمت کا
وسیلہ ہم گنہگاروں کو ہے اسکی شفاعت کا

الٰہی میں ہوں شیدا اُس نبی کی ذاتِ اطہر کا
ہوئے مجھسے گنہ صادر تیرے الطاف پر یارب
لکھا اسرارِ حق اسرار میں جب اس قصیدہ کو
بیاں کسطور سے ہو حمد خالق اور نعت احمد

ادا سے ناز پر قربان ہوں مفتوں ہوں عنبر کا
کیا اُونکو شفیع عاصیاں جو اپنی امت کا
تو عقدہ کھل گیا ہر شعر سے اس کی شفاعت کا
سخن دانی میں ہے مشہور گو مصرعہ ہی غزت کا

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامیں | مصطفےٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود سلام | برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

ذکرِ ولادت باسعادت سید الانبیا سند الاصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان احمدی و اے شیفتگاں روے محمدی یہ مقام جان نثار کرنے کا ہے یعنی اشرف کونین حبیب دارین سید الانبیا، سند الاصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ذکر ثواب فی دارین سعادتِ کونین برکت عظیم ساتھ ادب و تعظیم محبوب رب للعالمین صادق الیقین مومنین کو جب حسنات و نجات باعث شفاعت گنہگارانِ امت کو بلائے آفات سے نجات کا باعث ہوا کرتا ہے۔

راوی سے روایت ہے جو آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہے کہ وقت ولادت باسعادت کے ایک مرغ سفید مہیب جانب آسمان سے وارد ہوا اور وہ زمین پر آتے ہی بشکل انسان نہایت خوبصورت جوان ہاتھ میں پیالہ شربت شیریں کا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید لیکر آیا اور کہا اشربی یا آمنہؓ اشربی یا آمنہؓ کہکر آمنہ خاتون کو پلا دیا۔ اور آپ نے اسکو خوب سیر ہو کر پیا۔ بعد اس کے اُس نے اپنا بازو آپ کے شکم مبارک پر پھیرا اور مسح کیا اور کہا کہ اظہر یا کعبہ قبلہ مسکین ظاہر ہولے یا رحمت اللعالمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر مالک روئے زمین اظہر یا کعبہ قبلہ مسکینن ظاہر ہولے یا رحمت اللعالمین واسطے رحمت کے اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر خیرِ خلق اللہ اظہر یا نور اللہ یا نور ہامبین اظہر یا محمد بن عبد اللہ ظاہر ہوجئے یا نبی اللہ ظاہر ہوجئے یا شمس الضحیٰ اظاہر

ہوجئے یا بہ الرجا ظاہر ہوجئے اسمہ نور اللہ ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے ظاہر رہوجئے الغرض سید الانبیا سند الاصفیا ابوالقاسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخ بارہ ربیع الاول کو بروز پیر بوقت صبح صادق جہاں دو جہاں جاہ و جلال سے دولت سرائے اقبال میں قدم میمنت لزوم سے اس فرش زمین کو باعث افزائش تمکین آغوش مادر سے بازیب وزینت ہوکر اس دنیا سے تاریک کو روشن اور منور فرمایا۔

جسکو دیکھکر مہروماہ عالم بالا پر تھراسے اور تیر درخشاں کو چکر آیا جسوقت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو زمین سے آسمان تک مبارک بادی کا شور وغل بلند ہوا۔ اور ہرایک فرشتہ قدم بقدم منصب نورانی لئے کھڑا تہا اور تمام شور وغل بلند ہوا۔ اور ہرایک فرشتہ مقاموں پر موؤب کہڑے ہوکر مبارک بادی جناب باریتعالیٰ کو دیتے رہتے تھے۔ اور درود وسلام ہر طرف سے ابوالقاسم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑہ رہتے تھے۔

اٹھو سب مومنوں تعظیم کو حضرت کی آمد ہے　　پڑہو سب تم درود اسپرا نہ امت کی آمد ہے
سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین　　مصطفےٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بہیج اے رب مرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بطرز مثنوی از اسرار حق صوفی قادری تخلص غربت

تھا ربیع الاول اور ماہ منیر　　بارہویں تاریخ تھی دن تھا پیر
کچھ فرشتے غیب سے آئے وہاں　　طشت میں احمد کو ٹہلایا اس آن
کلمہ اول آخر کا سکھلا دیا　　ظاہر و باطن سے آگاہی دیا
صاف آلایش سے وہ ظاہر ہوئے　　اور کیفیت حالت بالکل پاک تھے
خانہ تاریک کو روشن کیا　　کلمہ ہرایک شے کا تھا سینہ بھرا
جس قدر تھا علم احمد کو علیم　　تھا خدا کا علم افزا تھے کلیم

جلوہ فرما ہو گئے جب مصطفےٰ　　حسن پرشیدا ہوا جنکے خدا
سات بار آب رواں کر جسم سے　　جامہ خلد پہنا کر پہر گئے
غسل دیکر اس شہ کون و مکاں کو　　اور پوشیدہ کیا ماہ جبیں کو
شمع کے مانند تھا جسم آپ کا　　سایہ احمد کا نہ تھا سایہ خدا
جسم نورانی تھا مثل آفتاب　　اپنی صورت سے تھا نادم ماہتاب
ورنہ پاک آیا ہے تن اونکا یہاں　　حاجت اونکو غسل کی تہی درجہاں

آپکو کرتے تھے سب آکر سلام

حور و غلماں اور ملایک سبھی تمام
اب اٹھو سب مومنو تعظیم کو

احمد مرسل ہیں آتا ہے ہمارے ...
اور جھکا دو اپنا سر تسلیم کو

پیدا عالم میں جو ہوتا ہے ...

قصیدہ نظم بطرز مثنوی مولانا ... از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

السلام اے آفتاب اولیں
السلام اے تاج فخر انبیا
السلام اے زینت کون و مکاں
السلام اے مقتدائے انبیا
السلام اے شہرۂ آفاق رب
السلام اے قبلہ گاہ انس و جاں
السلام اے مالک ہر دو سرا

السلام اے انتخاب آخریں
السلام اے رونق دنیا و دیں
السلام اے رہنمائے مومناں
السلام اے اقتدائے عارفیں
السلام اے مالک کرسی نشیں
السلام اے داور نور مبیں
السلام اے فخر دولت شاہ دیں
السلام اے غربت عاصی کے شاہ

السلام اے قبلہ کون و مکاں
السلام اے داور یزدان حق
السلام اے زینت باغ صمد
السلام ملک عرب کے آفتاب
السلام اے مظہر نور خدا
السلام اے دستگیر بیکساں
السلام اے واقف اسرار حق
السلام اے خاص رب العالمیں

السلام اے پیشوا اے مرسلاں
السلام اے عالم علم الیقیں
السلام اے تاج فخر العالمیں
السلام اے حبیب عرش بریں
السلام اے شاہ الا یاسین
السلام اے چارۂ بیچارگاں
السلام اے معشوق حق کے عالمیں

قصیدہ در نعت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

ادب سے بیٹھو ذکر احمد مختیار ہوتا ہے
احد احمد میں ہے اک راز اسے غور سے دیکھو

مودب مومنو ہو جاؤ ذکر یار ہوتا ہے
احد کی ذات سے اب سید ابرار ہوتا ہے

خدا محبوب کے جلوہ سے ظاہر کر دیا خلقت — احداب میم کے پردہ سے بس اظہار ہوتا ہے
خدا خود ہو گیا شیدا بنا احمد کی صورت کو — اوسی یوسف کا اب چرچا سر بازار ہوتا ہے
زمیں پر آگئیں حوریں مبارکباد کہتے کو — تولد جس کے گھر میں احمد مختار ہوتا ہے
جگہ لی عالم علیین سے صدر مبارک میں — چمن شاداب ہستی کا گل گلزار ہوتا ہے
اٹھو لے عاشقان معرفت سیراب ہو جاؤ — تمہارے ساقی کوثر کا اب اظہار ہوتا ہے
جو کرتا ہے محبت بندہ اسکی چاہ سے اسپر — حبیب خالق داور کا اسپر پیار ہوتا ہے
عمر ختم ہو گئی میری اسکی چاہ والفت میں — کبھی انکار ہوتا ہے کبھی اقرار ہوتا ہے
ہوں میں افتادہ خیزاں دور سر گرداں الفت کا — گدا کے واسطے کیا حکم اسے سرکار ہوتا ہے
چلو لیکر مدینہ کو مجھے اب ہند سے یارو — سنا ہے واں علاج عاشق بیمار ہوتا ہے
مدد کا وقت ہے ای شاہ امم منکر نکیر آے — کہ اب گرم سخن یہ بیکس و ناچار ہوتا ہے
دم آخر ہے جاری زبان پر نام احمد کا — تمنا ہے یہی دل میں یہی اقرار ہوتا ہے
کہا اسرار الحق اسرار احمد میں قصیدہ یہ — پیا جو ساغر وحدت وہی سردار ہوتا ہے
عجب کیا عالم رویا میں وہ تشریف فرما ہوں — کہ غربت کا ستارہ طالع بیدار ہوتا ہے

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین — مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بیان وصف توصیف آنجناب خواجۂ عالم محبوب معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در نثر از صوفی اسرار الحق قادری شطاری برہانپوری

بس صلوات طیبات اس ذات اطہر اعلی صفات اشرف البرکات پر بھیجنا چاہیے اور تحفۂ درود اس صاحب لولاک سید پاک خاتم الرسول نبی مقبول سلطان دین شہنشاہ بہترین برگزیدہ عالم نوع بنی آدم سر حلقۂ اولین

خاتم الرسولؐ شفیع المذنبین وَما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین محبوب رحمان مطلوب یزدان معجز نمائے شق القمر آبرو افزائے انا اعطیناک الکوثر بہ جمال یوسف محبوبی کمال مرتبہ خوبی سالک مسلک سبحان الذی اسریٰ محرم راز فاوحیٰ الی عبدہ واقف مواقف حرم اداقفی تاجدار لولاک لما زینیدہٗ دنیٰ فتدلیٰ مسند نشین مکان قاب قوسین او ادنیٰ خاقان دیوان اذ یغشیٰ سلطان ایوان مازاغ البصر وماطغیٰ بلبل گلستان احدیت طوطی شکرستان صمدیت شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ رہنماے اتقیا مقتدائے انبیا پیشوائے اولیا سید الاصفیا محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والہ اصحابہ اجمعین وسلم یعنی وہ کون ہیں جو اسجا پر آج رونق افروز ہوسے ہیں۔ جن کا نام نامی اور اسم گرامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو آج اس گلشن دنیا میں جلوہ افروز ہو کر ظاہر ہوئے ہیں یعنی یہ وہ ہیں جو تمام انبیاؤں کے سردار پس ان کے سبب سے تمام جہاں کی نمایش ہے۔ اور آدم کی پیدائش ہے۔

یعنی ایسی بلند اسکی شان ہے جو آسمان اس کے آستانہ پر قربان ہے۔ اور نعلین تاج عرش بریں ہے۔ اور اوسکی محکوم زمین ہے۔ اور جس کا ادنیٰ خدمت گار جبرائیل امین ہے۔ اور لنگر خانہ بانٹنے کا میکائیل ہے اور جس کی رضا پر راضی عزرائیل ہے۔ اور جس کا غاشیہ بردار اسرافیل ہے۔ اور اس کا براق برق رفتار ایسا راہوار کہ بالائے لامکاں تزو پر ورد گار اس کا گذر ہوا۔ فی الحقیقت اگر اس نور خدا نجم الہدیٰ عاشق امم معشوق صنم کا دنیا میں ظاہر نہ ہوتا تو تا قیامت طریقہ بت پرستی بیت الحرام سے دور نہ ہوتا۔ اور جو اس کا قدم خوش خرام زمین پر نہ آتا تو کار رسالت یوں ہی ناتمام رہجاتا۔ اس کی مشعل شرع نے چراغ اسلام کا روشن کرایا۔ اور اندھیرے ظلمات کفر کے داغ کو مٹایا۔ یعنی ایسی روشنی شرع رہبری کی دکھائی کہ راہ بھولوں کو اپنی راہ نجات ہاتھ آئی۔ یعنی بہشت اس کے دوستوں کی فرش کی راہ ہے۔ اور چشمہ کوثر اس کے خادموں کی چاہ ہے۔ یعنی جب وہ اپنا مرتبہ شفاعت دکھائے گا۔ اور آتش دوزخ کو آب رحمت سے بجھائے گا۔ اور گناہگاروں کو باغ جنت دلائے گا۔ طاعت کو گناہ پر رشک آوے گا۔ یعنی غربت اس وقت تحفہ درود اور سلام پڑھکر سناویگا۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　　مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام　　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ پیدائش ہستی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از صوفی اسرار الحق قادری شطاری متخلص بہ غربت برہانپوری

لامکاں کا مکیں ہوا پیدا
دونوں عالم میں فیض جسکا ہے
باغ عالم میں کیا بہار آئی
احد احمد میں ایک نکتہ ہے
نقش تصویر دیکھکر نقاش
شور عالم میں ہے مچا جس کا
وہی اوّل سے لیکے آخر تک
ہم گنہگاروں کے بخشوانے کو

زیب عرش بریں ہوا پیدا
رحمت اللعالمیں ہوا پیدا
آمنہ کا نگیں ہوا پیدا
وہ مہ اوّلیں ہوا پیدا
ہوکے حیرت یقیں ہوا پیدا
وہی سلطان دیں ہوا پیدا
محرم راز دیں ہوا پیدا
وہ سراج مبیں ہوا پیدا
وصف جسکی تو لکھتا ہے غربت

خاتم المرسلیں ہو جلوہ نما
وہ جہاں میں ہے نور ماہ عربیا
کھل گیا باغ گلشن توحید
رونق وہ ہر رونق کعبہ
ماہتاب عرب وہ مہر عجم
امت عاصیاں کا پشت و پناہ
طٰہٰ لیسین ہے جسکی شان شریف
سر اسرار حق ہویدا ہے
وہ شہ مرسلیں ہوا پیدا

ایسا وہ مہ مبیں ہوا پیدا
وہ محمد حسیں ہوا پیدا
احمد لامکاں ہوا پیدا
وہ گل آشتہ چیں ہوا پیدا
صدر صدر نشیں ہوا پیدا
شافع المذنبین ہوا پیدا
وہ محمد یقیں ہوا پیدا
عاشق یقیں ہوا پیدا

سلمو یا قوم بل صلو علی صدر الامین
مصطفیٰ ما جاء الا رحمت للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص غربت برہانپوری

جہاں تاریک تھا سب بت پرستوں کی خدائی تھی	ندامت تھی بہت غفلت تھی آفت خوب چھائی تھی

نہوتے سرورِ عالم نہوتا روز یہ روشن — سیاہی کفر کی ساری ضیائی مصطفائی تھی
پڑے سب کفر کی حالت میں سب اندھیر تھا مطلق — ظہورِ مصطفٰے سے کفرِ ظلمت کی صفائی تھی
ہوا جب رحمت اللعالمین دنیا میں ظاہر تب — خدا شاہد ہے تم سے ہمیں مطلق رہائی تھی
ظہور خلق کو حاصل ہوا جب نور احمد کا — ظہورِ مصطفٰے سے دو جہانمیں روشنا تھی
پڑے تھے کفر کی غفلت میں تھا اندھیر عالم میں — ظہورِ مصطفٰے کے نور سے لیکن صفائی تھی
تمام اندھیر تھا ساری خدائی شرک کرتی تھی — بتوں کی تھی خدائی بت پرستوں میں خدائی تھی
ہوا ایمان جب کامل حضوری ذات اقدس سے — اسکی ذات اطہر سے ہمیں ایمان رسائی تھی
حضورِ ذات اقدس سے ہوا ایمان جب کامل — مٹایا بت پرستوں کو ہمیں بت سے رہائی تھی
عجب اسرار حق ہے سر احد سر احمد کا — خدا کی سب خدائی نور احمد سے بسائی تھی
احد سے سرّ احمد غور کرلے اسجگہ غربت — محمدؐ سے خدائی تھی خدا سے مصطفائی تھی

سلّو یا قوم بل صلو علی صدر الامین — مصطفٰے ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

پیدا ہونا ذات اطہر کا اس دنیا میں اور اوس کا مذکور و نکات از اسرار الحق
صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

سبحان اللہ الحمد للہ کیسے آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سے طرف کل کائنات ظہور میں آکر طلوع فرمایا۔ باوجودیکہ جس کے جمال بیمثال باکمال مطلع جہاں آرا سے زیب عالم میں جلوہ افروز ہوکر فرش سے تا بہ عرش جلوۂ نور پرضیا آفتاب ماہتاب کے ظہور ایک عالم کو دکھلایا۔ اور اسی روشنی سے سمک سے تا سمان کفر کی ظلمت ہستی کو مٹایا اور اسی کے نور کے پر تو سے ہر ایک ذرہ ذرہ ایمان لایا جوش زن بہشت خوان نعمت عظمیٰ سے دار السرور دار السلام ہو رہا ہے۔ اور تمام اس کی ضیائے نور کی تجلی پھیل رہی ہے۔ یعنی تمام شجر حجر اور سب در و دیوار سے مبارک

سلامت کا پیام پہنچا رہا ہے اور تمام مخلوق خدا پرست کا جلوہ شان محمدی سے نمایاں ہے جسکی نور اقدس کی تجلی ہر شے زمین و آسمان کی دکھائی دے رہی تھی

اللہ اللہ کیسا وہ سلطان رسل آفتاب عرب مہر عجم روشن آرا ہے سبحان اللہ کیسا وہ شان والا ہے۔ اور دونوں عالم میں ایک برگزیدہ تاجدار رونق افزا ہوا ہے اللہ اللہ کیسا آفتاب جہان تاب جس کی روشنی سے کونین منور ہو رہا ہے۔

راویوں سے روایت ہے اور آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہے کہ بعد ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ابر سفید آسمان سے نمودار ہو کر آنحضرت کو آغوش رحمت میں لیکر نظر سے غایب ہو گیا اور وہ ابر جمال بیمثال احمدی سے چمکتا منور ہو رہا تھا مانند مہر تاباں کے دکھائی پڑتا تھا بعد اس ------ کے آنجناب کو ایک پارچہ سفید میں لپٹے ہوئے پایا۔ اور قبل زمانہ مفارقت کے منادی غیب نے ندا کی کہ آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف عالم کی سیر کراؤ تاکہ تمام جن و انس ملائک حور و غلماں کل کائنات موجودات عالم کو آپ کا جمال بیمثال مہر تمثال دکھلاؤ۔ تاکہ وہ سب آپ کو جانیں اور پہچان لیں کہ وہ سلطان صاحب برہان جسکی ظہور اجلال کی چاردانگ عالم میں دھوم تھی یہی حبیب خدا خاتم المرسلین رحمۃ اللعالمین ہے۔

باوجودیکہ جو جو کمالات و تحقیقات سب انبیاء علیہ السلام کو حق جل جلالہ و عم نوالہ نے جدا جدا عنایت فرمایا تھا وہ سب تمام و کمال اس ذات ستودہ صفات کو بالجملہ عنایت کئے گئے یعنی خلافت آدم صفی اللہ کی اور مملکت سلیمان علیہ السلام کی اور حسن یوسف علیہ السلام کا اور خلعت خلیل اللہ کی اور کلام موسی علیہ السلام کا اور کرم عیسی علیہ السلام کا اور عبادت یونس علیہ السلام کی اور شکر نوح علیہ السلام کا اور احسان اسمٰعیل علیہ السلام کا اور بشری یعقوب علیہ السلام کا اور صورت حضرت داؤد علیہ السلام کی اور صبر ایوب علیہ السلام اور زہد یحییٰ علیہ السلام کا علاوہ اس کے اور بہت سی نعمتیں خداوند غفور نے اپنے حبیب مکرم محبوب عالم کی ذات بابرکات میں عطا فرمائیں جس کا بیان تا حد امکان زبان قلم سے رقم کرنا انسانی فہم اور ادراک اور قیاس سے باہر ہے۔ لہذا ولایت محبوبیت حق ربوبیت اور قربیت صفات غضب اور قضا و حیا احتساب شفاعت عظمیٰ علم وسیع عرفان اتم نعمت ظاہری و باطنی صوری معنوی خالصاً مخلصاً منور موزون و مذہب بہ حسن ذات والاصفات بابرکات میں موجود تھے۔ یعنی کوئی کمال ذات والاصفات سے خالی نہ رہا یعنی سب آپکی ذات بابرکات میں شامل حال تھے۔ اور کل کائنات اور کل موجودات ظاہر و باطن اس سلطان ارض و سما کی شان اطہر پر تحفہ درود و سلام کی زبان زد خاص و عام سے بلند تھی آمین ثم آمین

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین — مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ سلام بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

السلام اے ابر رحمت السلام
السلام اے آفتاب عرب و عجم
السلام اے شافع روز جزا
السلام اے چشمہ کوثر کے شاہ
السلام اے روشن ایمان و دیں
السلام اے تاج شفاعت
السلام اے باب ختم الانبیاء
السلام اے اسرار حق ستر خدا

السلام اے شان شوکت السلام
السلام اے گنج دولت السلام
السلام اے شمع زینت السلام
السلام اے گنج رحمت السلام
السلام اے در رحمت السلام
السلام اے تاج شفاعت السلام
السلام اے فیض راحت السلام
السلام اے باب عظمت السلام

السلام اے تاج فخر المرسلیں
السلام اے پیشوائے انبیاء
السلام اے مالک عرش بریں
السلام اے مالک ارض و سما
السلام اے صاحب تکیہ رہنما
السلام اے مظہر کون و مکاں
السلام اے رہنمائے انس و جاں
السلام اے شہنشاہ عرش علی

السلام اے حبیب خدا تحیت السلام
السلام اے شان قدرت السلام
السلام اے فخر امت السلام
السلام اے باب رحمت السلام
السلام اے وجہ رحمت السلام
السلام اے بحر سخاوت السلام
السلام اے داور حکمت السلام
السلام اے جان غربت السلام

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین — مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ در شان حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری

فرشتے محفل میلاد میں رحمت کو آتے ہیں — محمد مصطفیٰ کا ذکر ہم جس دم سناتے ہیں

جس کے آنے کی مچی وہ دھوم ہے کیوں آج یہ فلک
بزم میلاد میں رحمت کو لئے حور و ملک
وس شہ والا پہ پڑھو سب ملکے درود
مرحبا صلی اللہ شان خدا ہے احمد
نعمت کبریا لکھے اسرار حق غربت اس جا

ہو مبارک تمہیں قدیشان تو ہی آتے ہیں
مومنو دیکھو وہ سلطان جہان آتے ہیں
تاج لولاک فلک سلطان جہان آتے ہیں
شافع روز جزا محبوب جہان آتے ہیں
ذات اطہر شہر و جہان آتے ہیں

ذکور حالات وقت ولادت باسعادت حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار حق صوفی قادری نقشبندی شطاری چشتی

در شرح غوب و نکتہ مرغوب

راویوں نے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت عبدالمناف آنجناب سرور کائنات کی پھوپھی کا اظہار ہے۔ اور آپ نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا ہے وقت ولادت خیر و برکت کے یعنی اوس وقت آپ شریک حال تھیں۔ اور اسیطرح نور نظر جگر گوشہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو بخوبی ملاحظہ کیا یعنی جو جو حرکتیں وقت ولادت باسعادت حضور سے واقع ہوئی ہیں اسکو آپ کی زبانی راویوں نے روایت کی ہے۔ لہٰذا وقت ولادت باسعادت آنجناب بحیثہ الصلوٰۃ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد ہوتے ہی تمام مکان نور سے معمور مثل آفتاب کے روشنی سے روشن ہوا اور اوس روشنی میں مجھکو چہ چیزیں نظر آئیں۔ ایک یہ کہ وقت تولد کے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک سجدے کیواسطے زمین پر جھکا دیا۔ اور زبان مبارک سے آہستہ آہستہ فرمایا یارب ۲ امتی ۲ امتی۔

اللہ اللہ کیسا وہ نبی پیارا اپنی امت عاصی کا جو اُن کو وقت ولادت باسعادت کے اپنے اُمت کو نہ بھولا اور پہلے ہی سے اپنی امت کے خستہ حالی پر شفقت فرمائی۔ سبحان اللہ زہے قسمت اور بہتر طالع اس امت کا جس کو ایسا رفیق شفیق اور ہمدرد مہربان نبی ملے۔ اور سیاہ کاروں کا شفیع المذنبین اور مخلوق

کا رحمۃ اللعالمین صاحب معراج شفاعت کا تاج ظہور ماہ منوّر چشمہ کوثر بخشش کو چاہنے والا تمکو نصیب ہوا
ہے۔ اے امت گنہگار فدا کر دو اپنی جانیں اور تصدق کر دو قربان کر دو اپنی اولاد جسنے بعد دہائی اور پیدا
ہر جس نے پیدا ہوتے ہی تمکو یاد کیا اور حق جل شانہ سے دعائے مغفرت مانگی۔ دیکھو اس حالت کو جو تمکو تمہارے
آقائے نامدار دو عالم کے سردار نے وقت ولادت با سعادت کے ظہور ہوا۔ اور زبان مبارک سے خطاب
مستطاب امتی کا ارشاد کیا الحمد للہ شکر و احسان اس حق تعالیٰ جلشانہ وعم نوالہ کا جو ہم سیاہ کاروں کو آپ کی امت
میں داخل کیا پس اے عیاشان نثاران احمد والی دو جہان سے قربان اور فدا ہو جاؤ ایسے نبی کریم الرحیم الرحمٰن پر اور
شکر بجا لاؤ اس رحیم تعالیٰ لایزال کا جو ذوالجلال کا جس نے تمہارے واسطے ایسا ہادی مستقیم سلطان الہم
شافع المذنبین مددگار امت اپنے فضل کریم سے ہم سیہ کاروں کو عنایت فرمایا۔

اے عاصیو امیدوار رہو اور امید رکھو کہ سب کو ہر دو بخشش آپ اپنی شفاعت سے بخشوائیں گے حق
رب العزت سے تمام گنہگاران امت کو ملتجی ہو کر ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے ضرور یاد فرمائیں گے۔ اور اپنی
امت کو بخشوا کر اپنے ہمراہ جنت میں لیجاویں گے۔ آمین ثم آمین

باوجودیکہ اس کے دوسرے مرتبہ اپنی زبان مبارک سے کلمہ شہادت ادا کیا اشہد ان لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ
اور اس کلمہ کو اس قدر فصاحت اور بلاغت سے ادا کیا کہ سننے والوں کو تعجب اور حیرت دامنگیر ہوئی اور سب کو
بخوبی سنائی دیا۔

اور تیسری حالت یہ نظر آئی کہ جب ظہور ذات اقدس کا ظاہر ہوا تو وہ روشنی مشعل یا چراغ سے
زیادہ منور ہو رہی تھی۔ کیونکر نہ ہوتا یعنی وہ خاص نور رب شکور لایزالی بے مثالی با کمالی کا تھا۔ بعد اس کے میں نے
چاہا کہ آنجناب تقدس مآب کو نہلاؤں اوس وقت غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ تو تکلیف نہ کر ہمنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو پاک اور شستہ کر کے بھیجا ہے۔ ان کو نہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اے عاشقان وجاں
نثاران احمدی و اے شیفتگان روئے محمدی یہ مقام جاں نثاری اور فدا ہو جانے کا ہے۔ اور غور کرو کہ
تمہاری ہادی مقبول پیشوائے رسول حبیب مکرم محبوب دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پاک و صاف
ہو کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ اور یہ یقین کامل ہے۔ اور اسیقدر سے اپنی امت عاصیو تکو
آب رحمت شفقت مراطفت سے ہمکو سیراب کر کے جنت میں اپنے ہمراہ لیجاوینگے۔ اور پانچویں آنحضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ اور ختنہ کئے ہوئے بیچ دنیا کے ظاہر ہوئے ہیں۔ ابھی ایسے نئے نئے
معنے آپ کی ذات اطہر با صفات سے ہویدا ہوئے ہیں۔ اور چھٹے میں نے خود اپنی نظر سے دیکھا دونوں شانوں کے

نور حق سے ہے نور مصطفیٰ — جز و کل میں آشکارا بر ملا
عبد معبود ابتدا یہ سے ہے — وحدہٗ لاشریک ہے اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

جب کہا انفسکم ہے رب جہاں — تیرا قبلہ ہے دیکھ تجھیں عیاں
وہی محبوب ہے در جہاں — رحمت اللعالمین ہے صلی اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

حسن دیکھ آئینہ میں اپنا خدا — دیکھ حیرت سے ہو گیا وہ فدا
دیکھ صورت حجاب اپنا کیا — حسن پر اپنے شیدا ہوا اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

قدرت اپنی سے خود ہوا قادر — ذات اپنی صفات سے ظاہر
عشق محبوب کا تھا مدِ نظر — ساغر جام فی سبیل اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

عالم علیین سے ہو صدر صدور — قالب اطہر میں خود ہوا مستور
عبدیت میں کہا وہ جلوہ نور — مرحبا مرحبا سبحان اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

شان رحمت کو اپنی دکھلایا — حسن محبوب جبکہ خوش آیا
رحمت اللعالمین حق نے فرمایا — شان احمد ہے شان الا اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

گنج مخفی سے خود ہوا ظاہر — عبدیت میں خود ہی ہوا ظاہر
کل شئے ہے ذات حق داور — اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

ظاہری نفس کثرت ہستی — دشت ویران کو کر دیا ہستی
الفت بادہ نے کیا وہ ہستی — حسبی ربی شان غیر اللہ

ہر دم کہہ لا الٰہ الا اللہ

اسپنے جلوہ کو آپ ظاہر کیا ۔۔۔ روئے محبوب اس کو خوش آیا
عاشق ہو معشوقیت کو پایا ۔۔۔ احد احمد کی شان الا اللہ

ہر دم کہہ لا الہ الا اللہ

اسرار حق ہے آئینہ حق نما ۔۔۔ دیکھ خود میں ہے جلوہ اب کس کا
معرفت کا سخن ہے غربت کا ۔۔۔ شان احمد ہے شان الا اللہ

ہر دم کہہ لا الہ الا اللہ
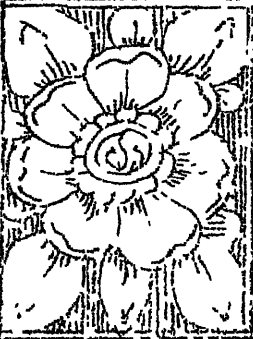
در فضیلت میلاد مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم
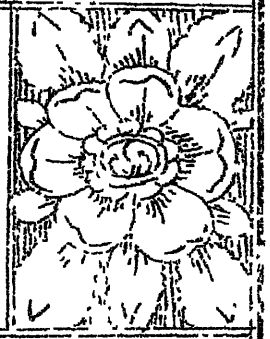
روایت ہے کہ جب آنحضرت اقدس مآب نے قدوم میمنت لزوم سے اس جہان ظلمت کدہ کو روشن اور منور فرمایا۔ آپ نے سات دن تک دودھ آپ کی والدہ ماجدہ کا نوش فرمایا۔ بعد اس کے یہ دولت شعیبہ کو قسمت ہوئی۔ سبحان اللہ وبحمدہ کہ اس دولت عظیم الشان سے مستفیض ہو۔ بڑا طالع بیدار ہے اس کا کہ جس نے یہہ دولت نعمت پائی۔

شعیبہ ایک کنیز تھی ابولہب کی اور یہ ہی سبب ابو لہب کے تخفیف عذاب کا ہوا ہے جو اس کو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے کہ میلاد مبارک کا مژدہ ذات والا صفات مقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کو زبانی شعیبہ سے سنکر ابولہب بہت ہی شاد ہوا اور اپنی کنیز شعیبہ کو آزاد کر دیا۔ لہذا بعد اس کے انتقال کے ابولہب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خواب میں دکھائی دئے اور اس طرح کہا کہ بباعث خوشی ولادت آنجناب تقدس مآب حبیب مکرم محبوب عالم حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کی خوشی میں اور کنیز کی آزادی سے اوس روز مجھپر عذاب موقوف کیا گیا۔ بروز دوشنبہ کے اللہ اللہ سبحان اللہ دیکھو اے عاشقان اپنے نبی حبیب مکرم محبوب دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر تم بھی تیار ہو جاؤ اور قربان کر دو اپنی جانیں اور تصدق کر دو اپنا مال اس سرور کائنات فخر موجودات کی میلاد مبارک میں اور فدا کرو

اپنی اپنی دولت ... تاکہ پھر بھی راہ آخرت آسان ہو۔ اسے بھائی مسلمانوں دیکھو اور غور کرو اس حالت کو کہ ابولہب ساتھ خوشی ... کی حالت میں سورہ تبت یدا نازل ہے باوجودیکہ اوس کو ولادت با سعادت کی خوشی میں اس پر عذاب ... ہوجانا چاہئے عبرت انگیز ہے کہ ہم تو خاص اُس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں پھر ہم لوگوں پر کیونکر عذاب قبر و حشر ہوگا۔ اور جبکہ اس آقائے نامدار کی میلاد مبارک میں ہم نہایت ذوق اور نیک نیتی سے مکان آراستہ و پیراستہ کرکے طعام لذیذ پکاویں اور خوشبوئیں جلاویں اور با وضو ہو کر مودب بیٹھکر درود و سلام کریں اور جہاں جہاں ذکر میں نام پاک اُس صاحب لولاک کا سنیں نہایت تعظیم و تکریم سے درود پڑھیں۔ اور بعد فراغت فاتحہ خوانی میں شریک ہوکر فاتحہ پڑھیں ایسی حالت میں پھر کیونکر عذاب ہوگا

اسے بھائیوں ان وجوہات سے میلاد شریف کا پڑھنا اور سننا باعث خیر و برکت ہے اور ثواب دارین کا ہے۔ اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر درود کا پڑھنا سعادت دارین حاصل کرتا ہے۔ اس محفل میلاد شریف میں با وضو مودب ہوکر بیٹھنا اور کپڑے پاک و صاف رکھنا۔ اور جس جائے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا جائے۔ اس جائے کو نہایت پاک اور صاف کیا جائے۔ اور جب تک کہ ذکر شریف ہوتا رہے وہاں پر کسی قسم کا دنیاوی چرچا نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہوسکے درود شریف کی کثرت ہونی چاہئے تاکہ رحمت حق کا ظہور ہو۔ اور موجب نجات آخرت ہو باعث برکات دنیاوی کا ہو۔ اور اگرچہ اس قدر سے نہ کیا گیا تو اوس پر ... عذاب کا ہے۔ اگر طعام وغیرہ کی استطاعت نہ ہو تو مکان اور کپڑے اور خوشبو اور کسی قسم کی شیرینی کا ضرور انتظام ہونا چاہئے تاکہ حق تعالٰے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے بانی محفل اور حاضرین محفل پر رحمت اور برکت نازل فرمائے اور اپنا فضل و کرم رکھے آمین ثم آمین

نظم بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

ہے روایت سے یہ ثابت مو بمو — دودھ ماں کا سات دن تک ہے پیا
بعد اس کے ثوبیہ کا پئے ہیں دودھ — وہ شہ لولاک ماں رب ودود و

تھی کنیزک بولہب کی یہ بجا — خوش ہوا میلاد پر آزاد کیا
تھی کنیزک بولہب کی [illegible] بجا — کم کیا حق نے عذاب اسپر بہت
کم ہوا میلاد حضرت سے عذاب — حق اٹھایا ایسے کافر سے عذاب
غور کرکے حال کو سمجھو ذرا — وہ خوشی میلاد حضرت کی کیا
اوسپر اوس دن سے ہوا افضال حق — سب کرو اب غور کیا ہے راز حق
کیوں نہ ہمکو خوشی میلاد سے — ایسے آقا کے تو ہم بندے ہے
نار دوزخ سے ہمیں کیا خوف ہو — امت احمدؐ کو کیسے خوف ہو
دین اور ایمان ہمارا جان ہے — اس شہ کونین پر قربان ہے
حمد خالق وصف احمدؐ بے حساب — جو لکھا ہو اس پہ ہو کیسے عذاب
عاشق صادق جو احمدؐ کا ہوا — اوسکو دوزخ سے بھلا کیا واسطہ
بھید ہے اسرار حق خود ذات کا — ذات حق حسن صفات مصطفےٰ
ہے سخن غربت کا اچھا انتخاب — ختم ہے واللہ عالم بالصواب

قصیدہ در پیدایش حضور صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

زینت عرش بریں کے رہنما پیدا ہوئے — ہو مبارک مومنو شان خدا پیدا ہوئے
خانۂ کعبہ پہ کرتے تھے ندا روح الامین — ہو خوشی اے دوستو مشکلکشا پیدا ہوئے
نور حق ظاہر ہوا ہے نور احمدؐ سے ضرور — دونوں عالم میں وہی شمس الضحیٰ پیدا ہوئے
کفر ظلمت کا تمام عالم میں اک اندھیر تھا — روز روشن ہو گیا جب مصطفیٰ پیدا ہوئے
بت پرستی میں پھنسے تھے ہر جگہ پیر و جواں — جب چراغ معرفت کے پیشوا پیدا ہوئے
دین و ایماں ہیں ہمارے پیشوای دو جہاں — سب گنہگاروں کے اچھے پیشوا پیدا ہوئے

شکر خالق کا بجالاؤ مسلمانوں ضرور
عاصیوں کو حشر میں خالق سے دلوائیں جو بہشت
نور کی کرنوں سے جن کے دو جہاں معمور ہے
مرتبہ سے آپ کے کس کو ملی ہے برتری
تھی کتابوں میں خبر یہ پیشتر سے آپ کی
تشنگی روز محشر بجھ گئی امت کی سب
گر پڑے کسریٰ کے کنگورے زمیں پر بجل
دیکھ اے اسرار الحق اسرار احمد ہے عیاں
خوف کیا ہے روز محشر غربت عاصی کو اب

تو مبارک ہو جناب مصطفیٰ پیدا ہوئے
جنت الفردوس کے باب الکشا پیدا ہوئے
رحمت اللعالمیں جو دسخا پیدا ہوئے
گو ہدایت کیلئے ہر انبیا پیدا ہوئے
تو مبارک ہو وہی شان خدا پیدا ہوئے
ساقی کوثر جناب مصطفیٰ پیدا ہوئے
جب حضور شان والا پر صفا پیدا ہوئے
ابر رحمت لے اڑا جب مصطفیٰ پیدا ہوئے
اس کے حامی اس کے رہبر مصطفیٰ پیدا ہوئے

ذکر خیر دائی حلیمہ سعدیہ در نثر از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

راویوں سے روایت ہے اور تمام اہل الرائے کا اتفاق ہے کہ بعد ثومیہ کے آنجناب فضیلمآب کو دودھ حلیمہ سعدیہ نے پلایا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو منادی غیب نے ندا کی زہے سعادت اس کی ہے جو آپ کو دودھ پلائے۔ اور نہایت خوش نصیبی ہے اس کی جسکو یہ دولت ابدی ہاتھ آوے اس آواز کو سنکر حور و ملک جن و بشر وحش و طیور آنجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے لئے مستعد ہوئے۔ آپسمیں مباحثہ مناقشہ اور قسا پر آمادہ ہوئے۔ یعنی ہر ایک کو خواہش اور خوشی تھی کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو میں دودھ پلاؤں اوس وقت ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ تم سب آپسمیں نزع اور تکرار نہ کرو۔ خداوند عالم نے یہ دولت روز ازل سے حلیمہ سعدیہ کو مرحمت فرمائی ہے۔

الغرض حلیمہ سعدیہ نے بہ ارادہ ازلی بعد ثومیہ کے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اس کے مفصل حالات اسقدر سے ہیں جو اہل مکہ ہیں ان دنوں میں خاصکر اہل دول میں یہ معمول تھا کہ اپنے اپنے عیال

اور اطفال کو دودھ پلانے کے لئے مکّہ معظمہ کے قرب وجوار سے دائیاں بلوا کر ان کے سپرد کرتے تھے۔ ان ایّام میں اس میں ازحد فائدہ متصور ہوا کرتا تھا۔ یعنی اطراف مکّہ کی آب وہوا اور میوہ جات کی کثرت کے باعث وہاں کی دائیوں کا دودھ نہایت صاف اور مقوّی ہوا کرتا تھا۔

اور اس وجہ سے اطفالوں کی خوردسالی میں نشوونما بہتر ہوا کرتی ہے۔ اور اون کی پرورش اچھی طرح خاطر خواہ ہوا کرتی ہے اور بہ نسبت مکّہ کے فصاحت وبلاغت دیہات کی زیادہ تر مشہور ومعروف تھی۔

روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اور حلیمہ سعدیہ سے منقول ہے۔ کہ قبل پیدائش آنجناب سرور عالم مکّہ میں محط عظیم پڑا ہوا تھا۔ اور ان ایام میں حلیمہ سعدیہ بھی حمل سے تھیں اور ان کو قریب سات دن فاقہ رہا کسی قسم کا کھانا میسر نہ ہوا اور بھوک کی شدت سے مجکو نیند نہ آتی تھی۔ ایک رات کو مجکو کمال ضعف اور سستی دامنگیر ہوئی اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بزرگ صورت خضر سیرت نے مجکو آکر اوٹھایا اور نہر پر لیجا کے مجھے غوطہ دیا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ اور غوطہ دینے کے بعد فرمایا کہ اے حلیمہ جس قدر تجھ سے پیا جائے خوب سیر ہو کر پی لے۔ یہہ ارشاد واجب التعظیم سنکر میں نے خوب سیر ہو کے پیا۔ میں جس قدر پیتی تھی وہ بزرگ پینے کیلئے اور اسرار کرتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ خوب سیر ہو کر پی جا تاکہ تیری شکستہ حالت ازسر نو تازہ ہو۔ اور دودھ میں ترقی وبرکت ہو۔

الغرض میں نے بخوبی سیر ہو کر پیا بعد اس کے فرمایا کہ اے سعدیہ بطحائے مکّہ کے جانب جلد روانہ ہو اور ایک روشن اختر وہاں سے لیکر آنا اور اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا۔ اور اس کے بعد اوس شخص نے ہاتھ میرے سینہ پر مارا اور کہا کہ اے حلیمہ سعدیہ تیرا پروردگار تیرا رزق کشادہ کرے گا۔ اور جاری رکھے گا تیرا شیر تجھ پر جب عالم خواب سے مجھ پر بیداری ...... کا عالم ہوا اور میں خواب سے ہوشیار ہوئی۔ کچھ دیر تو اپنے خواب کی حالت میں رہی۔ بعد اس کے اپنی حالت کو بخوبی ملاحظہ کیا تو نہایت تر وتازہ اور خوب توانائی اور ضعف اور گرسنگی کی حالت بالکل نہ معلوم ہوتی تھی۔ تمام علامتیں فاقہ کشی کی جاتی رہیں اور میرے پستان میں شیر بھی بخوبی جاری ہوا۔ جو لوگ میری حالت دیکھتے مارے حیرت کے ششدر رہ گئے۔ کیونکہ ضعف ونقاہت کی کوئی حالت باقی نہ تھی۔ اس کے بعد ان بزرگ کے ارشاد کے موافق میں مکّہ معظمہ کیجانب نہایت عجلت سے روانہ ہوئی۔ اور میرے ہمراہ میرا شوہر بھی تھا۔ چند لمحہ کے بعد قافلہ والوں سے فوراً جا ملی اتنے میں ہاتف غیب نے ندا کی کہ اے گروہ خلایق آگاہ ہو اس خالق یکتا نے بہ برکت ایک فرزند ارجمند کے جو مکّہ میں پیدا

ہوا ہے تمہر سے قحط اٹھا دیا گیا۔ اور امسال تمہر مبارک ہوا ہے زنان نبی سعدیہ دوڑو شتابی کرو ہس مولود مسعود کو لینے کے لئے کہ جو فخر آدم محبوب رب اکرم ہوگا۔

نظم بطرز مثنوی مولینا معنوی بسلسلہ نثر مذکورہ بالا و مضمون ہذا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری ہاپوڑی تخلص غربت

جب ہوئے ظاہر محمد مصطفٰے — ہاتف غیبی نے فوراً دی ندا
بس لگے آپس میں لڑنے شب چرند — اور لگے تکرار کرنے سب پرند
تا کہ یتیمی بیکسی غربت بڑھے — اس در شہوار کے جو مرتبے
چونکہ ہوتا ہی اثر اب معدہ میں — پرورش تن کی بھری ہی دودھ میں
سیدھے پستان کا پیا دودھ اسلئے — روح کو قوت ہوا اندر قلب کے
پرورش بس روح کی منظور تھی — نفس موذی سے تھی ساری دشمنی
کیا عجب ہی اسرار اسرار الحق — دیکھو احمد کو یہاں ہے راز حق

دودھ جو اسدم پلاوے آپکو — دین دنیا کی سعادت اوسکو ہو
غیب سے آواز آئی مت لڑو — یہ ملی دولت حلیمہ سعدیہ کو
جب پیا شیر حلیمہ آپ نے — تا حلیمہ سعدیہ سلطان بنے
دودھ سیدھے پستان کا خود پیا — اور بائیں کا رضا بھائی کا تھا
سب اثر ہی روح کا سیدھی طرف — نفس کا سارا اثر بائیں طرف
الغرض سیدھی طرف سے کام سب — تھا شروع احمد کا سیدھے طرف سب
جو کیا میلاد حضرت کا بیاں — ہے سخن غربت کا اب ظاہر یہاں

قصیدہ از مولوی اسرار الحق صوفی قادری شطاری ہاپوڑی تخلص غربت

ذات عشق احدی تھا ہمیں معلوم نہ تھا — احد احمد سے ملا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
الفقر فخری والفقر مِنّی " " — فخر کامل ہو ملا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
دل شکستہ ہیں فقیروں کے خدا کا جلوہ — لعل کملی میں چھپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

ہے مثل سچ کہ رہا تل کے اوٹ ایک پہاڑ
خلق خلاق ہیں دم کی رکھا آمد و رفت
راز سب کھل گیا احمد سے احد کا ایکدم
سر اسرار الحق حقیقت ہے بجا غربت

ذات حق جلوہ نما تھا ہمیں معلوم نہ تھا
پردہ آدم سے رکھا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
حسن محبوب رکھا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
خود خدائی میں خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

قصیدہ بسلسلہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

یہ حسن لاابالی ہے خبر لو جس کا جی چاہے
یہ سودا عشق کا ہے عاشقو لو جس کا جی چاہے

امانت حق تعالی ہے کرو حاصل فدا ہو کر //
بہار حسن یکتا ہے خبر دو جس کا جی چاہے

عیاں بازار الفت میں نمایاں شان احمد ہے
لاقیمت گنج سستا ہے خرید و جس کا جی چاہے

یہ کہکر سعدیہ دوڑیں کہ ہم اس طفل کو لیں گے
یہ دُر ہاشمی یکتا ہے لیلو جس کا جی چاہے

ہوا مکہ میں پیدا طفل اس جا حسین دیکھو
کہ جس پر حق بھی شیدا ہو رہا ہے جس کا جی چاہے

زلیخا نے لیا تھا مصر کے بازار میں یوسف //
یہ طفل ہاشمی کو گود میں لو جس کا جی چاہے

ہوا مکہ میں پیدا ذات محبوب الہی جب //
تصدق سے فدا ہو کر اوٹھالو جس کا جی چاہے

زنان سعدیہ لو دوڑ کر اوس طفل ہاشم کو
مقدر اپنا اپنا آزمالو جس کا جی چاہے

زہے طالع ہو جس کا اور بلند اقبال ہے اسکا
یہی معشوق حق کا ہے خرید و جس کا جی چاہے

یہ طفل لاابالی کو لیا جو گود میں اپنے // //
نصیبا اوس کا سیدھا آزمالو جس کا جی چاہے

عجب اسرار الحق ہے غربت نمایاں شان ہے احمد
یہ گنج خوبیٔ قسمت ہے پالو جس کا جی چاہے

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین   مصطفی ماجاء الا رحمۃ اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام   برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ از مولوی اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

ذات حسن خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
میم احمد میں ملا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

قطرۂ آب میں ہے گنج نمایاں وحدت
حسن میں شان خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

حسن مذالمل قم الیل رکھا نشان اپنی
لعل کملی میں چھپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

کر رکھا انکھ کے تل اوٹ ایک پہاڑ نہاں
حسن حق مجھ میں چھپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

خلق خلاق کے درمیان میں رکھا آمد و رفت
پردہ حق بندہ بنا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

کھل گیا راز احد کا احمد سے سارا
حسن محبوب خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

فقر الفقر میں ہے ذات تری کا حل
عشق کا حل سے بنا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

سر احد کا ہے اسرار الحق سر احمد
خود خدائی میں خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

دل شکستہ میں فقروں کے ملا غربت کو
لعل گدڑی میں چھپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

ذکر خیر سفر دائی حلیمہ سعدیہ اور واقعات سفر از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

روایت ہے کہ حلیمہ سعدیہ کا دراز گوش بسبب لاغری اور ضعف کے برابر راستہ نہیں چل سکتا تھا چنانچہ ایک شخص وہاں پر وارد ہوا اور جو ایک تازیانہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اُس کو اوس نے اُس دراز گوش پر جمایا اوس تازیانہ کے لگتے ہی وہ دراز گوش مثل باد صبا کے چلا اور اوس وقت اوس شخص نے مجھ سے کہا کہ اے حلیمہ سعدیہ میں اب تیرے ہمراہ ہوں بحکم الٰہی تاکہ شیطان لعین کی سرکشی تجھ سے دور ہو۔

الغرض حلیمہ سعدیہ اس طرح سے بہت سے عجائب و غرائب کو ملاحظہ کرتی ہوئیں بیچ مکہ معظمہ کے جاکر داخل ہوئیں۔ چنانچہ وہاں پر اُن کے پہنچنے کے پہلے تمام اطفال اہل دول مکہ کے سب نے بچوں کو لے لیا لہذا میں محروم ہوئی۔ اور ہر طرف جستجو کی مگر مجھکو کوئی طفل نہ حاصل ہوا یعنی اس حالت سے میں بہت حیران سرگردان تھی۔ باوجودیکہ اس وقت میں نہایت پشیمان غمگین ہوکر بیٹھ گئی اس درمیان میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک جوان باشان و شوکت جس کے چہرہ انور سے ریاست ہویدا اور بشرے سے حشمت و شرافت ظاہر ہے پیدا ہوکر باآواز بلند پکار کر ایسا کہہ رہا ہے کہ اے زنان بنی سعدیہ تم میں سے کوئی عورت باقی بھی رہی ہے جو ایک طفل کی کفیل سے بہرہ مند ہووے جب میں نے اس ندا فرحت بخش کو سنا تو اسوقت میری زبان سے بے تحاشا نکلا کہ سب نے ایک ایک فرزند لے لیا ہے اور سب اس دولت سے مستفید ہوئی ہیں۔ اُن میں صرف ایک میں ہی بدقسمت باقی رہگئی ہوں۔ اور میں ناشدنی موجود ہوں۔ اور دوسری کوئی بھی قبیلہ سعدیہ میں باقی نہیں ہے۔ میں نے ادھر اُدھر بہت تلاش کیا مگر ہنوز مجھکو کوئی طفل نہیں ملا۔ اور نہ اب ملنے کی توقع ہے اس لئے کہ سب طفل تقسیم ہوچکے۔ اس کے بعد دائی حلیمہ نے ان کا نام پوچھا اور کہا کہ آپ کون بزرگ ہیں جو اس طرح پرسان حال ہیں تب آپ نے فرمایا کہ میرا نام عبدالمطلب ہے۔ بن ہاشم سردار قریش کا ہوں اے حلیمہ میرے مکان پر پسر یتیم ہے جس کی کفالت میں سوائے رنج اور مشقت کے کچھ بھی سود نفع نہیں ہے اے دائی حلیمہ تو اس فرزند ارجمند کو قبول کر تو بہت ہی خوب ہے شاید اس کے ذریعہ تو گوہر بار ہوجاے۔ اور خدائے تبارک تعالےٰ خوشنود ہوا ور اغلب ہے۔ کہ تو اسکی دعا سے تونگر اور آسودہ ہوجائے۔

الغرض اس وقت میں اپنے شوہر سے مشورہ طلب ہوئی۔ اس نے نہایت ہی کشادہ پیشانی اور فرخندہ دلی سے جواب دیا کہ جلد جا اور اس دُریتیم گوہر نایاب کو فوراً لا۔ مبادا اسکو کوئی اور لے جائے اور تو اس سعادت ازلی سے محروم رہجائے پھر بجز شرمندگی اور افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ گو وہ فرزند بے باپ کا ہے۔ مگر عبدالمطلب تو اوس کا دادا قریش کا ہے - جس کا وہ نونہال ہے۔ ہمکو دولت اور مال سے شرافت اور حسب و نسب سے اس کے فخر ہے۔ جب میرے شوہر کا یہ فرمان ہوا تو میں فوراً عبدالمطلب کے مکان پر گئی اور وہاں جاکر بنظر خود دیکھا تو آپ گہوارے میں آرام فرمارہے تھے اور خواب استراحت میں مشغول تھے اس وقت میری نظر نور بصر جمال باکمال بےمثال پر پڑی۔ آپ کے حسن و جمال پر ہزار جان سے شیدا ہوگئی۔ اور ایک ہی نگاہ سے عجب حالت ظاہر ہوئی اور مجکو اسوقت آپ کی محبت از حد پیدا ہوئی اور آپ کی محبت میں گرویدہ ہوگئی۔ اور اسی حالت میں میرے پستان سے شیر جاری ہوا۔ تب میں نے

اس گوہر نونہال فرخندہ فال کو خواب استراحت سے جگایا۔ اوس وقت آپنے چشم مبارک کو کھولا اور مجھے دیکھکر تبسم فرمایا۔ چنانچہ اس تبسم میں ایک گونہ تسکین اور دلکش ملاحت نمکین مجکو نظر آئی جو کسی صاحب کے جمال میں ایسی ملاحت اور نمکینی کبھی نظر نہ آئی تھی۔ اس وقت کمال محبت سے میں نے آپ کو آغوش راحت میں لیا اور بہت سا پیار کیا

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامیں　　مصطفٰے ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اسپنے مدام

قصیدہ در نعت سرور کائنات از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

الف صلی علی والی العربی
کیا حبیب خدا ہے جلوہ ترا
جسپر اللہ نور چھایا ہے
مہر الفت سے شیر لستان میں
مسکرانا ترا نرالا ہے
کیا ملاحت حسن یکتا ئی

سیدالانبیا و العجمی
مجکو شیدا بنا دیا کس نے
وہی صورت بتا دیا کس نے
نہر کوثر بہا دیا کس نے
حسن کی چاشنی چکھا دیا کسنے
اسکی لذت چکھا دیا کسنے
ہے تمنا دلی یہ غربت کی

عشق دلکو لگا دیا کس نے
ہوں میں دائی تری نور نظر
ہے معطر تمام گود میری
کیا بلندی پہ ہی ستارا مرا
صدقے سو جان سے تری دائی
کیا ہی اسرار حق حسن احمد
جام کوثر پلا دیا کس نے

حسن اپنا دکھا دیا کس نے
حسن یوسف دکھا دیا کسنے
تجکو آغوش نے دیا کس نے
طفل مجکو دلا دیا کس نے
بوی الفت بسا دیا کس نے
جسپر ہمکو فدا کیا کس نے

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین　　مصطفٰے ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اسپنے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

شروع بسم اللہ کو پڑھکر حمد خالق کی سناتا ہوں
میں وصف احمد میں پھول گلشن کے لگاتا ہوں

مضامین سخن کو عالم بالا سے کثرت میں
چمن شاداب ہے پھولوں کا گلدستہ بناتا ہوں

میں اپنے رحمت اللعالمیں کے جوش الفت میں
وہ قطرے آب رحمت سے چمن ہستی اگاتا ہوں

وہ ہی سردار عالم ہیں شفیع المذنبیں مطلق
گنہگاران امت کو یہ ہی مژدہ سناتا ہوں

اٹھو اے عاشقو تشنہ دہن سیراب ہو جاؤ
ظہور جام کوثر کی خبر اسیجا سناتا ہوں

وہ احد سے بنا احمدؐ محمدؐ سے بنا محمود
اوسکی یاد میں اسفل سے علیین پہ چڑھتا جاتا ہوں

نہ ہوتے ظاہر احمدؐ اور نہ ہوتی خلق کی کثرت
نفخت روحی کیحالت ہر اک عالم میں پاتا ہوں

حسینوں میں حسین اگر بسا اس ذات اقدس کا
ظہور حسن کا عالم ہر اک صورت میں پاتا ہوں

چلو اے تشنہ گان امتی اب حوض کوثر پر
تمہارے ساقی کوثر کا کہنا ہے پلاتا ہوں

مقدر ہے مرا سید ہا میری تقدیر اچھی ہے
میں نعت و وصف احمدؐ شوق سے پڑھکر سناتا ہوں

عجب اسرار حق کیا طالع اختر نما چمکا
جو حمد حق اور وصف حضرتؐ الا بناتا ہوں

میں جام شربت توحید سے ہوں مست ای غربت
ظہور عالم علیین کو اسفل بتاتا ہوں

سلوا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین

بھیج اے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بیانِ حالات طفلی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ومنصف مزاجی بہ زمانہ شیرخوارگی
در نثر از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

روایت ہے کہ جب حلیمہ سعدیہ نے اس نونہال گلدستہ قدرت کو آغوش عفت میں لیا اور حسن مہر تمثال ہمثیال ملاحظ کیا دل فرط انشاط سے باغ باغ ہوگیا مارے خوشی کے دل میں پھولی نہ سماتی تھیں۔ اسی طرح آغوش محبت میں لئے ہوئے اپنے فرودگاہ میں آئیں اور علی الصباح ایک قافلہ کے ساتھ اپنے وطن کو روانہ ہوگئیں۔ خود حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ جب میرے خاوند نے اس نونہال باغ ازلی کو دیکھا تو نہایت شاد اور خورّم ہوا۔ اور میں نے اثنا سفر میں جو جو عجائبات اور غرائبات دیکھے اُنکا بیان تاحدامکان انسانی طاقت اور فہم وادراک سے باہر ہے مگر مختصر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ پہلے عجوبہ یہ ہے کہ جب میں قافلہ کے ہمراہ چلی تو میرا دراز گوش باوجود لاغر اور ضعیف ہونے کے بھی نہایت تیزخرام اور چست و چالاک ہوگیا۔ اور مثل بادِ صبا کے رواں ہو رہا تھا۔ اور زبان حال سے گویا تھا کہ اے زنان قافلہ دیکھو کہ پروردگار عالم نے مجکو ازسر نو زندگی اور تازگی بخشی اور آج مجکو کمال فخر وعزّت حاصل ہے۔ بباعث اس کے آج میرے پیٹھ پر فخر بشر عالم خاتم النبیین سید المرسلین حبیب مکرم محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں۔ اور تم سب کے سب اس حال سے بیخبر ہو سوا اس کے تمام اطراف وجوانب یمین ویسار سے آواز آرہی تھی کہ اے حلیمہ سعدیہ شاد ہوا اور مبارک ہو تجکو یہہ دن یعنی تجھپر پروردگار عالم کا بہت فضل وکرم ہے۔ جو اس درّ نایاب فرزند ارجمند کا اس نے تجکو کفیل بنایا اے حلیمہ تو اس طفل کے کفالت کے باعث تو اپنی قوم میں سرفراز اور سردار مانی جائیگی۔ الغرض حلیمہ سعدیہ کا فرمانا ہے کہ میں جس خشک زمین پر فروکش ہوتی تھی وہ زمین رحمت حق سے سرسبز وشاداب ہوجایا کرتی تھی۔ جب میں اپنے مکان پر پہنچی تو خداوند کریم نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے مجکو چند روز میں دولتمند کردیا اور اپنی قوم میں نہایت باعزت اور مشرف ہوگئی اور تمام بنی سعد میں یکتا مانی جانے لگی۔ میں نے سمجھ لیا کہ یہ برکت اور عزت خداوند کریم نے محض اس طفل کے بدولت اس ناچیز کو عطا کی ہے۔ یعنی جب سے قدوم میمنت لزوم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوالقاسم

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے مکان میں رونق بخش ہوئے میں دین دنیا کے مال و دولت سے مالامال ہوگئی۔ اور مجکو اس دُرِ یتیم سے ازحد محبت اور الفت ہوگئی۔ حتیٰ کہ اپنے فرزند سے کئی حصے آپ کو عزیز رکھتی تھی۔ اور شفقت کرتی تھی۔ مجکو ایک قسم کا حضور سے عشق صادق تھا جو بدرجہ کمال پیدا ہوگیا تھا۔ یعنی تمام کاموں کو چھوڑ کر آنحضرت کی خدمت اقدس میں مصروف رہا کرتی تھی۔ اور زمانہ شیر خواری میں ہی آپکو حق جل شانہٗ وعم نوالہٗ نے اس قدر منصف بنایا تھا کہ آپ نے سوائے پستان راست کے پستان چپ کا دودھ کبھی نوش نہیں فرمایا۔ ۔ ۔ ۔ یہ صاف اشارہ تھا کہ یہ حق میرے رضاعی بھائی کا ہے۔ اور جب آپ شیر نوش فرماتے تھے اور میں چاہتی تھی کہ آپ کے لبِ اقدس صاف کر دوں تو وہ خود بخود غیب سے صاف اور شستہ ہوجاتے تھے اور آپ نے بمقتضائے طفولیت زمانہ طفلی میں کبھی بستر پہ بول و براز نہیں کیا اور نہ کسی قسم کا اثر محسوس تھا۔ ایک وقت معین پر ہوا کرتا تھا۔ اور نہ کبھی آپ کا ستر۔ ۔ ۔ کھلنے پایا۔ اور حضور کی بالیدگی بمقابلہ دیگر بچوں کے بہت زیادہ تھی یعنی جو بچہ ایک ماہ میں بڑھتا تھا اسقدر آپ کی بالیدگی ایک دن میں ہوتی تھی اور اگر دوسرا لڑکا ایک برس میں بڑھتا تھا تو آپ اسیقدر صرف ایک ماہ میں بڑھتے تھے۔ الغرض دوسرے ماہ میں حضور ہاتھوں کے بل چلنے لگے۔ اور تیسرے ماہ میں پاؤں کے بل کھڑے ہونے لگے۔ چوتھے ماہ میں آپ دیوار پکڑ کر چلتے تھے۔ اور پانچویں ماہ میں بخوبی چلنے لگے۔ اور نویں ماہ میں نہایت فصاحت اور بلاغت سے گفتگو کرنے لگے۔ اور دسویں ماہ میں بچوں کے ساتھ برابر تیر اندازی کیا کرتے تھے۔ اسی قدر سے دوسرے برس میں آپ کی حالت ایسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے شباب کی حالت آپ کی معلوم ہوا کرتی۔ آپ اکثر لڑکوں کو کھیل سے منع کیا کرتے اور فرماتے کہ حق تبارک تعالےٰ نے ہمیں واسطے کھیل کے نہیں پیدا کیا ہے۔ علاوہ اس کے آپ دیگر اطفالوں کی مانند بداخلاق بدتہذیب اور ناشائستہ گفتگو کے عادی نہیں تھے اور جب آپ بات شروع کرتے تھے تو بات کے پہلے بسم اللہ شروع کیا کرتے اور پہلے جو کلام آپ کے زبان فیض ترجمان سے نکلتا وہ بسم اللہ اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین ط سبحان اللہ بکوۃ اصیلاً اور ہمیشہ سیدھے ہاتھ اور سیدھے جانب سے کام کو انجام دیا کرتے تھے۔ اور گہوارہ مبارک میں ماہتاب سے ہمکلام رہتے اور فرشتوں کا گہوارے مبارک کے پاس آنا یہ تمام باتیں ہمارے پیشوائے اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن ہی سے حاصل تھیں اور وقت پیدائش سے تمام معجزات بابرکات ذات اقدس کے ایام طفولیت کے مشہور و معروف ہیں۔

سلمو یا قوم بل صلوعلی الصدر الامین　　مصطفٰے ماجاء الارحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی معنوی رحمتہ بسلسلہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری

اللہ اللہ کیا نبی کی شان ہے　　بچپنے ہی سے نرالی آن ہے
راہ میں دیکھا یہ اعجاز نبی　　آپ کی دائی حلیمہ بی جو تھی
آپ کے انصاف کا اب ہے بیاں　　شیر خواری کی تھیں اچھی خوبیاں
روح کی بس پرورش منظور تھی　　دشمنی تھی نفس سے اونکو سبھی
تین ماہ میں آپ خود چلنے لگی　　چوتھے میں حضرت نبی چلنے لگے
تھا عناصر کی یہ قوت کا نشاں　　تا کہ وہ یہی سال میں ہو وین جواں
بات کرنے کا ارادہ جب کیا　　اوّل بسم اللہ سے کی ابتدا
قوت گفتار جب پیدا ہوئی　　منہ کھلا جب تو زبا سے شکر کی
تھا اثر بس نام میں ان کی بھرا　　ہوتے تھے بیتاب سنکر کے سدا
ہے یہ مولود نبی کی ابتدا

حسن تھا کیسا ملاحت سے بھرا　　تا تھا بچپن میں سبکو ظاہرا
جسقدر اعجاز تھے اس ماہ کے　　سب کئے اظہار قصے راہ کے
سیدھے ہی پستان سے پیا کرتے تھے شیر　　منہ ہمیشہ الٹے سے لیتے تھے پھیر
جب محمدؐ دو مہینہ کے ہوئے　　اور وہ گھٹنوں کے بل چلنے لگے
ماہ چھہ میں دوڑتے بھی وہ لگے　　دسویں ماہ میں شکار خود کھیلتے
پیش تھی حالت انکی اس لئے　　اک برس کی ماہ میں اکدن چلے
کلمۂ توحید کو کرکے ادا　　سیدھے جانب سے کیا سب ابتدا
ہے کلام حق کلام احمد کا بیاں　　جو دہن سے آپ کے ہوتا بیاں
اسرار الحق اسرار احمد ہے عجب　　ذات حق ہے عشق حسن شان اب
جو سخن خوبت نے ہی اسکا لکھا

سلمو یا قوم بل صلوعلی الصدر الامین　　مصطفٰے ماجاء الارحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بسلسلہ نظم بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص بہ غربت

لباس نور ہستی کو لیا احمدؐ بظاہر ہو
بدولت نور حق کے خاک نے جلوہ کیا حاصل
ملا ہجدہ ہزار مخلوق کو اس خاک کا جامہ
رکھا محبوب سے مطلوب اپنا ظاہر و باطن
لیا ہی جامۂ ہستی تری رحمت پر اے باری
ہمیں وہی سرفرازی جلوۂ نور محمدؐ سے
چمن شاداب ہی ہستی کا گل بوٹے کھلے اچھے
فنا کے جوش کثرت میں فنا کا جلوہ ہی خلقت
معمّا ہو گیا ہے اسم ذات احمدؐ صفات احمدؐ
عیاں ہے سر حق اسرار الحق یہ بہ غربت کا

بشر کی شکل و صورت پر ہوا احمدؐ بظاہر ہو
عناصر خاک کو حاصل کیا احمدؐ بظاہر ہو
ملایا خاک و آب اور باد و آتش نور ظاہر ہو
ظہور نور احمدؐ نور احد سے بظاہر ہو
وگرنہ دیکھلے صورت ہی کسکی کون ظاہر ہو
کیا تو روز روشن نور احمدؐ عالم بظاہر ہو
حصول حسن کا جلوہ لیا احمدؐ بظاہر ہو
عجب یہ عشق حسن ذات احمدؐ کا بظاہر ہو
ظہور ذات احمدؐ ہے نمونہ ذات احد بظاہر ہو
ظہور پنجتن ظاہر کیا نور احد بظاہر ہو

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین　　مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

ذکر واقعہ شق الصدر در نثر از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

روایت ہے کہ ایک روز حلیمہ سعدیہ سے حضرت نے پوچھا کہ اے مادر مہربان یہ کیا باعث ہے جو میرے بھائی تمام تمام دن مکان میں نظر نہیں آتے حلیمہ سعدیہ نے جواب دیا کہ اے نور نظر راحت قلب وہ

تمام دن چراگاہ میں بکریاں چرانے کو جاتا ہے۔ جب آپ نے یہ بات سُنی تو آپ کو شوق پیدا ہوا اور فرمایا کہ فردا ہم بھی ضرور اپنے بھائیوں کے ہمراہ جنگل میں بکریاں چرانے چراگاہ میں جاویں گے۔ جب یہ بات حلیمہ سعدیہ نے سنی تو آپ نے بہت منع کیا۔ اور اس خیال سے آپکو روکا۔ اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر سہ کرر جانے کے لئے تیار ہوئے اور اصرار کرنے لگے اور اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو مجبوراً بخیال دل شکنی اجازت دی گئی۔ اور حلیمہ سعدیہؓ نے منظور کی اور کہا کہ اچھا آپ کل تشریف لیجائیے۔

العرض جب صبح نمود ہوئی اور اپنے بھائیوں کے ہمراہ جانے کی تیاری کردی۔ تب حلیمہ سعدیہؓ نے آپ کا منہ ہاتھ دھولایا بالوں میں کنگھی کرکے آنکھوں میں سرمہ ڈالا اور کپڑے سفید پہنا کر ہاتھ میں ایک عصا دیکر بھائیوں کے ہمراہ روانہ کردیا۔ اور اون سے تاکید کردی کہ خبردار صاحبزادہ بلند اقبال سے غافل نہ رہنا۔ اور اون سے دور نہ ہونا۔ مبادا کہ کوئی سانحہ پیش آئے۔

باوجودیکہ جب وے قریب آبادی کے بکریاں چرانے میں مشغول ہو رہے تھے۔ اتفاق کی بات دو آدمی آکر آپکو گود میں اٹھا کر طرف پہاڑ کے لے گئے اور آپ کا سینہ شگاف کیا۔ اس کو دیکھکر حلیمہ سعدیہؓ کا بیٹا یعنی حضور کا رضاعی بھائی افتاں وخیزاں روتا ہوا ٹھیک دوپہر کو اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں یوں عرض رسا ہوا کہ اے مادر مہربان قدردان عالیشان بیٹھی کیا ہو جلد دوڑ کر چلو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر لو۔ اغلب ہے کہ تم اون کو جیتا نہ پاؤگی۔ تمہارے پہنچنے تک اون کا کام تمام ہو جائیگا یہ خبر اپنے لڑکے سے سنتے ہی دائی حلیمہ سعدیہ بحالت زار پریشان بدحواس غمگین خاطر حیران ہو کر کہنے لگیں کہ اے فرزند اُس بدر عالم محبوب عالم نیر اعظم آفتاب عالم محمدی کی مفصل کیفیت بیان کر کہ کیا سبب ہے۔ تب اس نے کہا کہ اے مادر مہربان آنجناب ہمارے ہمراہ چراگاہ میں تشریف رکھتے تھے اتنے میں دو شخص یکایک وارد ہوئے۔ اور اُن کو اُٹھا کر اوپر پہاڑ کے لیگئے اور اُن کا سینۂ اقدس شگاف کیا بعد اس کے نمعلوم کیا ہوا۔ اس خبر کے پاتے ہی حلیمہ سعدیہ نے اپنے شوہر کے ہمراہ بحالت مضطرب اور پریشان خاطر اور افسردہ دل افتاں خیزاں اس صحرا کیجانب روانہ ہوئیں اور دوڑ کر اُس پہاڑ پر جا پہنچی دیکھا تو آپ زندہ سلامت اوپر پہاڑ کے جلوہ افروز ہیں۔ اور آسمان کی سمت نظر کر رہے ہیں۔ اور چہرۂ اقدس حضور صلعم کا متغیر ہو رہا ہے۔ اس حالت کو دیکھکر حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میری جان جا میں از سر نو جان آئی۔ اور آپ کو دیکھکر مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ جب پوچھا کہ یہ کیا حالت تھی تب آپنے کہا اے مادر مہربان دو شخص دفعتاً ظاہر ہوئے۔ شکل اور شباہت نہایت دہشتناک تھی

ان میں سے ایک کا نام جبرائیل اور دوسرے کا نام میکائیل ہے۔ ایک کے ہاتھ میں ابرق نقرئی اور دوسرے کے ہاتھ میں طشت زمردین تھا وہ مجکو پہاڑ کے اوپر لے گئے اور میرا سینہ چاک کرکے اوسمیں سے میرے دلکو نکال لیا۔ پھر اس دل کو آپ زمردین سے کئی بار دھویا بعدہٗ معرفت حق الیقین صادق نور ایمان سے پھر کر اسی مقام پر سینہ کے اندر رکھدیا۔ اور ایک خاتم سے نور کی مہر کردی جس کا اثر ابھی تک میں اپنے آپ میں پاتا ہوں۔ اور سینہ بے کینہ پر انہوں نے اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ بعدہ جیسا کہ سینہ پہلے تھا ویسا اچھا اور بہتر ہوگیا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ شق الصدر کا اوسوقت ضرور ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چار برس کے تھے۔ سوائے اس کے اور بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ قریب ہشت برس کے اور ایک مرتبہ شب معراج میں باوجودیکہ آپ کے شکم مبارک سے ناف اقدس تک ایک باریک خط تھا۔ لہذا یہ سب حالت سنکر حلیمہ سعدیہ اپنے مکان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر آئیں اور بہت ہی جلد تیاری کرکے طرف مکہ کے راہی ہوئیں۔ اور آپ کو ہمراہ لیکر جب روانہ ہوئیں تو اس وقت جانب عالم الغیب کے ندا ہوئی کہ اے لوگو خبردار ہوجاؤ اب برکت بنی سعدیہ کیرا سے رخصت ہوتی ہے۔ یعنی مظہر خیر و برکت جانب مکہ کے روانہ ہوئے اور راہ میں بہت سے عجائب و غرائب کو بی بی حلیمہ سعدیہ ملاحظہ کرتی ہوئیں قریب حرم محترم کے جا پہنچی۔ اور آنحضرت کو دروازہ حرم بٹھلا کر قضائے حاجت کے لئے ایک طرف کو گئیں بعد فارغ ہوکر آنکر دیکھا تو آپ کو اس جا نہ پایا۔ چاروں طرف تلاش کیا مگر حضرت کا کہیں پتہ نہ ملا۔ تب تو نہایت افسردہ حالت پریشان خاطر پژمردہ دل ہوکر نالہ و بکا ۔ ۔ شروع کیا اور ہر طرف جستجو کرتی تھیں اور لوگوں سے دریافت کرتی تھی مگر آپ کا کہیں پتہ نہ ملا تو نہایت حیران سرگردان غمگین اور اندوہگین ہوکر رونے لگیں۔ اور بے امید ہوکر اس طرح سے کہتی تھیں۔ او واہ محمدؐ کہکر ہر سمت پکارتی تھیں۔ پھر ان کو ایسا خیال پیدا ہوا کہ جلد جاکر اس سانحہ کی خبر عبدالمطلب کو دینا ضرور ہے۔ تاکہ وہ بھی اس تلاش میں مصروف ہوں لہذا بہت ہی جلد دوڑ کر شتابی کے ساتھ عبدالمطلب اور بی بی آمنہ خاتون کو یہ خبر سنائی اور جو اوس پر گذرا تھا من و عن تمام حقیقت سرگذشت کو عبدالمطلب سے کہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور عبدالمطلب نے کوہ صفا پر چڑھکر تمام قریشیوں سے پکار کر کہا کہ اے لوگو میرا فرزند ارجمند محمد صلی اللہ علیہ وسلم گم ہوا ہے سب کے سب چلکر اون کی تلاش کرو۔

الغرض تمام مکے کے قریش نے چاروں طرف دوڑ مچائی اور سب نے جستجو کی مگر آپ کا کسیکو بھی

پتہ نہ ملا۔ اور نہ گم شدہ گوہر نایاب کا سراغ ملا۔ لہذا سب نے عبد المطلب کو خبر دی تب عبد المطلب نے اور بھی پریشان خاطر اور بدحواس حالت ہوکر خانہ کعبہ کی درگاہ میں دست دعا بڑھایا اور وس بار طواف خانہ کعبہ کا کرکے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات میں شروع کی غیب سے ندا ہوئی کہ اے قریشیوں کے سردار تو اتنا غم نہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خداوند تعالے نگہبان اور ہر حالت میں محافظ کریم حقیقی ہے۔ تب عبد المطلب اس آواز غیبی سے مخاطب ہوکر عرض کئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سے کہکر کہیں تشریف نہیں لیگئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہاں تشریف۔ کہتے ہیں پہر منادی غیب نے ندا کی وہ وادی متامہ میں ایک درخت کے نیچے فرد کش ہیں۔ اور تن تنہا رونق افروز ہیں۔ اس خبر فرحت اثر کو سنکر بہت جلد بیقرار ہوکر عبد المطلب اوس جانب خود روانہ ہوئے اور جاکر دیکھا تو فی الحقیقت آپ تنہا کیلے کے درخت کے نیچے چشم سرگیں مائل سوئے زمین دیکھتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ عبد المطلب نے دوڑ کر آپ کو آغوش محبت میں اوٹھایا اور خوب سا پیار لیا اور بہت جلد مکان پر لے آئے۔ اور داخل مکان ہوکر سب کو شاد کیا اور حضرت کی والدہ ماجدہ بھی بہت ہی خوش و خرم ہوئیں۔ اور حلیمہ سعدیہ کو بھی بخوشی بہت سا دیکر رخصت کیا۔ یعنی وہ بھی بخوشی اپنے مکان پر بہت جلد واپس چلی آئیں۔ مگر حضرت کی فراق جدائی کا صدمہ حلیمہ سعدیہ پر از حد شاق تہا۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین   مصطفےٰ ماجاء الا رحمۃ اللعالمین
بہیج اے رب مرے درود و سلام   برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی بسلسلہ مضمون مذکورہ بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

تیسرا جبکہ برس پورا ہوا   تب حلیمہ سے یہ احمدؐ نے کہا
ونکو بہائی جان جاتے ہیں کہاں   بولی لیکر جاتے ہیں وہ بکریاں
آپ بولے اُنسے کمتر ہو نہیں کیا   تمنے جو یہ کام مجہسے نہ لیا
حلیمہ نے کیا حیلہ بہت سا   بہت چاہا کہ دیں انکو دلاسا
مگر مانے نہ کچہ سردار عالم   ارادے کو کیا اپنے نہ کچہ کم
ہوئے ہمراہ تب وہ بہائیوں کے   جہاں جاتے تہے بکری چرانے

غرض گھر سے یہ پہونچیکے روانہ	حلیمہ رہ گئی کرکے بہانہ
کری تاکید بیٹیوں سی بتکرار	نہ آئے آنچ کوئی انپہ زنہار
کہا بیٹیوں نے اے مادر مہربان	نہ دلمیں اسقدر رہو تم پریشان
خدا کے کارخانہ کا ابتو حال	پہاڑی پر گئے سب اکی چروال
اٹھا کر لیگئے حضرت کو دونوں	رہے یہ دیکھتے دونوں کی دونوں
گریباں چاک کرسینہ کیا چاک	اڑائی بھائیوں نے سر پہ تب خاک
سنیگی والدہ جسوقت یہ حال	غم فرقت میں کردیگی برا حال
حلیمہ کو خبر تا جلد پہنچائیں	کوئی تدبیر بچنے کی وہ بتلائیں
حلیمہ سنکے یہ غم کی کہانی	فراق مصطفےٰ سے تہی دوانی
دیا آخر کو تم لوگوں نے دہوکا	مری کشتی کو منجدہار میں رکہا
غرض روتی ہوئی پہنچی وہاں پر	ہوا تہا واقعہ پیدا جہاں پر
مبدل ہوگیا شادی سی یہ غم	کیا اب بند گریہ اور ماتم
نہ کہتی تہی یہاں آنا برا ہے	میں کہتا ہوں مرا تارا بڑا ہے
بجا ہی مجکو دو شخصوں نے پکڑا	اور اسپر یہ کہ میرا سینہ چیرا
ہے جبریل انمیں اسم گرامی	دوم اونمیں تہے میکائیل نامی
معطر کردیا ایماں سے اسکو	منور کردیا ہر شان سے اسکو
ہوے فارغ جو وہ یہ کام کرکے	دی سینہ میں پہر دونوں نے ٹانکے
نکر تا غم یہ ہے رحمت خدا کی	کہ جس نے مجکو یہ نعمت عطا کی
کیا مذکور جب شوہر سے اپنے	کہا اس بندۂ حق نے یہ سن کے
کہیں ایسا نہو بدنام ہوویں	یوہنی غفلت میں اکدن لعل کہوویں
خدا کے فضل سے پہونچے جو مکہ	نظر آیا جو دروازہ حرم کا
یہاں بیٹھے رہو اے میرے پیارے	کہیں جانا نہ اے آنکہوں کے تارے
نظر آئے حلیمہ کو نہ احمد	ہوئی تشویش اس حالت سی بیحد
مکانپر عبدالمطلب کی گئی تب	کہا رو رو کے تہا جو ماجرا سب

تعجب سے خبر سنتے اب فسانہ	یہاں خاموش تہی مستغنیانہ
اگر کانٹا لگے انکے تو تم خوں	بہادینا وہاں کرنا نہ کچہ چوں
رہینگے بہائی جاکے ہم نگہبان	چرائینگے وہاں جب گوسفنداں
یکایک ہوئے دو شخص وارد	یہاں پر رونق افزا تہے محمد
اور انپہ ظاہر یہ ظلم توڑا	گرا کر سینہ کا سب بند توڑا
لگے کہنے کہ اے بار الٰہی	کہاں سے آگئی ہم پر تباہی
رہی فرقت ضبط کی قوت نہ باقی	ہوئے وہ کوہ سے تب گہر کو راہی
ہوئے روتے جب گہر کو روانہ	کہا تب والدہ سے سب فسانہ
لگی کہنے کہ ہے ہے لٹ گئی میں	جہاں سے جیتی جی اب مٹ گئی میں
رکہو یا جلد یا میں ڈوبتی ہوں	بتاؤ کسطرح اب پار میں ہوں
یہاں آتے یہ وہ کیا دیکہتی ہیں	کہ ہیں محفوظ حضرت ہنستے ہیں
خوشی سے گود میں حضرت کو لیکر	لگی کہنے کہ اے شان پیمبر
کہا حضرت نے یہ سنکر کہ مادر	خدا کے کام میں مطلق نہیں ڈر
مگر وہ ہیں ملائک آسماں کے	نمونہ تہے وہ اک راز نہاں کے
کیا شق سینہ اور دلکو نکالا	اور اسکو نور کے سانچے میں ڈالا
غلاظت تا کہ رہجائے نہ باقی	مرے سینہ کے اندر اس جہاں کی
خدا کے فضل سے ہوں میں سلامت	نہیں اس واقعہ میں کوئی زحمت
حلیمہ ہو گئی یہ سنکے حیران	چلی حضرت کو لیکر گہر اسی آن
کہ اب جلدی انہیں پہنچاؤ مکہ	خدا معلوم کیا تہا یہ معمہ
ہوئے یہ سوچکر دونوں روانہ	چلا مکہ کو لیکر آب و دانہ
کہا بہلا کے حضرت کو حرم میں	طواف سے ہوئی فارغ ابہی میں
ہوئی واپس حلیمہ جب وہاں پر	تہی رونق بخش احمد جس جگہ پہ
یہاں ڈھونڈا وہاں ڈھونڈا نہ پایا	نظر آیا انہیں کیا یہ تماشا
ہوئی حیراں سنکر عبدالمطلب	پہاڑی کی روانہ ہوگئے تب

پردے سے کیا پردہ ظاہر اور ظاہر سے پھر پردہ کیا ہے وا ور
ہے عشق ازل عاشق سے ہویدا وہ اور نہیں یہ اور نہیں

پردے سے بنا پردے کو ضرور دیکھا آئینہ میں حسن بحیرت حور
پردہ اپنا کیا ظاہر حضور ہے اور نہیں وہ اور نہیں

کیا عشق کو وہ ظاہر اپنا معشوق وہی محبوب اپنا
قدرت اپنی قادر اپنا یہ اور نہیں وہ اور نہیں

کیا حسن کو اپنے اوس نے ظاہر ہوا حسن سے خود اپنے باہر
ہوا عشق سے خود اپنے ماہر وہ اور نہیں یہ اور نہیں

دیکھ حسن کو اپنے ہو شیدا ہو کر حیرت زدہ خود دیکھا
مطلب اپنا طالب اپنا وہ اور نہیں یہ اور نہیں

عشق ذات خدا حسن ہے مصطفے ایک ظاہر اور اک ہے مخفی
وہ لطیف اور کثیف جب کہ ملا وہ اور نہیں یہ اور نہیں

اک جمال ہوا ایک جلال ہوا اک شان ہوا اور اک کمال ہوا
اک اختر نیال ہوا اور اک وصال یہ اور نہیں وہ اور نہیں

جوش عشق ہو ظاہر قدرت موج حسن ہیں سب ظاہر خلقت
کیا جب وہ ظاہر حسن نرالا وہ اور نہیں یہ اور نہیں ؂

اسرار الحق اسرار خدا احد احمد کا ہے راز نرالا
لگا ذات میں غوث اپنے پتا وہ اور نہیں یہ اور نہیں

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین　　مصطفیٰ ما جاء الله رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام ؂

ذکرِ پرورش حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در شعر تجنیس ہا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ حقؔ تحریر

راویوں سے روایت ہے کہ عبداللہ پدر بزرگوار آپ کے پہلے پیدائش کے انتقال فرما چکے تھے۔ علاوہ اس کے آپ کی والدہ ماجدہ کا بھی قریب چار برس ہونے تھے تب ان کا بھی انتقال ہوا۔ صرف آپکی کفالت آپ کے جد اکبر حضرت عبدالمطلب ہی کفیل رہے تھے۔ لہذا جب آپ کی عمر قریبا سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوئی باوجودیکہ عبدالمطلب کو آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر از حد فکر و دامنگیر ہوئی آپ کی کفالت میں اور اپنی عمر کے لحاظ سے۔

الغرض ایک روز آپ نے ابوطالب سے کہا اور مشورہ طلب ہوئے ایسی حالت اور اپنی عمر رسیدہ کی غرض سے اور اس قدر سے کہا کہ اے ابوطالب مجکو اس فرزند ارجمند کی فکر از حد دامنگیر ہے۔ گو ابھی یہ طفل صغیر سن ہے بلحاظ اس کے بے مادر اور بے پدر یتیم لسیر ہے۔ چونکہ اس بات کا مجکو بہت بڑا افسوس و تاسف ہے۔ اور اسی فکر میں شب و روز مبتلا ہوں۔ کاش میری عمر اس طفل کی تربیت تک وفا کرتی تو میں اس کی بخوبی تعلیم اور تربیت میں کوشش بلیغ کرتا۔ اور اس کی پرورش میں بخوبی خبرگیراں رہتا۔ مگر افسوس ہے اسی سبب سے مجبور ہو رہا ہوں۔ کہ اب میری زندگی کے دن پورے ہو چکے ہیں۔ میرے بعد اس طفل کی کون خبرداری غمخواری کرے گا۔ اور کون مثل اپنی اولاد کے اس کی نگہداشت کرسکتا ہے۔ لہذا مجکو اسی بات کا زیادہ تر اندیشہ رہا کرتا ہے یعنی کس سے اس کی نازبرداری ہوگی۔ اور کون اس کا ناز اٹھائے گا۔

الغرض تمام چچا آنجناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسجا موجود تھے اور سب نے کلام حضرت عبدالمطلب کا سنا۔ اور ہر ایک نے اپنا اپنا خیال ظاہر کیا۔ پہلے ابولہب نے عرض کیا کہ اے والدہ مہربان اگر مجکو اجازت دو میں اس کا کفیل بجان و دل سے ہونے کے لئے تیار ہوں۔ تب آپ نے درخواست پر فرمایا کہ البتہ تو مال و دولت کثیر رکھتا ہے مگر تو بہت ہی سنگدل ہے بیرحم ہے اور یتیم بچے اکثر محروم اور شکستہ دل مجروح خاطر ہوا کرتے ہیں۔ اور تھوڑے سے رنج و الم کے متحمل برداشت

نہیں ہوا کرتے شاید تجھسے کسی بات پر خاطر نازک اس یتیم کی آزردہ ہو۔ لیکن یہ شکستہ دل ہے اس کا رنجیدہ ہونا بہتر نہیں ہے۔ بعد اس کے حضرت امیر حمزہ نے مثل ابولہب کے کہا تب در جواب ان کے حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ ہاں تو کوئی اولاد نہیں رکھتا۔ با وجود یکہ اس یتیم کے رنج و غم سے کیونکر مطلع ہو سکتا ہے۔ اور بے تجکو اولاد سے کس طور آگاہی ہو سکتی ہے۔ اور کیا خبر ہو سکتی۔ یعنی یتیم کی پرورش غور پر داخت نہایت نازک امر ہے تو اس کی ...... برداشت نہ کر سکے گا۔

الغرض حضرت عباس نے درخواست ...... کی کہ اگر مجکو حکم ہو تو میں حاضر ہوں تو ان کو اسطور سے کہا کہ تو صاحب اولاد ہے۔ اور اولاد کثرت سے رکھتا ہے۔ یعنی اپنی اولاد کے ہوتے ہوئے اس یتیم بے مادر بے پدر کی غور پرداخت کیونکر کر سکتا ہے۔ پھر ابوطالب نے عرض کیا کہ گو میں مال و دولت اور کچھ سرمایہ نہیں رکھتا ہوں مگر مجکو لایق اس خدمت کے سمجھو تو فدوی بدل و جان سے حاضر ہے۔ کہا ہاں البتہ تو اس کا برابر کفیل ہو سکتا ہے۔ اور ضرور تو اس کام کے لایق ہے۔ مگر میں بھی اس بات کو آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں اور آپ کی خوشی اور رضا پر ہو سکتا ہے اور وہ جس کو منظور کریں یعنی وہ اس حالت میں مختار ہیں پس آنحضرت خواجہ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا اور تشریف لائے۔ تب عبدالمطلب نے آپ کو بہت ہی شفقت اور محبت سے اپنے قریب بلوایا اور آپ کو پیار کیا اور رو کر فرمایا۔ اے فرزند ارجمند دُرِ یتیم و لعل درخشاں خورسند نکلیم میں تیری داغ یتیمی و بیکسی کو لیکر اس جہاں سے رخصت ہوتا ہوں۔ باوجود اس کے یہ تمام تیرے چچا واسطے تیرے پرورش اور کفالت کے موجود ہیں اور یہ سب کے سب تیری پرورش پر آمادہ ہیں۔ پس ان میں سے جس کو تو چاہے قبول کر تجکو اختیار ہے۔ جس سے تو راضی ہو وہ مجھے بھی منظور ہے۔ میرے سامنے ان میں سے تو کسی کو ایک قبول کر تاکہ میں ان کو تیرے متعلق کچھ وصیت کر دوں

الغرض آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ...... ابوطالب کے زانوں پر بخوشی خاطر جا کر بیٹھ گئے۔ یہ واقعہ دیکھکر عبدالمطلب بہت روئے اور کہا کہ اے ابوطالب یہ فرزند ارجمند دلبند دل شکستہ اور خاطر پریشان بے مادر و پدر بیکس ہے اس نے ماں باپ کی لذت و پیار نہیں دیکھا اور نہ جانا .... اور نہ شفقت مادری سے کسیطور آگاہ ہے۔ لہذا غمخواری اور دلداری اس دُرِ یتیم کی بہر حال تجھپر لازم و ملزوم ہے اور ہر حالت میں اوس کی خبرداری تجھپر واجب ہے۔ خبردار اس دُرِ یکتا سے غافل نہ ہونا

الغرض آنجناب تقدس مآب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابوطالب کمال مہربان تھے اور نہایت محبت و

الفت سے آپکی پرورش کرنے اور فرطِ شوق ذوق میں اکثر کہا کرتے تھے۔

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین — مصطفی ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بسلسلہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

مرحبا اے مرحبا تاج الوریٰ
کرتا ہوں شکر خدا میں ہر گھڑی
شمع احمد پر فدا پروانہ وار
تھی وصیت جو پدر کی کی ادا
دیکھ تو ظاہر ہی یہ نور نبی
نور احمدؐ سی تو سب عالم بنا
نور وہ گر جملہ آدم میں گیا
جان لے اسبا تکو ای مدعی
الغرض خود کی نہیں قسمت ہوئی

مرحبا اے مرحبا خیر الوریٰ
جان و دل سے ہوں نثار احمدی
رات دن ہوتی رہی صدقے نثار
چاہیئے دل سے حضرت کو سوا
صورت آدم میں صورت حق کی تھی
کیسے نور احمدؐ کا آدم میں کیا
کیسے بار عالم کا آدم میں کہا
نور کی تقسیم کیوں ہوتی رہی
ہی حقیقت مصطفیٰ کی نور کی
اسرار الحق ہی راز باطن کا بیاں

مرحبا اے تاج فخر مصطفیٰ
تھی خوشی احمدؐ کی سب کو نظر
تھے مددگار اور خبردار آپکے
نہ جدا رکھتے وہ حضرت کو کبھو
غور کر کے معترض ہوتا راز
جز کل اسقدر اگر سمائے
نور احمدؐ کیسے آدم کو ملا
وہ نہیں قسمت پذیر اہی بسیط
دیکھ خط نقطہ کے اندر ہی نہاں
جو لکھا میلاد غربت فی درجہاں

مرحبا اے صاحب عرش العلا
پرورش کرنے لگے مثل پدر
تھی بہر حالت شفقت آپ پہ
ہر جگہ رکھتے تھے اپنے روبرو
منتقل یہ نور احمد کیوں ہوا
بحر اک قطرہ میں دیکھ کیسے آئے
پایا کیسے دم کو تو آدم بنا
تیری کم فہمی ہی کل شیٔ محیط
ظاہر نقطہ میں ہی دریا نہاں

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین — مصطفی ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

حقیقت محمدؐ کو تو نے جانا کیا پہچانا
سراپا جلوۂ حق نورِ ذات نور احمدؐ ہے
خدا نے نورِ احمدؐ کو بنا کر جسم کا پردہ
رکھا لاشکل آدم میں فرشتوں نے کیا سجدہ
الستُ کی صدا سنکر کہا قالو بلیٰ سب نے
سنا روحوں نے بسلم کان سے آواز غیبی کو
احمدؐ کو بخودی سے دیکھ لے تو شکل احمدؐ میں
ظہور نور احمدؐ سے ہوئی سب خلق کی کثرت
پتا سے نتیجے احمدؐ سے کہ کیسا جسم میں آیا
بسیط ہے وہ نہیں قسمت پذیرا دیکھ تو اسکو
ازو سے تو ظاہر احمدؐ سے ہوئی خلق کی کثرت
یہی اسرار الحق اسرار احمدؐ ہے جو ظاہر کر

خدا کو تو نے کیا جانا محمدؐ کو کیا پہچانا
بشر کی شکل و صورت میں اسے جانا کیا پہچانا
رکھا دنیا میں تیرسٹھ سال اسے جانا کیا پہچانا
یہ سر عشق کو ابلیس نے جانا نہ پہچانا ۲
کیا مخلوق میں ظاہر اسے جانا نہ پہچانا
کہا ہر سب نے یہ ملکر تجھے جانا و پہچانا
محمدؐ کو خودی سے آپنے اب جانا کیا پہچانا
تو اپنے خود کو کیا جانا خدا کو کیا پہچانا ۲
سمایا قطرہ میں دریا اسے جانا کیا پہچانا
تری کج فہمی سے اس کو بتا جانا کیا پہچانا
وہی ہے کل شئی ذات اسے جانا کیا پہچانا
ہوا پردہ یہ آدم کا اسے جانا کیا پہچانا

بسیط ہے حسن احمدؐ کا نظر ہے حسن غربت میں
یہ ہے شیدائے الفت کا اسے جانا کیا پہچانا

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین   مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین
نہ بھیجا اے رب مرے درود و سلام   برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

دربیان نبوت و مذکور عقد خوانی حضرت خدیجۃ الکبریٰ از حضور صلی اللہ علیہ وسلم و واقعات عجیبہ

روایت ہے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے ابو طالب کو بہت خیر و برکت اور خرمی حاصل ہوئی۔ الغرض انہی ایام میں عرب میں سخت قحط پڑا مگر آپ کی دعا کی برکت سے ملک عرب کے سر سے یہ بلا دفع ہوئی۔ یعنی خوب پانی برسا اور خلق خدا قحط کی بلا و آفت سے بچی۔

جب آپ کی عمر ۱۲ برس کی ہوئی تو ایک روز حضرت ابو طالب کا ارادہ سفر کا واسطے تجارت کے ہوا اور سفر کی تیاری کر کے چلنے کا ارادہ کیا۔ اتنے میں آنجناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر ابو طالب کے اونٹ کی مہار پکڑ کر فرمایا کہ آپ مجکو یہاں پر چھوڑ کر کس کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ چونکہ میں ایک طفل یتیم بے مادر و پدر نہایت شکستہ دل اور خستہ حالت ہوں۔ حضرت ابو طالب نے اس بات کو سنا تو ان کو بہت ملال ہوا۔ اسی وقت انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر سوار کر لیا۔ اور اپنے ہمراہ لے چلے۔

الغرض منزل بمنزل کوچ و مقام کر کے شہر بصرہ میں داخل ہوئے۔ اس شہر میں ایک سن رسیدہ کاہن رہتا تھا۔ بڑا فاضل قوم نصاریٰ سے تھا۔ جب اوس نے آپ کو دیکھا تو ابو طالب کو بلا کر کہا کہ یہ پسر نبی آخر زماں رسول مکرم فخر عالم نبی آدم خاتم الانبیا مالک دوسرا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیمثال باکمال ہوگا۔ چنانچہ ان کے اوصاف تمام ہماری اگلی کتابوں میں موجود ہیں۔ اور میں نے اون کو بخوبی پڑھا ہے۔ اس لئے میں تمہیں ایک صلاح دیتا ہوں کہ ان کو اس قدر سے ملک بملک تن تنہا لیکر نہ پھرو۔ چونکہ دشمنوں کا خوف ان کو از حد ہے اور ان کے ہزاروں دشمن ہوں گے۔ مبادا ان میں سے کوئی ان کو ضرر یا نقصان پہنچائے۔ اور خاطر اقدس پر ملول ہو ہو جائے۔ کیونکہ وہ تمام ان کی مخالفت میں شب و روز سر گرداں ہیں اور اون کو کسی قسم کا صدمہ پہونچاویں۔ چونکہ اس کی نسبت بہت بڑا اندیشہ ہوتا ہے۔ بہر حالت ان کو بچائے رکھنا دشمنوں سے

جب اس حالت کو حضرت ابوطالب نے سنا تو فوراً اپنی تجارت کا سامان فروخت کر کے بہت جلد مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

یہاں پہنچ کر چند برس بعد حضرت ابوطالب کو آپ کے نکاح کی فکر دامنگیر ہوئی اور آپ نے اپنی ہمشیرہ عاتکہ سے اس امر میں مشورہ طلب کیا۔ تب عاتکہ نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے مال کو لیکر شام کی طرف لیجاویں۔ تو از حد منافع ہوگا۔ اور بعد اس کے کچھ نکاح کی تجویز ہو۔

الغرض عاتکہ نے خدیجۃ الکبریٰ سے جاکر تمام احوال بیان کیا۔ اور وہ تجارت کرنے پر راضی ہوئیں پھر خدیجہ نے اپنے غلام میسرا کے ہمراہ حضرت کو طرف شام کے روانہ کیا۔ اور چلتے وقت اس کو چند امورات پر نظر رکھنے کے لئے اشارہ کر دیا۔ کہ اون کی حالت پر بخوبی نظر رکھنا۔ چنانچہ آپ کو حضرت خدیجہ کبریٰ نے دیکھا تو ان کو آپ سے دلی محبت پیدا ہو گئی۔

الغرض شام سے جب آپ واپس آئے تو اس تجارت اور سفر میں بہت سا منافع حاصل ہوا۔ اس اثنا میں جب خدیجہ کبریٰ نے اپنے غلام سے سفر کے تمام حالات اور بالخصوص اُن باتوں کو دریافت کیا جن پر نظر رکھنے کے لئے اس سے تاکید کر دی تھی۔ غلام نے جو جو واقعات اور باتیں ملاحظہ کیں تھیں۔ عرض کیا۔ جس کو سُنکر حضرت خدیجہ کبریٰ نہایت مسرور اور شاد ہوئیں۔ جب آپ کی عمر شریف پچیس برس کی ہوئی اس حالت میں خدیجہ کبریٰ سے آپ کا نکاح ہوا۔ اور نبوت کا وقت قریب آ پہنچا۔ تب خواجۂ عالم رویا میں بہت سے واقعات دیکھنے لگے۔ اور جو خواب آپ دیکھتے وہی ظاہر ظور میں بھی ہوتا۔ یعنی آپ پر عالم خواب اور بیداری دونوں حالت برابر ہو گئی۔ باوجود اس کے آپ غار حرا میں اکثر تشریف لیجایا کرتے تھے۔ اور وہیں عبادت الٰہی میں مصروف اور مشغول رہا کرتے تھے۔ اب آپ کو نبوت کے آشکار انشان معلوم ہوا کرتے تھے یعنی آپ جس قدر چلا فرماتے تھے آپکی درجات بڑھتے جاتے تھے جب کسی درخت کے قریب گذر ہوتا تو اس درخت سے سلام علیک یا رسول اللہ کی صدا بلند ہوا کرتی تھی۔

الغرض اسیقدر غار حرا میں تاریخ آٹھویں ربیع الاوّل شب دوشنبہ کے روز حضرت جبرئیل امین نے اقرا باسم ربک اللذی مالم یعلم تک پڑھایا۔ اور بعد تیس برس کے سورہ یا ایہا اللذی نازل ہوئی۔ اور آنجناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل نبوت مرحمت وعنایت ہوئی۔ اور دور اسلام کا شروع ہوا۔ پہلے عورتوں میں سے ام المومنین حضرت خدیجہ کبریٰ ایمان لائیں۔ اور مردوں میں سے حضرت

ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے۔ اور بچوں میں سے حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب حضرت علی حیدر ابن ابی طالب نے ایمان کو حاصل کیا اور غلاموں میں سے حضرت بلال حبشی مشرف باسلام ہوئے۔ اور موالیوں سے حضرت زید بن حارث ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے۔ بعد ان کے ایمان کی دولت سے حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلٰہ و زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ادقاس علبی عبد اللہ اور سعد وغیرہ وغیرہ نے ایمان کی دولت کو حاصل کیا یعنی انھوں نے دولت اسلام سے سرفرازی حاصل کی اللھم زو فزد۔

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین

بھیج اسے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

شام سے واپس ہوئے جب مصطفیٰ
اور تجارت میں ہوا جو فائدہ

سب عجائب اور غرایب کو کہا
خوش میسرا پر خدیجہ ہو رہی ہیں

جلوۂ عشق نبی غلبہ کیا
صورتیں حسن رکھیں عورتیں

برعکس اس جا پہ دیکھا معاملہ
کیا لکھوں ہیں بھید ایسا سا ہیں

مصطفیٰ کو جانا تو پہچانا خدا
حال سب ظاہر میسرا نے کیا

آپ کی حالت جو دیکھی سب کہا
تھا جو اعجاز نبی سب کہہ دیا

کردیا آزاد اس کو پھر وہیں
وصل کے پیغام کا ساماں ہوا

عاشقوں کی شکل رکھیں مردہیں
طالب مطلوب پر شیدا ہوا

ہے مقابل کون رب اللعالمین
ہیں حبیب اللہ محبوب علا

عاشق اور معشوق ہوتا ہی حبیب
وصف احمد مجتبےٰ کا ہے عجیب

نور احمد حسنِ عشق پر جوش ہے
کون حبیب اللہ اسے جا دیکھلے

کر رکھا حق دوست حبیب اللہ کو
جان دو ہیں ایک قالب رکھا و

حسن ہیں دو میم احد احمد ایک
عاشق و معشوق دونوں ہیں یکہہ

بلکہ اُمت کے تمامی اولیاء
ہیں کبھی عاشق کبھی معشوق اللہ

الغرض عاشق خدیجہ ہو گئیں
خود بخود حضرت پہ شیدا ہو گئیں

رمز ہے اسرار الحق ستر خدا
عاشق و معشوق کا ہے معاملہ

غور کر سلے اب سخن غربت کی تو
ہے مضامینِ سخن با ناز کو

سلوا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین

بھیج اے رب مرے درود سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مُدام

قصیدہ اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

صلی علیٰ کیا نور ہویدا ہے آپ کا
ثانی نہیں ہے دونوں جہاں میں جناب کا

کیا صورت زیبا ہے ضیاءِ رخ روشن
روشن ہوا ہے حسن شہ انتخاب کا

سب حسن ان حسینوں میں غالب ہی آپ کا
پایا ہے حوروں نے بھی حصہ جناب کا

عالم میں ہے ظہور ترے حسن کا تمام
پرتو پڑا ہے جب سے رسالت مآب کا

طفلی میں زیب حسن جوانی میں دلبری
جلوہ ہر اک جگہ ہے اسی ماہتاب کا

حور و جناں ہیں جس کے فدا حسن و شکل پر
ہے عاشقوں میں شور اسی آفتاب کا

شیدا ہوئی زلیخا جسے دیکھ خواب میں
وہ حسن ہے یگانہ کیا گردوں جناب کا

نورِ خدا ہے حسن کے عالم میں جلوہ گر
ہے ذاتِ حق سے پردۂ عالم نقاب کا

اسرار الحق ہے سرِ خدا حسن ولاجواب
خوبت نے عشق و حسن میں دیکھا حجاب کا

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الّا رحمت اللعالمین

بھیج اسے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اس پہ مدام

وصفِ حضور محبوبِ عالم احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پس صلوات طیبات اوس ذاتِ پاک صاحب لولاک باعث کل کائنات جملہ موجودات ستودہ صفات اشرف المخلوقات خضر راہ شریعت پیشوائے طریقت مقتدائے سرحقیقت کیا۔ رسول نبی مقبول سید پاک صاحب ادراک مکانِ لامکاں سلطانِ دوجہاں بے پرواہ بہترین عالم برگزید نوح بنی آدم سر حلقۂ اولین خاتم المرسلین شفیع المذنبین وما ارسلنٰک الا رحمت اللعالمین صدر نشین طٰہٰ و یٰسین بوستانِ ریاحین عالم علم اولین و آخرین شہنشاہ ہفت اقلیم کنت کنزًا مخفیًا بنبیا و ادم المساء والطین وشانہ گیسو واللیل اذا یغشٰی رونقِ صورت والضحٰی اذا سجٰی مرتبہ وان ولسوف ۔۔۔ یعطک ربک فترضٰی ۔ سزاوار خاتم الانبیاء معجز نمائی فترب الساعۃ ان شق القمر وحد بہجت انا اعطینٰک الکوثر سہر لولاک لما ن گل بوستاں ان ہو الا وحی توحی مخزا ارض و سما عروج کنندہ سبحان اللذی لیسرٰی بلبل نغمہ سنج وما ینطق عن الہدیٰ بعبارتِ چشم مازاغ البصر وما طغٰی مطلوب مقبول بارگاہ اللہ سرچ روان کلمہ لا الٰہ الا اللہ محرم رازِ فاوحٰی الیٰ واقف موافق حرم اذا اقصیٰ تاجدار لولاک لما زیبندہ او فی فتدلّٰی مسند نشیں مکان قاب قوسین خاقانِ دیوان بہ جمال یوسف مصر محبوبی کمال مرتبہ خوبی سالک مسالک سلک طوطی شکرستان صمدیت نورِ خدا عم الہدیٰ رہنما اتقیائے پیشوائے اولیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے پس آپ کے سبب کل جہان نمائش ہے

اور آدم کی پیدائش ہے۔ باوجودیکہ اسقدر اس کی شان ہے شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وہ تمام نبیوں کے سردار فخر دو عالم محبوب اعظم اس کی بلند اس کی شان ہے۔ آسمان اس کے آستانہ مبارک پر قربان ہے اور نعلین شریف اس محبوب بارگاہ لم یزلی کے تاج عرش بریں ہے اس کی محکوم زمین ہے اور ادنیٰ خدمتگار جبرئیل امین ہے لنگرخانہ بانٹنا میکائیل سے ہے اور عزرائیل اسکی رضا پر نثار ہے۔ اسرافیل اس کا غاشیہ بردار ہے۔ یعنی جس کا براق برق رفتار ایسا رہوار ہوا کہ بالائے نزد پروردگار اس کا گذار ہوا۔ اگر اس نور خدا انجم ہدیٰ عاشق صنم معشوق امم کا دنیا میں ظہور نہ ہوتا تو تا قیامت طریقہ بت پرستی بیت الحرم سے دور نہ ہوتا۔ اور اگر اس کا قدم خوش خرام زمین پر نہ آتا تو کار رسالت یونہی ناتمام رہجاتا۔ یعنے اس کی مشعل شمع شرع نے چراغ اسلام کا روشن کیا اور کفر کا اندھیرا داغ مٹا دیا۔ اور ایسی روشنی شمع رہبری کی دکھائی کہ راہ بھولوں کو راہ نجات ہاتھ آئی۔ یعنی بہشت اس کے دوستوں کی فرش گاہ ہے اور چشمۂ کوثر اس کے خادموں کی چاہ ہے یعنی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکھائے گا۔ طاعت کو گناہ پر رشک آئے گا اور غربت اس طور سے زبان پر لائے گا۔

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین	مصطفےٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

آئے جب دنیا میں حضرت مصطفےٰ	جلوہ فرماں جب ہوا وہ مہ لقا	دونوں عالم نور سے معمور ہو	کفر کی ظلمت جہاں سے دور ہو
دین کے نقارے تب بجنے لگے	اور پھریرے دین کے اڑنے لگے	صاف آلایش سے وہ ظاہر ہوئے	ظاہر و باطن پاک کیا اللہ نے
جسم اطہر شمع کے مانند تھا	پھر وہ نور مثل مہر و ماہ تھا	خانہ تا یک سب روشن ہوگئے	علم ہر ایک شے جو ایک ہی کو دیا

جبؐ نبی کی پچیس ۲۵ کی عمر شریف
عمر جب پہنچی برس چالیس کی
ہیں مراتب عمر کے چالیس سال
غارِ حرہ میں عبادت بیشتر
اور کہا اب پڑھو اے مصطفےٰ
آپ نے جب اس گھڑی اقرا پڑھا
تین تکلیں تھے وجہ جبرائیل
لرزاں تھا بدن روحی کا
باطنی نعمت کو ایسی ادلیا

حسن کا عالم بنایا لطیف
خواب میں آنے لگی گویا وحی
ہے یہی درجہ عمر کا باکمال
تھے عبادت کرتے اکثر رات بھر
آپ نے آیتیں کہکر تب پڑھا
تھا تمام اندام میں لرزا پڑا
انعکاسی تھے پہلے وہ جلیل
اور ترساں آگئے گھر احمدا
دیتے ہیں ایسی توجہ سے بجا
جان لی اسرار الحق کے راز کو

پڑگئی جسکی نظر قربان ہوا
یعنی مضغہ اور علقہ جنین
اس سبب سی برس میں چالیس کے
غارِ حرہ میں ہوئے نازل جبرئیل
جبرئیل نے تب بغل میں داب کر
اسقدر ہوتی توجہ صوفیاں
اتقاے تھی کسے جب دوسری
پس ملا تاج نبوت آپ کو
کہتے ہیں اسکو نظر دم خاص و عام
عزبت سمجھے کون نیاز و ناز کو

صورت تصویر وہ حیران ہوا
ہوگیا چالیس میں کامل یقین
دی نبوت آپکو اللہ نے
وحی لائی پاس وہ ربِ جلیل
تین بار اقرا پڑھایا خوب تر
تا اثر ہو روح پر اکثر میاں
اتحادی کو کیا پھر تیسری
اور خلعت دی رسالت آپکو
ہے تصرف روح کا یہ والسلام

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بعنوان مذکورہ بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص عزبت

عجب نیر نگئے جلوہ اپنا دکھلایا بنا صورت
گیا ہے طائرِ دل لوٹ میرا ناز پر تیرے
دکھا خواہش کو موسیٰ نے یہاں دیدار میں اسکی
مسیحا شوق میں اس کی فلک چارم پہ جا پہنچا
عجب منصور کی حالت رہی دیدار میں اسکے

قیامت میں بتادے گا تو کیا اپنی بنا صورت
یہی نقشہ قیامت کا رکھا کیا دیکھتا صورت
کیا بیخود جلایا طور کو اپنی بتا صورت
ہوا مریم کو تھا پیدا وہ روح اللہ بنا صورت
چڑھا جب دار پر وہ شوق کی حالت بنا صورت

مراتب کو قلندر کے جو پہنچی را رابعہ بصری
گیا تعظیم کو کعبہ قریب اس کے بنا صورت

زلیخا ہو گئی ششدر جو دیکھا خواب میں اسکو
پرستش وہ لگی کرنے اسی بت کی بنا صورت

پرستش کر کے بت ہندو کے کافر ہو گئی شیدا
یہ ہی حیرت عجب نقشہ بنایا یار کیا صورت

عجب تکرار کا موجب پڑا ہا شیخ و برہمن میں
حرم کو زاہد کیا چاہیں دیر کی کافر بنا صورت

عبادت کو ریا کاری سے سب نے شاد ہو کر
عجب حیرت عجب مورت بنایا یار کیا صورت

جہاں میں بت پرست ہو کر پرستگاہ میں آئے
اسی جا دیکھلے اگر ہے دیکھنا صورت

خودی اپنی مٹا کر دیکھ کر ہے اگر دیکھنا تجکو
ہر اک جا اسکا جلوہ ہے چھپاتا ہی تو کیا صورت

صفائی قلب کی یارو جہاں تک ہو سکے کر لو
مجاز صورت پرستی کا رکھا دستور کیا صورت

نہ ہوگا پاک جب تک آئینہ دل ترا زاہد
دکھاویگا بتا تو حشر میں مردار کیا صورت

تمنا روز محشر کی عبث رکھا گیا دل میں
یہ امید قیامت میں رکھا ہے یار کیا صورت

مراد معرفت کی کرلے حاصل ذات اپنی میں
یہ ہی اسرار الحق ہے یار اب کیا دیکھنا صورت

سبھوں نے قرب اپنا اپنا حاصل کرلیا غربت
پرستش اس صنم کی سب کریں تکرار کیا صورت

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
مصطفےٰ ماجا الا رحمت اللعالمین

بھیج اے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

ذکر حلیہ شریف یعنی سراپائے مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم در نثر عجیب و نکات غریب شمایل انتخاب تقدس مآب حلیہ شریف کا مختصر بیان تا بہ امکان کیا ہے

الحمد للہ کیسا آفتاب جہاں تاب حبیب مکرم محبوب عالم نیر فلک خوبی مطلع غیب سے نمودار ہوا کہ جس کے

جمال بیمثال لازوال باکمال مہتاب خوبی حسن محبوبی عجیب صفت صانع رب قدیر حسن بےنظیر باجمیل پر رب جلیل بھی عاشق و شیدائی ہوا۔

اللہ اللہ کیسا وہ حبیب محبوب روئے زیبائی آئینہ حسن حق نمائی آفتاب رخ ضیائی قمر تجلا سراپا پرضیا حسین پر صفا چہرۂ نورانی تمثیلات یزدانی مظہر نور رحمانی پر انوار حقانی ملاحت جان عالم امکان صباحت الطاف اور لطافت صافات میں غیرت خورشید درخشان سیاست ماہ تابان سر مبارک بدرجۂ اعتدال محرم محرم موجودات فخر کائنات باقتضاء کمال اور موئے مبارک بالکل سیدھے نہایت ملائم پیچیدہ سر تا سر ہموار نہایت القدر امرار گیسوئے معنبر تازہ ترا و زرینہ گوش گاہے بگوش گاہے بدوش جس کی ملائمی سے ہوجائے بیہوش پیشانی مخمور ضیائے نور قدرت رب غفور حسن میں چور غارت گر صبر و شکیب۔ اور بیاض چشم پر سرخ ڈورے رام دل فروش بدو ل اور آنکھیں سرمگیں آہوئے رم باحیا پرستم۔ قتال عاشق باحسن حسین اور مژگان سیاہ خونریزی گواہ۔ شراب عشق میں چشمان مبارک مست بادہ الست رہا کرتی۔ اور بار بار کہا کرتیں بیت۔

مقابل نہیں ہیں آہوئے رم نہیں آنکھیں یہ فتنہ جادوئے لم

کثرت حیاسے اکثر نیچی نگاہ رہا کرتی تھیں اللہ اللہ کیا شان یکتائی تھی۔ بینی نازک زیبائے حسن کی ناک بلند مرتفع نہایت خوش قطع با گوش حق نیوش .... نہایت پر اسلوب قدرت محبوب از حد عمدہ بہتر و خوب آئینہ پر صفا رخسار برابر ہموار آب و تاب میں مثل ماہتاب تھے بدل خوش دل شمس الضحی دونوں گواہ لعل رنگ مثل گلاب ہم رنگ رخسار گونہ سرخ گونہ سفید ملاحت صباحت آمیز گندم گوں نہایت حسن و خیز اور لبہائے شیریں و نمکیں بہ سرخی آمیز لطیف بہ حسن خیز اعجاز نما عجیب تا زیبائے سر سبز مقرا اور قرآن و ہاں شیریں شریف بغایت لطیف کشادہ اور دندان ہموار مثل موتی آبدار پر انوار ریزدان مثل لالہائے بہار درخشاں یعنی کبھی آپ تبسم فرماتے تو عکس دندان مبارک کے نور کا پرتو دیوار و در تمام روشن ہوا کرتا۔ اور چاہ ذقن مثل قمر روشن پاک لولاک وہ بیاض گردن برنگ نقرہ بالطیف بلند رعنائی بہ حسن یکتائی شانہ بزرگ پر گوشت مثال ماہی پشت ہر عضو معطر اور بغل مثل بے بدل و دست رشک حریر زیبا کف دست پرضیائے غیرت ید بیضا و ہی اور شانہائے مبارک با صنعت قدرت دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت خاتم رسالت پر دلیل اور پشت روشن نہایت شفاف پس پشت و یکساں مشاہدہ فرماتے اور شکم مبارک

تہی جو وہ سید ہی الف جیسی کہڑی
تہا دہن شیریں وہ بہتر آپکا
آپکی مہر نبوت پر نسب
تہا الم نشرح اک گنج نہاں
ہاتہہ لٹکتے تابہ زانو تہے سدے
اسلئے سایہ نہ حضرت کا پڑا
تہا پسینہ آپکا خوشبو بہرا
تہے سراپا آپ گویا راز حق
عاشقوں کے عشق کا انجام ہی
رازداں اسکا یہاں پر جوش ہے

تہا تبسم وہ ہن پر اور تہی ہنسی
کہارا پانی چاہ کا میٹہا کیا
جسکے تارے سے زیادہ پہنچا
تہا امانت عالم وحدت عیاں
اور تہے وہ ساق پیدا یہی کہرے
کسقدر سایہ ہو بتلا جان کا
کوچہ و بازار سب تہا بسا
جانتا کوئی نہ تہا اسرار حق
عامیوں کی عقل ناقص خام ہے
سر معشوق عاشق بیہوش ہے
ہے لکہا غربت سخن یا معرفت

لب سرخ تہے دانت تہے ہیرے
اسقدر گردن تہی حضرت کی لطیف
سبز رگ دکہتی تہا پر اسرا ہے
تہا ملایم جسم اطہر آپ کا
تہا کاہی جسم انکا نور کا
آئینہ تہا جسم اطہر زر سا
جس گلی کو سے کہیں ہوتا تہا گذر
انکہیں کس کے ہیں اسے جا معرفت
حسن عاشق عشق معشوق کی ہے
خوش ہے سر حسن سے اسرار حق
سے مضامین سخن با کیفیت

ڈبیہ یاقوت کو ہے سے بہر
چاند فق تہا نور اسکے کیف
معرفت کے لیے پر انوار سے
سر لبسر تہا حسن پر یکتا تہا
شعلہ شمع تہا کا نور سا
کسطرح ہوتا ہے سایہ شمع کا
تہا مہکتا مشک سے وہ سربسر
عشق صادق ہی کرے پیدا وہ صفت
حبیب محبوب عشق مجذوب کی ہے
حسن فی انی راز ہے انوار الحق

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　　مصطفےٰ ما جاء اللہ رحمت اللعالمین

بہیج اے رب مرے درود و سلام　　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بعنوان مذکورہ بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

کیا جسم پاک اطہر ہے آئینہ حق نمائی کا
کہ جسمیں سالکوں نے نقشہ دیکہا ہے خدائی کا

ہوا ظاہر محمد جلوہ آرا رونق افروزی
دکہایا ساری خلقت کو یہ حسن مصطفائی کا

سراپا اس قد رعنا کا اسے کیا اللہ جاوے
کہ شہرہ چرخ پر حور و پری میں ہے تسکی صفائی کا

سیہ ابروے مشکیں اور ابروے کماں وارد
عجب ہیں بلند اسلوب چہرہ خوش نمائی کا

لب شیریں دہن غنچہ مثال دنداں گوہر سرا و — صراحی دار گردن سینہ بے کینہ صفائی کا
عجب چیتون ہے بانکی اور جبیں شب پوشیدہ — مثال نرگس مخمور ہے دیدہ رسائی کا
کروں کیا وصف میں بیدم نبی کے ابرو کی — شبیہ ہول ہجا دیگا ہیں وہ وائی ادائی کا
کروں کیونکہ میں اشعار میں تعریف حضرت کی — ہوا ہیں مدح خواں اس حبیب کبریائی کا
ہوا ہے طالع اقبال میرا تپ رخ پر روشن — زیارت سے مشرف ہو گیا ہوں نور خدائی کا
مری حالت اسی شاہ زمن پر خوب روشن ہے — اوسی کو ہے خبر میری محبت پارسائی کا
خدا شاہد ہے وہ بیمثل ہے ساری خدائی میں — چلن سیکھا ہے جس نے عالم کی شفائی کا
خیال میرا بلند پرواز ہو پہنچا جب عالم علیین — کیا سجدہ کو اسفل میں ارادہ جبہ سائی کا
پیا اسرار الحق غربت جو تونے ساغر الفت — کیا کیا وصف احمد کو ترا طالع رسائی کا

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین — مصطفٰے ما جاء الا رحمت للعالمین
بھیج لے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

بیان معراج شریف حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم و نکات عجیبہ

راویان شیریں کلام و ماہران نیک انجام اسطرح بیان فرماتے ہیں واقعات معراج کو اسطور سے رقم و تحریر کرتے ہیں۔ اے طالبان عنایت احمدی والے شیفتگان رسے محمدی اے معرفت خدمتگاران ذو لیلا بھوری اے جاں نثاران خواہش شفاعت محمودی سب سے افضل ترین حالات اور مقامات و بزرگ ترین درجات اور نکات معراج مبارک کا بیان ہے۔ یعنی سید الاولیا سند الاصفیا برگزیدہ عالم شفیع عالم احمد مجتبٰی محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہویں برس نبوت کے مراتب کمال لایزال سے معراج شریف کا مرتبہ عنایت ہوا۔ چنانچہ ارباب تواریخ اور احباب مفسرین اسمیں عجیب و غریب لطایف اور نکات باموزوں

ہر ایک عالم میں ہر اک رنگ ہے
عشق بازوں کو کیا سب تنگ ہے

عشق کو سر بہ وصل کب تسکین ہو
پس بلایا اپنے گھر محبوب کو

ایک نکتہ مجکو یاد آیا ہے اور
وصل محبوب میں کہتا کرا غور

کسطرح دریا ایک کوزے میں سمائے
بحر کیونکر ایک کوزے میں سمائے

خلق سب کہتی ہے معراج نبی
کسقدر وہ جسم سے ظاہر ہوئی

سارا عالم کہہ رہا معراج نبی
جسم سے بر آسمان ظاہر ہوئی

نور ہے احمدؐ کا کل جسم جہاں
اور ہے جسم نبی مانند جاں

ایک شب تھے خواب راحت میں نبی
وارد ہوئے جبرئیل بحکم ربی

ہمکو بھیجا حق نے سو فی کیلئے
یا شفاعت عذر امت کیلئے

نظر کی اعمال امت کو تو سب
ہو گئے اندوہگیں امی لقب

التجا کرتے تھے یا رب بخش تو
امت عاصی کو گناہگار و نکو تو

پھرتے تھے ہو کر ہراساں سمت سو
پوچھتے تھے ہر کسی سے آپکو

سب رسولوں کو یہی تعلیم ہے
سر رضائے حق پس تسلیم ہے

موتو وا اسرار الحق ہے راز حسن
مصطفیٰ کا راز ہے سر حسن

حسن پر اس عشق کے آ جوش ہے
سب اٹھائیں عشق بازی کے

معشوقوں بھیجے عاشق بار
پاس بلواتے ہیں کرکے گروف

صوفیو دیکھو تو جسم آدمی
کیسے فلک سے زمین پر آیا صحیح

کوزہ میں دریا سما سکتا نہیں
جز زمیں کل ہرگاہ آ سکتا نہیں

سیر باطن کو کے احمدؐ کی ہوئی
ظاہرا معراج وہ احمدؐ کی تھی

دیکھ جسم جز پردہ خبر ہی کیا
نور کلی جسم سے اندر بت کیا

جسم عالم میں رکھے ہی سیر جاں
اسقدر معراج کی ہے راز جاں

ہے سلام حق تمہارے رسول
حق نے فرمایا ہے است احمد رسول

امت کی اعمالوں کو جا دیکھلو
واقفیت تاکہ ان کی اعمالوں کی ہو

غار حرہ میں گئے تب آنجناب
کرکے سجدہ رو تو حضرت بیحساب

الغرض اصحاب ہو کر بیحواس
جستجو کرنے لگے سب آس پاس

بھید احمدؐ کا ہے اسپا میاں
بھید اسکا کب کسی پر ہو عیاں

شرع کی لاٹھی سے خوف انکو ہے
لے چراگاہ جناں کی رہرو

غربت اسکا بھید نہ ہرگز کھلا
احد اور احمدؐ میں کیا ہے معاملہ

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین

بھیج اے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بعنوان بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

کیا لکھے گا وصف تیرا سرور عالم یہاں
ہے ثنا خواں ہر پیغمبر سے تا خالق عالم یہاں

نام تیرا اللہ اللہ کیا عزیز خلق ہے
مدح تیری خوب اعلیٰ سے اعلیٰ صفت ہے
سب بجا تکو اگر سلطان دوران ہم کہیں
ابروے اطہر کا مجکو خیال ہو تا اگر
سو بھی مجکو خوب اپنی شادمانی آخرت
حال کیا ہوتا ہمارا ہم نہ ہوتے امتی
اے فرشتو گور میں بھی ورد ہے نام نبی
عارضی اسرار الحق اسرار کی ہستی میری
دیکھو تو غربت اب اپنا خرمن عصیاں بہا

پڑھ رہا ہے کلمہ تیرا دیکھہ اک عالم یہاں
کسطرح سے ہو رتم ادنی سے ادنیٰ کم یہاں
تابع فرمان ہے تمام عالم ترا ہر دم یہاں
سجدہ کرلیتا ہوں میں محراب کعبہ خم یہاں
وصف میں لکھتا ہوں میں قصیدہ پر غم یہاں
ہرگز حاصل جیتے جی تھا گر نہ ہوتے تم یہاں
کیا بتاؤں کون ہوں کیوں شاد تھا پر غم یہاں
دم کی دم میں شادمانی اور نہ کچھ غم یہاں
سہے یہی دریائے رحمت دیدۂ پرنم یہاں

سلمو تسلیما بل صلو علی الصدر الامین
مصطفیٰ یا جاء الا رحمت للعالمین
بھیج اے رب اس پر درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصہ چرواہا اور حالت بیقراری اصحاب رسول فراق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں

روایت ہے کہ اتنے میں اُن کو ایک چرواہا نظر پڑا یعنی وے سب کے سب اس کی طرف جا کر داخل ہوئے۔ اور اُس چرواہے سے کہا کہ اے چرواہے تجھکو کچھہ ہمارے چرواہے کی بھی خبر ہے کہ نام پاک ان کا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہم اون کی تلاش میں حیران سرگردان دشت کوہ و بیابان میں پریشان بحالت خستہ اور خاطر ملول پھر رہے ہیں تب اوس چرواہے نے اون کی حالت دیکھکر اور کیفیت سنکر کہا۔ کہ مجکو یہ خبر نہیں ہے کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ ایک شخص اس غار تیرہ و تاریک میں دن رات نالان اور شور و بکا کرتا ہے

اور اوس کی آواز سے یا امتی امتی کی پیہم صدائیں آرہی ہیں اور اس درد ناک آواز سے ملائکہ تمام
چرند اور پرند اس جنگل کے عاجز اور متاثر پریشان ہوکر حیرانی سے باہم دگر ... پس جس وقت اس صدا
خبر کو اس کی زبانی سنکر سب کے سب جانب مزار کے دوڑے اور اوس مزار پر ... جا کر دیکھا تو سید
ابرار دو عالم کے سردار حضرت رسول پروردگار ... سر بسجود ہوکر بے اختیار زار زار رو رہے
متصل آپ کے رواں آنسو بہا رہے ہیں یہاں تک کہ تمام ریش مبارک تمام آنسوؤں سے تر ہو رہی ہے
پس جب اس حالت کو تمام اصحاب کبار رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو نہایت افسردہ دل پریشان خاطر ہوکر
پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے دست بستہ عرض کیا کہ اے شفیع المذنبین اکرم محبوب
خاتم سید الانبیا سید الاصفیا آپ امت عاصی کا کچھ غم و الم نہ فرمایئے۔ ہم نے جتنی عبادات اور نیکیاں
کی ہیں وہ سب کی سب آپ کی امت کو بخشی یعنی آپ سجدہ سے سر مبارک کو اوٹھایئے اور اپنی امت
کا غم نہ کھایئے۔ اور ہم لاچاروں غمزدوں کو اپنا جمال بے مثال باکمال دکھایئے اور حسن لطافت
آمیز سے ہم ہجرت زدوں کو سرفراز فرمایئے۔

الغرض حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اسیقدر سے کہا اور عثمان بن عفان رضی اللہ
تعالی عنہ نے بھی اسی قدر سے کہا اور حضرت اسد اللہ غالب علی حیدر ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے
بھی اسیقدر سے فرمایا۔ یعنی سب نے آپ کی امت کو عبادتیں اور اپنی اپنی ریاضتیں محنتیں بخشیں۔
مگر در جواب اس کے آنحضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے یاران مددگار
شفیق بر حال زار یہ بات محمد کے درد دل کے واسطے دوا نہیں ہو سکتی چنانچہ آپ نے کسی کی بھی
التجا قبول نہ کی تب تو لاچار ہوکر سب نے سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بلوایا۔
چنانچہ وہ بھی بذات خود تشریف لائیں اور پدر بزرگوار کی یہ حالت دیکھکر نہایت بیقرار و پریشان
ہوئیں اور حضور کی خدمت اقدس میں یوں عرض پیرا ہوئیں کہ اے بابا جان فاطمہ کی جان
قربان ذرہ سجدے سے سر مبارک اوٹھایئے اور اپنی امت عاصی کا کچھ بھی غم نہ فرمایئے
اور ان کے اعمالوں پر نظر نہ کیجئے۔ یعنی بروز قیامت کے آپ کی امت عاصی کے اعمالوں کو میزان
اپنے حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے زہر آلودہ پیراہن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے خون آلودہ
پیراہن سے تولوں گی۔ اگر یہ بھی کفایت نہ کرے گا تو اپنے بالوں کو کاٹ کر ترازو سے میزان پر سے
گنہگاران امت کے کافی ہیں۔

اللہ اللہ کیا مقام غور طلب ہے ہم گنہگاروں کے لئے کہ ہم خطا واروں کے باعث کیا کیا سختیاں اور آفت ریاضت اور عبادت اور ہم نابکاران سیاہ کاران بدکاران امت کے لئے آنجناب حضرت محمدؐ مصطفےٰ احمدؐ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یار اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی صاحبزادی سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شفیع گناہگاران امت اور عاصیوں کی مہر الفت شفقت نازبرداری کے اٹھانے والے اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت محمدؐ مصطفےٰ احمدؐ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے اصحابوں کو اور صاحبزادی کو بدل وجان منظور تھی اسی قدر سے آپکی صاحبزادی کو بھی ہم سیاہ کاروں کی غمخواری اور پاسداری ملحوظ خاطر تھی۔

سلوا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفےٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری ہرہا پوری متخلص بہ غربت

امت عاصی کے دیکھ اعمالو نکو
اس قدر فرمایا ہو کر ملتجی
اسقدر احوال تھا اسجا احمدؐ کا
نام ہے اُن کا احمدؐ مصطفےٰ
اوس کا ہر گریہ و نالہ اسقدر
ملکے سب اصحابوں نے تب عرض کی
سُن کے احمدؐ نے کہا اے یار و اب
آئیں بی بی فاطمہؓ جب اُس جگہہ
بدلے اعمالوں کے امت کو دیے

کرتے تھے رو رو مناجات حق سے وہ
رب میری تو بخشدے امت سبھی
نہ دیکھے اصحابوں نے جستجو کیا
تو نے گر دیکھا ہو جلدی سے بتا
امتی یا امتی کا شور و شر
غم نہ کیجئے آپ اپنی امت کا نبیؐ
ہے نہیں یہ درد دل کا کافی سبب
بیقرار ہو یا ہے بولیں وے
حشر میں تو ہونگی میزان سے

غار حرہ میں جاکر مصطفےٰ
تجھ سوا کوئی نہیں فریاد رس
چرواہے کو دیکھکر یوں عرض کی
بولا اوس نے میں نہ احمدؐ جانتا
سنکے سب اصحاب جا پہونچے وہاں
ہمنے اپنی ہر عبادت کا ثواب
مشورت کر پھر سب نے مجبور ہو
غم نہ امت کا کرو اے بابا جان
پھیر من زہر آلودہ حسنؑ کا بجا

سر برہنہ ہوکے جا سجدہ کیا
کرتا ہوں فریاد تجھسے میں داد رس
ہے خبر تجھکو ہمارے چرواہے کی
ہے مگر اک شخص حرہ میں پڑا
سجدہ میں احمدؐ تھے اور آنسو رواں
آپکی امت کو بخشتا ہے جناب
فاطمہ زہرہ کو بلوایا خدا نے وہ
آپ پر سے فاطمہ کی جان قربان
اور میرے حسینؑ شہید کربلا

گر نہو پورا تو بال اسنپے کتر
اور دیکھو فاطمہ زہرا کا حال
سب گنہگاروں کی غمخواری ہیل
کیا عجب اسرار الحق اسرار ہے

تو لونگی میزان امت کے نگر
ہم سیہ کاروں کی الفت ہی کمال
حل مشکل سب کو تھی اور فکر کل
عاصیوں پر مصطفےٰ کا پیار ہے

عاصیو دیکھو تمہارا پیشوا
واسطے ہم سب گنہگاروں کے ہیں
تھی ہماری پاسداری اسقدر
کیوں نہو قربان غربت اسجگہ

اور سب اصحاب محمد مصطفےٰ
ملتجی ہیں حق کیا کیا حرکتیں
سبکے سب تھے مددگاری او نپر
آل اور اصحاب پر رحمت سدا

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین   مصطفےٰ ماجاء اللہ رحمت اللعالمین
بہیج اے رب میرے درود سلام   برگزیدہ نبیؐ پر اسنپے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بہاپوری تخلص غربت

گنہگاران امت کے شفیع جب مصطفےٰ ٹھرے   وہی اب پیشوا ٹھرے وہی مشکل کشا ٹھرے
ہمیں ہے فخر حاصل آپکی امت میں ہیں داخل   شفاعت پر ہماری شافع روز جزا ٹھرے
گنہگاران امت عاصیوں کی اور شفاعت پر   صحاب حضرت کے اور حضرت ہمارے پیشوا ٹھرے
تمامی عاصیوں کی روز محشر فاطمہؓ زہرا   یہاں کافی بجا ٹھرے وہاں حاجت روا ٹھرے
وسیلہ ہمکو دو عالم میں ہے کافی محمدؐ کا   وہی عاجز رسا ٹھرے وہی ہادی ہدیٰ ٹھرے
انھیں کی ذات سے عزت ہر دو عالم ہم کو دین دنیا   وہی حاجت روا ٹھرے وہی شان خدا ٹھرے
ہمارے حال پر ایسا نگہبان اور کرم فرماں   خطا کاروں کی بخشش پر وہی شافی علا ٹھرے
بروز حشر کیا خوش تمکو عاصیو سن لو   تمہاری امداد پر اصحاب اور خیر النسا ٹھرے
ارادے پہ ہمارے لوح پر تحریر تھی بہتر   گنہگاروں کی بخشش پر حبیب کبریا ٹھرے
ہمیں نہ خوف محشر سے نہ ڈر نار جہنم سے   ہمارے شافع مطلق وہی شمس الضحیٰ ٹھرے
وہی ہیں ساقی کوثر وہی ہیں شافع محشر   وہی ہیں مالک کوثر وہی شان خدا ٹھرے

وہ رب العالمین ہو کر کیا خلقت کو تو قا در
سجے اسرار اسحق صلہ ہیں نعت سی ولت

محمد رحمت اللعالمین ہر دو سرا ٹھہرے
قصیدہ سخن کے سب صل علیٰ صل علیٰ ٹھہرے

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجا الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

ذکر عبادت حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم واسطے بخشایش امت بسلسلہ واقعہ غار حرہ اور نکات عجوبہ

روایت ہے کہ واسطے مدعا ریاضت سب بیداری شرط ہے۔ اگر سویم حصہ مغفرت امت عاصیو نکی منظور ہو تو سویم حصہ شب اور اگر نصف حصہ امت عاصیوں کی بخشایش منظور ہو تو نصف حصہ شب اور اگر دو حصہ امت عاصیوں کی آمرزش مطلوب ہے تو دو حصہ شب اور اگر تمامی امت کی نجات منظور ہو تو تمام شب ریاضت عبادت اختیار فرمائے حتیٰ کہ آپ کو شب کو چین نہ دن کو آرام رہا کرتا تھا۔ یعنی تمام رات دو۲ رکعت نمازیں صبح کر دیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آگیا تھا۔ اور کثرت عبادت اور ریاضت اور جفاکشی اور محنت سے آپکی حالت کو دیکھکر حاملان عرش معلی مقربین علائے اعلیٰ اس جناب معلی القاب فضیلتمآب کی حالت کو دیکھکر تمام آزردہ خاطر ہو کر شور فریاد کا نالہ عرش اعظم تک پہنچایا اور کہا کہ اے رب اللعالمین مالک عرش بریں یہ کیسی جفاکشی ریاضت محنت اور مشقت تیرا حبیب امتی امت عاصیوں کے واسطے اپنے اوپر سختی جفاکشی اختیار کر رہا ہے جس کو دیکھکر ہمکو تاب و طاقت برداشت نہیں ہے۔ اور ہم سب کے سب خوف ہراسان ہوئی جاتی ہیں

الغرض دریائے وحدت جوش زن ہوا اور امواج رحمت ایزدی موجزن ہو کر معشوق کی تکلیف گوارا نہ ہوئی۔ اور جوش رحمت نگہبان یکبارگی ہوا۔ اوسی وقت سورۂ طٰہٰ۔ واسطے تسکین اقدس اوس شفیع امت کے حق میں نازل ہوئی اور حکم درگاہ ایزدی سے پہنچا کہ اے طلبگار آمرزش امت و اے عمخوار بندگان گناہگاران استغفار اور دعا تیری واسطے گنہگاروں کے بخشش کے قبول فرمائی۔

اور واسطے شاقہ جاکشی مشقت مشکل کے جو اپنے اوپر تکلیف اوٹھائی۔ اور اپنے پر سختی برداشت کی۔ پھر اوس درد و محنت کی تلافی ضرور ہوئی۔ باوجود اب آپ میرے پاس تشریف لاویں۔ اور مقامات اپنے امت کے بچشم خود ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ تمہاری امت کے لئے کیسے کیسے باغ اور کیسے کیسے نفیس قصر وایوان ترتیب دے رکھے ہیں۔ اور کیا کیا مرتبے اور کیا کیا مراتب شان وشوکت وعظمت دولت عنایت فضل باریتعالی نے مرتب کیا ہے صرف حکمت یہ تھی کہ اللہ جلشانہ عم نوالہٗ روز ازل سے آنجناب احمدؐ مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ سلم کو شفیع امت سخن گوئے قیامت تخصیص فرمایا تھا۔ اور سبب اس کا زیادہ تر اسوجہ سے کہ حبیب مکرم محبوب عالم کو دہشت روز قیامت ہرگز نہ پیدا ہو۔ چنانچہ تمام انبیا مرسلین کو ولسرپتہ الساعۃ شئ عظیم کے خوف دہشت سے مجال سخن حاصل نہو گا سوائے ذات اطہر کے اسواسطے آپکو پہلے سے مالک الملک غفور الرحیم نے سماوات پر طلب فرمایا تھا۔ کہ عجایب و غرایب، وہاں کے ملاحظہ فرمائیں۔ اور تماشائے قدرت کے بخوبی سیر کریں اور تمام درجات بہشت و درکات جہنم اور عذاب وثواب عظیم اور جہنم کو مشاہدہ کرلیں۔ اور ہیبت وہاں کی مطلق خیال میں کچھ نہ رکھیں بلاخوف وخطر امتی امتی فرمایا کریں۔ اور تمام کریں انبیا اور مرسلین اور اولیاء اللہ خوف کیحالت سے نفسی نفسی پکارتے ہونگے اسی سبب سے آپ کو رب العزت نے طلب کیا اوپر سموات کے۔

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین	مصطفےٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم دلکش بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری تخلص غربت

الف صل علیٰ رسول العربی
عشق کو حسن پر جب غلبہ ہوا
ہے عجب اسجگہہ یہ راز نہاں
اسجگہہ پر ہے عقل سرگرداں
سامعیں کیا سناؤں تمکو یہاں

سید الانبیاء والعجمی ✓✓✓
وصل حق سے پیغام ہونے لگا
عشق صادق ہے کسکا یہاں
کیا ہو تحریر کسطرح ہو بیاں
سر عاشق اور معشوق کی بیاں

اللہ اللہ کیا شان ہے احمدؐ
گرچہ صورت بجسن نور نبی
کون طالب ہے کون ہے مطلوب
کیوں ریاضت کو سب کیا حضرت
رب اللعالمین ایک خود ہی بنا

تم پہ شیدا جہان ہے احمدؐ
ذات ہی عشق خاص امر ربی
حسن کسکا ہے کون ہے محبوب
کیوں اٹھایا حضور نے زحمت
رحمت اللعالمین کیا دو سرا ہوا

ایک کثرت سے خلق ظاہر کیا ایک قدرت پر اپنے قادر ہوا ایک وحدت آپ کثرت کیا ایک کثرت سے حسن دولت لیا
ایک وحدت سے آپ ظاہر ہوا حسن وحدت آپ باہر ہوا نہ معمّا کھلا یہ خلقت پر سرِّ حق سرِّ احمدؐ سرورؐ
عشق ہے ذات خاص الا اللہ حسن ہے باصفات رسول اللہ لا الٰہ سے ہوا ب الا اللہ احد حامد محمدؐ رسول اللہ
عشق معشوق حسب حبیب بنا احمدؐ محبوب کیا عجیب بنا حسن دیکھ اپنا آپ شرمایا ایک سے دو ہوا مزا پایا
حسن میں خود غرور میں آیا خود حیا کر حجاب بتلایا اللہ اللہ کیا شان رب قدیر حسن میں اپنے خود ہوا ہے اسیر
اسرار الحق خفی وجلی مرحبا مرحبا کیا سرِّ احمدی ہے یہ مولود احمدؐ ی غربت تمکو مبارک مومنوں دولت

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود وسلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

مداح ہوں میں اس شہ عالیجناب کا
جلوہ ہے وہ جہاں میں اسی آفتاب کا

احد سے ہو کر احمدؐ محمدؐ سے ہو محمود
اس میم کے برقع کو بنا کر حجاب کا

دیکھ آئینہ میں حسن کو خود ہی خدا ہو
عاشق ہو ڈالا پردہ حسن نے نقاب کا

گھونگٹ اولٹ پلٹ کر لیا حسن میں خطاب
پُرجوش ہجر سے عشق میں چالا ہو باب کا

اس حسن کے جلوہ میں خدائی کیا نمود
بالا ہو جوشش خرمن عشق سحاب کا

پایا جہاں میں نام کو احمدؐ یہ میم سے
یوم الحشر ہے جس کے حساب وکتاب کا

کیا خاتم رسول رسالت سے آپ کے
الطاف دو جہاں کو رحمت کے باب کا

افضل سبھی رسولوں کا تو ہی رسول ہے
درجہ کیا جبرئیل تری پارکاب کا

کیا خوف قبر میں رکھے منکر نکیر کا
ہے امتی جو خاص رسالتمآب کا

ساقی نے دی شراب مے عشق معرفت
پڑھ کر قصیدہ روضۂ اطہر پہ ہوں نثار
ہوں ساغر پنجتنی میں مدہوش اسعدؔ
ہوں شاہِ عرب کا مدح خواں ہیں ہند میں اعز

ہوں طالب جنت نہیں کوثر کے آب کا
ہو کر تصدق اس شہ اقدس کے باب کا
اسرار الحق کو قبلہ علی بوتراب کا
کیا خوف رہے حشر کے ہم کو عذاب کا

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
مصطفےٰ ماحیا اللہ رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

اصل واقعہ معراج شریف حضور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

راویان ماہران سر حقیقت و واقفان بحر معرفت با اسرار سبحان الذی اسرا۔ دانایان رموز دنی فتدلے اس واقعہ واجب البنیان کو یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک رات مجیب الدعوات حق تبارک تعالیٰ جل شانہ نے جبرائیل امین کو فرمایا کہ اے جبریل آج کی شب گوشہ اطاعت زاویہ اطاعت کو موقوف کر چونکہ آج تیری عبادت ایک خدمت کے صلے میں حضور سے معاف کیجاتی ہے۔ تو اپنی تسبیح اور تحلیل کو موقوف کر اور کمر خدمتگاری مستحکم باندھکر موجود ہوا ور تاج فرمانبرداری کا سر پر رکھ اور جامہ نگار فردوسی کو بدن پر آراستہ و پیراستہ ہو کر مرحلہ سعادت کے لئے اور میکائیل سے کہہ کہ پیمانہ ارزاق کو موقوف کر رکھے۔ ایک سعادت کیلئے ارزق موقوف رکھکر ہمراہ تیرے واسطے ایک مہمان کی خدمت کے لئے حاضر رہے۔ اور تیری ہمراہی کیواسطے آمادہ رہے۔ اور اسرافیل سے کہہ کہ صور کو ہاتھوں سے رکھدے۔ ہمراہ خدمت میں میری مستعد رہے۔ اور عزرائیل سے کہہ کہ قبض ارواحوں کے موقوف کرے۔ اور بالوازمہ ہمراہ تیرے موجود رہے۔ اور آسمانوں میں صدق کے شادیانہ بجائیں اور فراشان نور چاندنی کے طبقات سموات پر بچھائیں۔ اور تمامی صحن آسمان و زمین جاروب شعاع آفتاب سے جھاڑ کر صحرا صحرا گلاب سے دھوئیں اور عرش کو لباس زرنگار قدس کا پہناؤ اور کواکب انجم کی آنکھوں میں سرمہ شب قدر

کا لگا دُ اور رضوان سے کہہ کہ تمام در و دیوار بہشت بریں کو آئینہ بندی کر کے صحن چمن روش روش پر اطلس زرین شفاعت تجلیات کو بچھا دیں اور مالک دوزخ سے کہہ کہ دروازہ دوزخ کے بند کر کے حلم و تسکین کا قفل لگا دے اور حوران خلد بریں صف بصف آراستہ و پیراستہ ہو کر انگیٹھیاں عود و قماری کی سلگائیں اور غلمانوں سے کہو کہ طبق کے طبق جواہرات بیش بہا لاقیمت گراں کو واسطے نثار کے لیکر موجود رہیں۔ آفتاب نکلنے سے پانی بہنے سے اور افلاک گردشوں سے اور زمین جنبش سے باز رہے اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ آدم صفی اللہ الغرض تمام انبیاؤں کی ارواحوں کو عطریات اقدس سے معطر کر کے واسطے مہمان عظیم الشان کے استقبال کیواسطے کمربستہ ہو کر رہیں تمام مشارق و مغارب عالم قبور بنی آدم پر سے عذاب موقوف کر دیا جائے اور عطر و محبت سے معنبر کر دو۔ لہٰذا ستر ہزار فرشتے اپنے ہمراہ لیکر بہشت بریں عنبر سرشت میں جا کر وہاں سے ایک براق برق خرام انتخاب کر کے سر زمین عرب میں جا کر وہاں سے قبیلہ عرب قریشی میں سے بنی ہاشم کے قبیلے میں عبد المطلب کے قبائل میں گذر کر اور دیکھیں ایک جوان سرو قد ماہ تاباں عطارد درخشاں بے نظیر زہرہ پیکر آفتاب علم بہرام شوکت حشم مشتری دیدار کیوان مقدر سید ابرار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی بالین پر جا کر حاضر ہو کر با دب تمام عرض پرداز ہو کہ اے ختم المرسلین حبیب خدا چلئے آپ کو مالک کون و مکاں نے طلب فرمایا ہے غرضکہ ستائیسویں ماہ رجب المرجب کی شب کو احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو امیر المومنین حضرت ام ہانی کے مکان پر بعد فراغت نماز عشاء کے خواب استراحت میں آرام فرما رہے تھے۔ نرگس چشم خواب میں مبتلا تھی مگر آئینہ دل بیدار مثل ماہتاب مائل بحق تبارک تعالیٰ اور نظر جانب امت گنہگاران بہ سینہ کباب رہا کرتے تھے۔ کہ حضرت جبریل بحکم رب جلیل در دولت پر حاضر ہوئے اور یوں گویا ہوئے۔

سلّو یا قوم بل صلّو علی الصدر الامین ‌ ‌ ‌ مصطفےٰ ما جاء اللہ رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام ‌ ‌ ‌ برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص بہ غربت

راویوں سے اسطرح پر ہے خبر ‌ ‌ ‌ دی خبر معراج حضرت اسقدر
پر حقیقت ہی یہاں اسکا بیاں ‌ ‌ ‌ سر حق ہے راز سا احمد کا نہاں

قدر منزلت بڑہانے کے لئے
اصلیت یہ عشق کی معراج ہے
ہو بہ رنگ ہر ایک رنگت کو لیا
بحر وحدت جوش میں بیہوش ہے
بیقراری ہوش سے یا جوش تھی
کر رہا ہے صدر بر عرش بریں
ہوں پئے تعظیم احمدؐ اسجگہہ
سب کرو آراستہ ارض و فلک
سر زمین عرب میں جا جبرئیل
با ادب ہو کر کرو تعظیم ساتھ
خواب راحت میں تھے حضرت مصطفےٰ

آسماں پر حق نے بلوایا انہیں
ذات حق کا حسن ہیں سب راستی
بحر عشق ہو حسن میں پایا مزا
خود کیا طالب اسی مطلوب کو
سب طالب محبوب پر رکھے خوشی
لا ملا مجھسے میرا محبوب ہے یہیں
آتا ہے محبوب ملنے کے لئے
حور و غلماں ساتھہ ہو ویں ملک
ہے قریشی ہاشمی احمدؐ خلیل
اور کرنا با ادب تو آنکی بات
وصل کا پیغام لایا اسکا تھا
سامعین نہ ہوش غربت کو رہا

ہوں محمدؐ سے آگاہ سب تمام
عشق کھے پر جوش دیکھا حسن کو
عاشق انکو وصل میں تسکین ہے
خود عیاں ہے پردہ اپنا کر لیا
حکم دے جبرئیل کو جب اپنا رب
ہو ہیں وحیں مراتب اس جہاں
سب کرو تعظیم اور اوسکی قدر
جبرئیل لیکر فرشتے ستر ہزار
دے انہیں پیغام میرا جلد تر
آئے جب جبرئیل اسجا با ادب
دیکھ شان احمدی اسرار الحق
سر حق اسرار احمدؐ مجتبےٰ

اور جانے آپ کو سب خاص و عام
ہو سکے حیرت خود سے دیکھا آپکو
معشوق تا رہا سب وصل میں رنگ ہے
عشق سے معشوق کو پردہ کیا
وصل محبوبی کو فوراً کی طلب
صف بصف ہوویں کھڑے با عز و شان
ہووے محبوب جب میرا جلوہ گر
اور براق برق خوش رو خوشگوار
حق طلب کا رہنا محبوب پر
در یہ اس محبوب کے رکھکر طلب
عاشقوں کا عشق ہے رنگ حق

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
مصطفےٰ ماجاء اللہ رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

دی محمدؐ مصطفیٰ کو دو جہاں کی سروری
گر نہو تے بیشتر ظاہر حبیب دو جہان
ذات پاک نور سے قایم ہوئے سب انبیا

معنی رمز خدا ظاہر ہوئی پیغمبری
سر فرازی خلعت نعمت ہوتی افسری
منزل صغرا سے تا اکبر تلک کی پیروی

نوح کے طوفان کو خود تے بچایا دے مدد
کرلیا تھا اتفاق موسیٰ نے کوہ طور پر
ہامان و فرعون لعلم عوج بن عنق
نیم شب تھے خواب راحت اُمہانی مکان
لایا جب براق کو جبریل نے اسوقت پر
بوسہ لب سے دیا انگشت پا کو سعید
مسجد اقصیٰ کیجانب ہو سوار وہ جب گئے
سر حق معراج احمدؐ ہے بجا اسرار الحق
وصف کیا لکھے گا غربت اس شہ کونین کا

خط آمان ناخدائی نوح کی کشتی گرنی
پشبہ سا جلکر رہا وہ دیکھکر جلوہ گری
قطبان قارون تھے سب علم عرق ساری
جبرائیل امین بحکم رب داخل ہوا تھا اس گھڑی
تھا ادب ناموس حضرت کا مگر دی خاطری
خلعت معراج کی سب رو برو حاضر کری
کی امانت آپنے نبیوں کی صف پیچھے کری
جلوہ محبوب کی سب جہاں میں بہتری
حمد حق اور وصف احمدؐ کی جہاں میں شاعری

سلو یا قوم بل صلوعلی الصدر الامین	مصطفےٰ ماجاء الارحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود وسلام	برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

ذکر و حالت گریہ وزاری اس بُراق برق رفتار کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں تھا از اسرار الحق صوفی قادری

روایت ہے کہ جب بحکم رب العزت کے جبریل امین فرمان حق جلشانہ وعم نوالہ بجالانے بہشت عوت مدشت میں جاکر دیکھا یعنی اس جا پر چالیس ہزار براق ایک ہی صورت اور ایک ہی شکل پر جنتان خلد بریں میں جاکر دیکھا یعنی تمام براقیں اپنا اپنا سر جھکائے آنکھوں میں آنسو بہارہے ہیں۔ اور ہر ایک براق کے پیشانی اطہر پر نام آنجناب تقدس مآب کا کندہ ہے۔ اور اون براقوں میں سے ایک براق نہایت غمگین پژمردہ خاطر ملول نادم سر جھکائے ہوئے خون کے آنسو آنکھوں سے بہاتے ہوئے رو رہا ہے۔ جب جبرائیل امین نے جاکر اوس سے پوچھا کہ تو کیا اترے اسقدر غمگین واندوہگین وبیقرار ہونے کا باعث ہے۔ تب اوس براق نے عرض کیا کہ اے امین وحی

نہایت انکساری اور عاجزی کی کہ اے امین وحی میں اسیجا برابر چالیس ہزار برس سے کھڑا ہوں اور نام پاک اوس سید الانبیا سید الاصفیا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر انہیں کی محبت اور عشق صادق سے کھانا پانی سب کا سب چھوڑکر اس محبوب عالم کے عشق میں گرفتار ہو رہا ہوں۔

الغرض اور بھی تمامی براقیں اس محبوب عالم کے محبت عشق میں سواری کے منتظر ہو رہے ہیں یعنی سب کی بیقراری اور سب کی تمنائے دلی ہے کہ آنحضرت ہمپر سواری کریں گے۔ باعث اس حالت مجکو نہایت رنج عظیم ہے کیونکہ میں ایک لاغر اور ناچیز عاشق غمگین شکستہ دل ہوں میں کب اس محبوب عالم کی سواری کے لایق ہوسکتا ہوں۔ لہذا اسی سے بھی زیادہ رنج درد فرقت اور عشق صادق سے مجبور ہو رہا ہوں اور یہہ تمام براق اپنی خوبی خوش اسلوبی پر نازاں ہیں اور سب کو شوق از حد غالب ہے اور امید قوی ہے کہ ہمپر وہ سید الانبیا سید الاصفیا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ضرور سوار ہوں گے۔ باوجودیکہ ان تمام براقوں میں ایک براق شکستہ خاطر افسردہ دل مضمحل وگریاں ونالاں کناں اس سبب سے اور بھی زیادہ رنج والم میں ہوں کہ ان تمام براقوں کے ہوتے ہوئے مجہہ ناچیز کمتر حقیر کو کب پسند اقدس اور خاطر لایق سواری حضور کے ہوسکتا ہوں الغرض رب العزت کی جانب سے اسی براق کا حکم جبریل امین کو ہوا اور حق تبارک تعالی نے جبریل امیں سے کہا کہ اے جبریل اب یہ وہی براق ہے جو اسی ہزار برس سے عجز وانکساری کیحالت میں مصروف ہوا لہذا ہمکو اسکی عجز وانکساری شکستہ خاطری منظور ہوئی۔ اور اس کا عجز وانکسار ہم نے قبول کیا جب جبریل امین نے شکر پروردگار عالم کا بجالا اور اسی براق کو تمام حلقوں میں سے چنکر نکالا تب تو اس جا شور از حد ہوا۔ دیگر براقوں نے مارے رنج کے اپنا شور بلند کیا اور کہا کہ اے جبریل امین ہمارا گمان غلط ہوا تب جبریل امین نے کہا شکر پروردگار عالم کا بجاؤ کہ تم بھی اسی براق کے شریک ہو۔ لہذا اسوقت ہاتف غیب نے ندا کی کہ ہم کسی کو نہ محروم کریں گے چنانچہ جبریل امین نے اس براق کو آب کوثر سے نہلایا۔ جب وہ پاک صاف ہوا تب اوس کو انواع انواع زیورات سے آراستہ پیراستہ کردیا اور جب وہ براق صبار فتار ہر طرح سے سجا دیا گیا تو جیقدر سے براق فلک آسا میدان آسمان کیوان جولاں خورشید پیکر رویش قمر بہتر سیاہ چشم بہرام قدم زہرہ جبیں عطارد وقعت جوزا شمایل ثریا حمایل۔ قطب شتاب ہمیشہ حرکات مرصع عیال عنبریں دم لولوسم نسیم کوثر شیریں زبان باہم بنیان ستارے جبیں یا قوت زیں گردوں رکاب سبک شنا وریا دپائے شتاب آتش زادے آفتاو عیارے تیز ہوش سرعت گوش چابک عنان مشک فشاں زریں ایال نرگس لعل غاشیہ نور تا حسب ابریشم رنگ اندیشہ تنگ مدد وکفل معطر لعل مشتری رعایم خورشید نظر برق دم بصر قدم طائر صبار فتار کردار تھا۔

روایت ہے کہ جواہرات ہستی سے آراستہ پیراستہ برہنہ بنا دیا تھا۔ بہرعضو اُس براق صبا رفتار بہتر و خوشتر خصوصاً سر اُس کا مروارید کا ایک دانہ اور کان اس کے زبرجد سبز کے تھے۔ اور پیشانی یاقوت سرخ کی جس پر بخط نور لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور آنکھیں اس کی لعل شب چراغ کے مانند مثل مریخ کے چمکتی ہوئی۔ اور ناک کہربائے درخشاں اور لب ہائے پارہ مرجان کے سے نرم اور گردن موتی گران یا یاقوت احمر کے مانند اور پیشانی پر بال مرجان کے سے نرم اور گردن کے بال زعفران نور سے لہراتے ہوئے۔ باوجودیکہ اس براق کے بال بال میں موتی پرو دیئے ہوئے تھے الغرض اس کا سُم جس پر پڑتا وہ زمین تمام روشن ہو جاتی پیٹ چاندی کا اور پیٹھ سونے کی تھی۔ ہنہ پاؤں زمرد کے اور دم شاخ مرجاں کی اور دونوں بازو انواع انواع جواہرات سے نقش و نگار کئے ہوئے اور زین جڑاؤ موتیوں کا۔ اور سُم اس کے تمام عنبر بن لعل سے زیب لہٰذا حق تعالٰے نے اوس کو نور سبز سے بنایا تھا اور حسن و خوبی حیوان کو جُدا جُدا عنایت کیگئی ہیں وے سب کے سب اس براق رفتار کو دئے گئے تھے۔ لہٰذا جسقدر سے اس کے راکب میں خوبیاں تمام رسولوں کی موجود تھیں اسی قدر سے اُس براق کو تمام و کمال فضیلت اور حیا توروں پر حاصل تھیں۔ الغرض حضرت جبرئیل علیہ السلام اس براق صبا رفتار کو لاکر در دولت پر حاضر کر دیا۔

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین	مصطفٰے ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی حضرت مولانا معنوی رحمتہ اللہ علیہ بمضمون بالا از اسد اللہ الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

راویوں سے یہ روایت اسطرح	لکھتے ہیں معراج حضرت کی شرح	مختصر قصہ کو یہاں لکھتا ہوں میں	از برائے خاص و عام لکھتا ہوں میں
ایک شب رحمت کو حضرت مصطفٰے	اہانی کے یہاں بعد از عشا	خوابیں آرام سے راحت میں ہو	حکم پہونچا دفعتاً جبرئیل کو
آج خدمت کیلئے تیار ہو	طاعت اپنی چھوڑ دیں بس آج تو	کر دے آراستہ زمین و آسمان	کر دے تو فرش زمین کو گلستان

ہوں پرطاؤسی پہنے سب ملک
نور شمع سے ہو روشن فلک

ظلم اب دوزخ کا مالک چھوڑ دے
حلم و تسکین کا قفل لاکر جڑے

تاکہ وہ سب کام اپنا چھوڑ دیں
اور کریں آراستہ اپنی تئیں

اور ہوں روحیں تمامی مرسلین
ہوں معطر پیشوائی کے لیئے

دیکھا براقوں میں ایک براق کو
ہے کھڑا روتا ہوا براق او

اسکو عاشق جانکر جبریل نے
پس سجاکر لائے حضرت کیلئے

اسرار الحق ہے سرِ عشق احمدی
سرِ حق ظاہر ہو معراج نبی

اور در جنت کے رضواں کھولدے
زیب و زینت حور و غلماں کو کرے

ساتھ لے اسرافیل اور میکائیل کو
حکم دے میرا تو عزرائیل کو

مستعد ہوں پیشوائی کیلئے
آمدِ خیر الوریٰ ہے اس جگہہ

الغرض جبریل جنت پر گئے
لائے اک براق احمد کیلئے

اِن براقوں میں تھا اک براق
تھا کھڑا روتا ہوا با استغراق

عشق میں یہ مرتبہ اسکو ملا
اپنے عاشق سے وہ جا واصل ہوا

مصطفےٰ سے عشق ہو جسکو بھلا
غربت ہے معراج اوسکی در جہاں

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین
مصطفےٰ ما جاء الا رحمۃ اللعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص بہ غربت

ہوا جب دونوں عالم میں ہمارا صاحب لولاک
ہے جس کی شان میں یٰسین اور طٰہٰ کی آیت پاک

ہوا وہ افضل اعلیٰ تمامی مرسلین اندر
خدا خود ہے ثنا خواں جس کا ہے وہ مالک افلاک

ہوا جب عشق خالق کو تو اپنا کرلیا معشوق
نہ سایہ تھا قد و قامت کا نہ سایہ کا تھا ادراک

مصور نے عجب نقشہ بنایا ہے اپنی صورت کا
مثال اس کے بنایا ہی ہرگز کوئی پوشاک

بچایا دوست کو اپنے شق صدر کرکے
شگاف سینہ کا مضمون کہتا ہے کہ سینہ پاک

عدم سے لاکے ہمکو خیر و شر میں مبتلا کرکے
بٹھایا میرے سینہ میں غم و رنج والم کی چاک

تماشہ حشر کا دکھاتا ہے گویا خوف کا ساماں
عجب یہ کیفیت عالم کی سنتے ہیں خدائے پاک

یہ رونق ہے ہمارے دم سے کعبہ اور کلیسا میں
قیامت کا نہیں ہے خوف ہیں میرے حبیب پاک

جہاں اسرار الحق اسرار سے خالی نہیں اسجا
بتا وحشر ہے کیسا بتا ؤ حشر کا ادراک

دعا کرتا رہیگا حشر تک حق میں ترے غربت
بچا رب نفس ظالم سے طفیل اس حبیب پاک

صلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین | مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام | برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

جبرئیل علیہ السلام کا کاشانہ محبوبی پر آنا اور پیام وصل سنانا
یعنی بقیہ حالات معراج

الغرض مولانا امام شہید روایتوں سے اپنی کتاب اسقدر سے تحریر کرتے ہیں یعنے جسوقت حضرت جبریل امین خلوت خانہ محبوبی میں داخل ہوئے تو اسوقت حضور پر نور سید العالم حبیب اکرم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت میں آرام فرما رہے تھے۔ اور جبریل امین بپاس ادب آپ کو اسوقت بیدار کرنے اور حضرت کے جگانے میں نہایت تامل کیا۔ اسوقت جناب صمدیت سے الہام ہوا کہ اے جبریل امین اپنا منہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک سے ملو۔ یہ ترتیب جسمانی آنحضرت کی کافوریت سے تھے۔ چنانچہ حضرت جبریل امین نے بحکم رب جلیل ایسا ہی کیا۔ جب سردی کا فوری پائے مبارک کو محسوس ہوئی تب آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور جبریل امین نے کہا کہ یہ ترتیب کی میرے جسم کی مجکو پہلے سے معلوم نہ تھی۔ اور مجھے اس کا علم تھا کہ اللہ پاک نے میرے جسم میں کافوری خاصیت رکھی ہے۔ اب میں بہت ہی ششدر اور متحیر ہوا۔ ہوں یعنی ترتیب کافوری میں یہ حکمت تھی یہ مجکو شب معراج میں ماہیت اس کی ثابت ہوئی لہٰذا حکیم مطلق نے میرے قالب کو کافور سے اس دن کے لئے بنایا ہے۔

باوجودیکہ جبریل امین آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرکے مژدہ فرحت افزا سنایا۔ اور کہا کہ اے محبوب رب العزت چلئے آپ کو اللہ جل شانہ نے طلب فرمایا ہے۔ اور یہ شب معراج کی رات ہے یہ سنکر آپ ارادہ طہارت کا کیا تب اسی وقت الہام باری تعالیٰ کا جبریل امین کو ہوا کہ میرے حبیب کے واسطے آب کوثر کے پانی سے نہلاؤ۔ ہنوز آپ نے تہبند شریف اور بند قبا نہ کھولا تھا کہ رضوان نے دو صراحیاں یاقوتی آب کوثر سے بھری ہوئی اور طشت زمردین لیکر حاضر خدمت اقدس ہوا۔ الغرض اُس سے آپکو وضو کرایا گیا۔ دو بعد غسل کے آپنے دو رکعت شکرانہ کی ادا کیا اور جبریل امین اسوقت پر حلۂ بہشتی پہنایا اور عمامہ

نورانی جس کو رضوان پیدائش عالم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کیواسطے مخصوص تیار کر رکھا ہے اور چالیس ہزار فرشتوں نے اسپر گرد کھڑے ہوکر شب و روز تسبیح اور درود شریف پڑھا۔ لہذا وہی چالیس ہزار فرشتے اس عمامہ کے ساتھ آئے اور بازیب آپ کے سر مبارک پر باندہا۔ روایت ہے کہ اس عمامہ میں چالیس ہزار نقش تھے اور ہر نقش میں چار خط تھے۔ اول محمد الرسول اللہ دوم محمد نبی اللہ سوم محمد خلیل اللہ چہارم محمد حبیب اللہ۔

الغرض وہ عمامہ سر مبارک پر رکھا گیا اور ردائے نورانی اوپر سے اوڑھا ئی گئی۔ اور نعلین سبز پائے مبارک میں پہنا دے اور پٹکا سرخ یاقوتی کمر سے باندہا گیا۔ اور تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ میں دیا گیا۔ پس آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ جبریل امین کے بیت الحرم کو تشریف لیگئے اور اس جا براق کھڑا ہوا نظر آیا۔ اوسکو دیکھکر آپ آبدیدہ ہوئے۔ لہذا جبریل امین کو اوسیوقت خطاب ہوا جناب درگاہ صمدیت سے کہ اے جبریل امین دریافت کر میرے حبیب سے اور کہو کہ یہ وقت شادمانی کا ہے اور عشق کامرانی کا ہے نہ کہ رنج والم کا ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اے جبریل امین آج مجکو میرے رب العزت نے خلعت فاخرہ سے سرفرازی کا عنایت کیا۔ اور میرے واسطے براق بھی موجود ہوا۔ اور ملائک مقربین واسطے استقبال کے حاضر ہیں آہ مجکو وہ دن یاد آتا ہے جو قیامت کا دن ہوگا۔ اور میری امت اور میری گنہگار امت ننگے ہوکے تشنہ دہن اسی حالت میں ہوکر ان کے گردنوں میں بوجہ گناہوں کا اپنے سر پر لئے ہوئے اور اس راہ قیامت کی جو کئی ہزار برس کی پل صراط تیز باریک مثل تار کے کھینچی ہوئی وہ غریب لاچار محتاج بے بضاعت اس قدر مسافت قطع کیونکر کرسکیں گے اور کیونکر قدم اپنا اوٹھا سکیں گے اے امین وحی یہ ہرگاہ ہرگز نہیں ہے کہ اور شرط وفائے مروت اور نہ طریقہ شفاعت مقتضے و گوارا نہیں ہے۔ کہ میں آج کے دن اون بیچاروں کو اور عاجزوں کو بھول جاؤں اور ساتھ خوشی کے ہشاش بشاش بخوبی شادمانی کے اس براق پر سوار ہوجاؤں ہرگاہ مجکو منظور نہیں ہے۔

اللہ اللہ کیسا ہمارا پیارا نبی ہے۔ اور اپنی امت کا کیسا خیر اندیش اور مددگار کہ کسی موقعہ پر ہم عاصیوں کو فراموش نہ کیا اور ایک ہم ایسے مدہوش کہ برسوں میں بھی ایک مرتبہ ہم ایسے مہربان قدردان شافع محشر کا نام صدق دل سے اور صفائے قلب سے نہیں لیتے۔ مسلمانوں ایسے خیر اندیش اور حامی پر دل و جان قربان اور تصدق کر دینا لازم ہے۔ اور ہم پر فرض ہے کہ اوس صاحب لولاک مالک افلاک پر اپنا مال اور اپنی جان نثار کر ڈالیں۔ کیونکہ ایسا رفیق شفیق اپنی امت عاصیوں کا ہر حالت میں نگراں قدرداں مہربان بہتر شان وعظمت والا شافع امم سردار دو عالم نبی مکرم محبوب عظیم تحیۃ السلیم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شافع شفاعت حامی امت الحمد للہ شکر و احسان خداوند غفور الرحیم حاکم الحاکمین کا ہوا نازہ انداز معشوقانہ کو تاب نہ رہی۔ ارشاد فرمایا کہ اے رحمۃ اللعالمین و اے شفیع المذنبین آپ اس کا ہرگز ہرگز رنج و غم و الم و فکر نہ کرنا چاہیئے۔ یعنی جسقدر سے تمہارے دہ دولت پہ براق کو روانہ کیا ہوں اسی قدر بروز قیامت تمہارے امت عاصیوں کو اور گنہگاروں کو اپنے فضل و عمیم سے کرم مستقیم سے اُن کی قبروں پر ایک ایک براق روانہ کرونگا۔ اور سب کو اسطرح سے سوار کرواکر طرفۃ العین میں راہ قیامت اور پلصراط پر سے طے کراؤں گا اور تمہارے برابر سب کو تمہارے ساتھ بہشت بریں میں داخل کراؤں گا۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ ما جاء اللہ رحمۃ اللعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی شریف از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص غربت برہانپوری

خواب سے بیدار احمدؐ کو کیا اور دیا پیغام رب جل علا

حبیب گئے بیت الحرم حضرت رسول غسل کرکے آب زمزم سے رسول

ظاہر باطن کو زیبایش کر سبھی گھر کے باہر جب ہوئے حضرت نبیؐ

اوس گھڑی جبریل کو ہوا حکم رب کیوں کیا محبوب نے رنج کیا سبب

آپ نے فرمایا یہ جبریل سے کسقدر نہ رنج ہو میرے لئے

تشنہ اور بھوکے وے ہونگے غریب بار عصیاں انکے گردن نصیب

کیونکر اسکو ہو لیجاؤں اسجگے ایسی حالتمیں خوشی ابھی لگے

اس خوشی میں کسطرح ہو لوں انہیں مجکو ہے اسکی فکر یہ اور رنج ہے

ہے وہ رب لعالمیں شان علا رحمۃ اللعالمیں شان خدا

ہے تمہیں حاصل تقرب فضل رب حکم خالق کا سنایا با ادب

لایا تہا رضواں لباس جنتی آکے نبیؐ پہنا اسے ہو کر خوشی

دیکھا جب براق کھڑا ہے زرق برق دیکھا اوسکو ابدیدہ ہو بعرق

پوچھہ اے جبریل تو محبوب سے شادمانی کے عوض کیوں رنج ہے

یاد ہے مجکو قیامت کا وہ روز حشر کا میدان ہوگا سخت روز

بیکس و لاچار مظلوم سب ایسی حالت پر نکیونکر رحم اب

نہ طریقہ ہے شفاعت کا مگر نہ طریقہ ہے گوارا اسقدر

ناز ہے معشوق عاشق با نیاز شہر ہے محبوب کا عشق دلنواز

مومنو تمکو وسیلہ ہے یہی ہے نبیؐ ہمارا شفیع المذنبیں

ہوگیا ارشاد رب العالمین
اسقدر قبریں پر بھیجوں کا براق
شعر احمد نا زسے اسرار الحق

بیشک ہو تم رحمت اللعالمین
طے کرونگا انمیں سب پیچ و فراق
آپکو امت ہے پیاری یا پیارا حق

فکر کچھ یہ کرنا نہ اسے محبوب تم
طرفۃ العین میں طے کرکے سب
گو مگو پرو عید یہ غربت عجیب

جسقدر سے آپکو بلوایا ہی تم
ذو الجلال جنت کرونگا سب کے سب
ہے یہ سبب ایک ہوا اسباب سب

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین ؎ مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ اللعالمین
بھیج اسقدر سب میرے درود و سلام ؎ برگزیدہ نبی پر اسے [illegible] سلام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

خدا شیدا تمہارا ہے تم ہی حسن خدا محبوب ؎ خدا عاشق تمہارا ہے حبیب کبریا محبوب
مصور نے عجب تصویر کو تیرے بنایا ہے ؎ کہ جب حسن کا نقشہ عجب نقشہ بنا محبوب
ہوئے برحق نبی سب اس جہانمیں اور پیغمبر ؎ رسالت سب نے کی لیکن تو حق کا بنگیا محبوب
نہیں سایہ گرا تیرا زمین پر قد موزوں کا ؎ تمامی خلق نے سایہ کیا حاصل ترا محبوب
ہوا یوسف سے بھی دو چند تو مشہور خوبی میں ؎ ہوا ہے حسن یوسف سے بھی تو یکتا نما محبوب
ترا ثانی نہیں دونوں جہانمیں اور نہ ہو یگا ؎ کہ تو معشوق رب ہے اور حق ترا بنا محبوب
پڑے سایہ ترا کیونکر کہ تو خالق کا پیارا ہے ؎ ترا سایہ ہے ذات حق کا پرتو ہوا محبوب
تو ہی نور خدا ہے نور سے ترے یہ عالم ہے ؎ تری ہی شان میں پڑھتے ہیں ہم صلی علی محبوب
تمہاری ذات اقدس خاص محبوب خدا ٹھہری ؎ ہمارا شافع محشر تو ہی خیر الورا محبوب
گنہگاران امت کو وسیلہ ذات اطہر ہے ؎ تمہیں ہو شافع محشر ہمارے پیشوا محبوب
تمنائے دلی یہ ہے زیارت سے مشرف ہوں ؎ یہی ہے التجا تجھسے مدینے کو بلا محبوب
عجب اسرار الحق اسرار ہیں سر حقیقت ہے ؎ خدا خود آپ سے ظاہر ہوا جلوہ نما محبوب

لکھا غربت قصیدہ حمد خالق نعت احمدؐ میں	ہوا خود حسن سے ظاہر بجائے حق نما محبوب

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین — مصطفےٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود وسلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

احوال روانگی شب معراج حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

در نثر

پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوکر اس براق برق رفتار پر سوار ہونے لگے تو براق نے شوخیاں کرنا شروع کیں جب براق کی اس حالت کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکھا تو کہا کہ آیا یہ تو نہیں جانتا ہے کہ تیرا راکب کون ہے۔ یعنی خلاصۂ موجودات ہیجدہ ہزار عالم سالار فخر عالم اولاد آدم مطلع انور سبحان اللذی اسرے مخزن فاوحیٰ عبدہ ما اوحیٰ عالم علم دنیٰ فتدلیٰ والی حرم قاب قوسین طبیب بیماران حبیب بیداران سجدہ گاہ ملکوتیان احمدؐ مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تب براق نے مودب ہوکر عرض کیا کہ اے امین وحی الٰہی واے محیط عالم نامتناہی تم مجھپر خفگی نہ کرو کیونکہ مجکو اس وقت صاحب معراج سے کچھ عرض کرنا ہے اور حضور کی خدمت اقدس میں کچھ عرض ومعروض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر قبول بارگاہ لاوبالی میں ہو تو زہے عزت وفخر تب حکم ہوا اس کو کہا کہ کیا عرض کرنا چاہتا ہے، بلا کم وکاست بیان کر تب براق نے عرض کیا۔ کہ حضور کی خدمت اقدس میں مجھ ناچیز کی یہ التماس ہے اگر قبول خاطر ہو تو بہتر ہے۔ یعنی حضور والا کے خدمت اقدس میں مودبانہ گذارش ہے جیسا کہ آپکی نعمت باعظمت دولت سے اس عاجز کو سرفرازی بخشی اور در دولت پر بازینت مشرف ہوئی امید قوی ہے کہ فردائے قیامت کو مجھ سے بہتر سے بہتر براق آپکی سواری کے امیدوار ہیں۔ اور وے تمام سواری کے لئے لائے جاویں گے میں عاجز نابکار خاکسار کی امید ہے۔ کہ اوس روز بھی سوائے میرے حضور کسی براق کو قبول خاطر نہ فرماویں اور نہ کسی براق پہ سوار ہوں۔ نہ پسند خاطر اقدس ہو۔ اور اوس دن بھی اس خاکسار کو ہی فخر حاصل ہو۔ الغرض

التجائیں براق کی قبول خاطر اقدس ہوئے لہذا صاحب مصنف تحفۃ القادریہ لکھتا ہے۔ کہ وہ براق مارے خوشی کے حالت میں پھولا نہ سمایا اور اسقدر بڑا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ اس کے زین تک اور پائے مبارک زین تک نہ پہونچا۔ لہذا ارباب معرفت عاشقاں کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ تر یہ حکمت تھی یعنی جس طرح سے آجکی شب محبوب اپنا دولت وصال سے فرخ حال ہوا اسی طرح سے محبوب کا محبوب بھی نعمت قربیت و دولت اختصاص ولایت قطبیت اور غوثیت محبوبی جدّ العلی سے آج ہی مالامال کردیا جائے۔ باوجودیکہ اسیوقت سیدی مولائی مرشدی وملجائی قطب کرام غوث الاعظم غیاث الدین غوث الثقلین قرۃ العین مصطفوی نور دیدہ مرتضیٰ حسن حسین نے سہروحبذیہ مدنی نور الحقیقت محبوبیت والیقین حضرت پیران پیر دستگیر شیخ محی الدین ابو محمد سید القادر جیلانی لنگر دوجہانی قدس سرہ کی روح پر فتوح پاک خاطر ہوکر گردن نیاز کو اوس صاحب لولاک کے قدم میمنت لزوم سراپائے اعجاز کے نیچے رکھدیا اور اسطورسے خدمت اقدس میں پرواز ہوئے

یوں شب معراج میں کہتے تھے شہنشاہ امم بھنے گردن پرجو رکھا آج ہے اپنا قدم واہ کیا رتبہ ہے اس شاہنشاہ لولاک کا	قطب العالم غوث الاعظم گوہر یکتا بہم کل کو ہوگا سب ولی اللہ پر تیرا قدم وہ ہے محبوب خدا یہ محبوب کے لولاک کا

الغرض جب حضور پرنور شافع جمہور حبیب اکرم محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھکر براق پر سوار ہوئے اور زبان حال سے استفسار کیا اور کہا کہ تو کون ہے۔ آپ کی روح اطہر نے عرض کیا کہ میں حضور کے فرزند ارجمند میں ہوں اور آپ ہی کے زیارت کے لئے آیا ہوں اگر آج نعمت عظمت و دولت سے کچھ فدوی کو منزلت بخشے جائیے تو میں آپ کا دین آئیں کو ترو تازہ زندہ کروں گا۔
تب اوس وقت آنجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ تو تو محی الدین ہے۔
اور جس قدر سے آج میرا قدم تیری گردن پر رکھا ہے اسیقدر سے تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پہ ہوگا۔
اور تو بھی میرا محبوب ہے جس قدر سے میں اللہ تبارک تعالیٰ کا محبوب ہوں اوسیقدر سے تو میرا محبوب ہے
اللہ اللہ کیا شان ہمارے پیران پیر غوث الاعظم دستگیر میران محی الدین سید عبد القادر ابو محمد غوث صمدانی محبوب سبحانی سلطان جیلانی لنگر دوجہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین — مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین ۹
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی معنوی رحمتہ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

براق کو دیکھا جب حضرت نے وہاں
کیا نہیں تم جانتا حضرت کو ہے
مجکو ہے اک عرض خدمت میں حضور
کیونکہ سب براقوں کی ہے آرزو
جب سنا حضرت نے اسکی بات کو
نکتہ ہے باریک اسکا غور کر
میری گردن پر تو رکھے پاؤں کو
عرض کی ہیں آپکا فرزند ہوں
کہا احمدؐ نے کہ تو محی الدین ہے
اسرار الحق معتبر محبوب ہے عیاں

چاہا کر نیکو سواری اس مکاں
کس سبب سے شوخیاں تو کرتا ہے
ملتجی ہوتا ہے حضرت کے حضور
روز محشر کی ہے سبکو جستجو
التماس اسکی کیا منظور جو
عارفوں کو ہو صداقت زود تر
اسبراق برق پر اسوار ہو
آپکی اولاد کا دلبند ہوں
جسقدر گردن پہ میرا پاؤں ہے
ہو گیا محبوب محبوب جہاں

شوخیاں کرنے لگا براق تب
الغرض براق نے یوں عرض کی
آج مجھپر جسقدر خوش ہیں حضورؐ
اسقدر سے روز محشر کے حبیب
وہ خوشی کیوجہ سے ایسا پڑ رہا
روح غوث پاک کی آئی وہاں
ہو گئے اسطور سے حضرت سوار
سرفرازی آجکی دولت سے ملے
ہو قدم تیرا تمامی اولیاؤں پر
غربت ہوں شیدائی اس محبوب کا

تب ہوئے جبریل اسپر پُر غضب
اے امین حق خفا مت ہوجیئے
روز محشر ہوں سوار مجھپر ضرور
تا کہ اوسے زہی میرا نصیب
صاحب معراج جبکہ چڑھ سکا
اور کہا اے سرور ہر دو جہاں
اور کہا تو کون ہے عالی وقار
دین کو یہ آپکے زندہ کرے
ہیں یہاں محبوب خدا تو ہے محبوب جلوہ گر
جو ہے محبوب خدا محبوب کا

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت مدظلہ العالی

وہ ہے محبوب یزدانی یہ ہیں محبوب سبحانی	ہوا محبوب کا محبوب محی الدین جیلانی

شبِ معراج حاصل ہو گئی جب وصل کی دولت
تمہارا جد ہے احمدؐ مصطفیٰ زہرہ کے فرزند ہو
قدم احمدؐ کا ہے تم پر تمہارا اولیاؤں پر
مریداں لاتخف کہکر مریدی میں سمو داخل
ہوا جو عارف حق تیر حق عاشق و معشوق
نہیں واقف رہا جبریلؑ تیر عاشق و معشوق
ہوئے تم تاج فخر اولیاء محبوب دو عالم
محمدؐ کے جگر گوشے علی حیدر کے ہو دلبند
ولی حق سے تمہیں قدرت ملئے وحدت کی تشاتی
کرامت اور ولایت آپکی مشہور عالم ہے
یہ ہے اسرار الحق اسرار عبدالقادر مطلق
مجھے غربت نہیں ہے غم نہ دنیا دیں کا ہو غم

ادھر محبوب حقانی یہ ہیں محبوب ربانی
حسن حسین کے اختر تمہیں ہو فاطمہ ثانی
تمہارا دست قدرت قادر وحدت ہو صمدانی
تمہیں ہو عاشق محبوب کے محبوب جیلانی
ہوا محبوب کا محبوب غیاث الدین حقانی
عطار د طفل مکتب کو سبق ہے علم عرفانی
تمہیں ہو عبدالقادر قادر قدرت ہو سبحانی
تمہیں محبوب حق محبوب کے محبوب لجانی
شریعت میں ہو تم یکتا حقیقت میں ہو لاثانی
تمہیں ہو صاحب معراج کے محبوب لاثانی
تمہارے دست قدرت پر رکھا رحمت کیا رحمانی
وسیلہ غوث کا ہو مم محی الدین گیلانی

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفےٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اسے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

ذکر شان و شوکت و ہجوم فرشتگان مقربین بوقت روانگی و سواری براق حضور سرور کائنات

روایت ہے کہ جب محبوب مکرم شہنشاہ دو عالم احمدؐ مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوئے۔ تب آپ کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے یمین و شیار است و چپ فرشتے ہمراہ ہر ایک کے ہاتھوں میں عرش کے نورانی شمع روشن لئے ہوئے قدم بر قدم روشنی کو لئے ہوئے ہمراہ

سید الانبیا سند الاصفیا حبیب مکرم محبوب عالم کا اس مجمع میں نور العلا نور تھا۔
الغرض آنجناب فضیلت مآب کے گیسوے عنبریں مشک فشاں ہے۔ مہ انور درخشاں چکا چوند ہر طرف ایک نور کا عالم حضور کے صورت آفتابی شعاعیں مثل تار قیشی بے انداز لہلہاتے تھے۔ اور شعلوں کے نور سے عرصہ بطحی تک منور گیسوئے عنبریں کی خوشبوسے دماغ قدسیاں معطر و معمور ہو رہا تھا۔
الغرض تمام ملایک جوق جوق ہمراہ مسجد الحرام تک تھے یعنی جب ارادہ بیت المقدس کا ہوا تو جبریل امین نے رکاب تھامی اور اسرافیل نے غاشیہ دوش پر رکھا چنانچہ اونکی عظمت دیکھکر مجکو تعجب ہوا اور عذر کیا تب اسرافیل نے عرض کیا کہ اسے حبیب اللہ آج کی غاشیہ برداری ہزاروں برس کی عبادت میں حاصل ہے۔
علی ہذا القیاس کئی ہزار برس زیر عرش عبادت کیا حکم بارگاہ صمدیت سے ہوا کہ عبادت تیری قبول ہوئی کہہ کیا انعام چاہتا ہے تب پہر میں نے عرض کیا کہ اس عبادت کا ثواب اس صاحب دولت کی امت کو بخشنا جو نام تیرے نام کے ساتھ لکہا ہے۔ اور یہ تمنائے دلی میری ہے۔ کہ ایک ساعت اسکی زبان سے مشرف ہوں۔ تب ارشاد ہوا کہ ایک شب اسکو تقرب اور مرتبہ خاص الخاص عنایت کیا جائیگا۔ یعنی اس صاحب حشمت باشوکت تجکو اسکی غاشیہ برداری کی خدمت عنایت کیجاویگی۔ تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدمت مجکو اس عبادت کے صلہ میں حاصل ہوئی ہے۔
علی ہذا القیاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے عجایب وغرایب ملاحظہ فرماتے ہوئے پہلے آسمان پر جا پہنچے اور وہاں کو آواز دی اوس نے نام مبارک سنکر دروازہ کہولدیا اور اسقدر سے کہا کہ بلائے ہوئے آئے یا خود تشریف کولائے ہیں تب جبرائیل نے کہا کیا تجکو معلوم نہیں ہے کہ یہ شب وہ ہے کہ احمدؐ سے احد ملتا ہے یعنی اپنے محبوب سے اسطور خدا ملتا ہے۔
الغرض آسمان اوّل پر جا پہنچے اسجا آدم علیہ السلام رونق افروز ہیں۔ جبریل امین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ آدم علیہ السلام باپ ہیں آپکے سلام علیک کیجئے۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ اچھا نحتا و ربیٹا آیا اور بہتر پیغمبر آیا پہر تادیر گفتگو رہی۔
الغرض اسطور سے آسمان دوسرے پر حضرت یحیی اور ادریس علیہ السلام اور آسمان تیسرے پر یوسف علیہ السلام سے چہارم پر عیسی علیہ السلام سے اور پنجم پر ہارون علیہ السلام سے ششم پر موسی علیہ السلام سے اور ہفتم پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کرتے ہوئے صدرۃ المنتہی تک تشریف لیگئے۔ صدرۃ المنتہی ایک بیری کا درخت ہے جس کے بیر مٹکے کے برابر ہوتے ہیں۔ اور پتے کان کے

برابرا اور جابجا پھرتے دیکھیں پھر میں بیت المعمور میں واخل ہوا جو فرشتوں کا کعبہ ہے۔ یعنی وہ ہر دم فرشتوں سے بھرا ہوا رہتا ہے۔ وہاں پر عجائب و غرائب دیکھکر جب آپ سے جبرئیل امین نے رخصت اپنے مقام سی چاہی تب آپنے فرمایا کہ اے جبرئیل امین مجکو تنہا چھوڑتے ہو تب جبرئیل نے دست بستہ عرض کی کہ مجکو مجال طاقت اسجا سے ایک بال برابر آگے چلنے کی نہیں ہے۔ اگرارادہ کروں تو مجکو فروغ تجلی جلاکر خاک سیاہ کردے اور یہ شعر پڑھایا۔

اگر اک سر موے برتر پرم ✻ فروغ تجلی بسوزد پرم

الغرض رخصت ہوتے وقت آپ سے عرض پرداز ہوئے اور کہا کہ یا حبیب مکرم رسول دوعالم میری تمنائے دلی ہے کہ بروز قیامت آپ کی امت عاصی کو اپنے بازوؤں کو پلصراط پر بچھا کر سب آپکی امت کو پار اتار دوں یہ امید ہے اور یہ آرزو رکھتا ہوں۔ گر قبول رب العزت ہو۔

الغرض سید الانبیا سند الاصفیا احمدؐ مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہزاروں پردے حجابوں کے لئے طے کرتے ہوئے مقام رف رف تک جا پہنچے یعنی براق رفتار سے تھک گیا۔ اور چلنے سے عاجز ہوکر رہگیا رف رف ایک مقام نور کا نام ہے۔ اس مقام سے ایک ابر نور الہٰی ناگاہ وارد ہوا اور آپ کو اپنے آغوش رحمت میں لیکر عرش بریں تک پہنچا کر غائب ہوگیا۔ پھر آنجناب حبیب مکرم محبوب عالم احمدؐ مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقام دنیٰ فتدلیٰ سے فائز المرام ہوکر خلوت خانہ کاشانہ قاب قوسین او ادنیٰ میں جا پہنچے وہاں جاکر رونگٹا رونگٹا دیدہ شوق بن گیا مورد اختصاص فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ مصدر حصول ضلالت ما زاغ البصر و ما طغیٰ کا کھلا جو دیکھا وہ سُنا جسوقت حق تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ وجلشانہٗ نے آپ کو دیکھا اور آپ نے ذات اطہر کو دیکھا دونوں جانب سے جو اشارہ ہوا دیدہ نہ دیدہ گوارا ہوا۔

نظم بطرز مثنوی مولانا روم صاحب از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت برہان پوری

سیر کی احمدؐ نے خلد کی دکانکی | سیر کی منبع کی سب دکانکی

نئے ڈھنگ کا ہر جگہ دیکھا ثواب | ہر جگہ دیکھا نئے ڈھنگ کا عذاب

صدرۃ المنتہیٰ اسے آگے بڑھے
جا بجے رف رف سے ہوئے حضرت سوا
عالم تنہائی حیرت کا سماں
وصل کا جب دائرہ پورا ہوا
پردۂ آئینہ اٹھا آپ سے
طالب و مطلوب کا نقشہ بنا
دوئی کے بیچ میں دل پھنس رہا
سہر ہے اسرار اسحٰق راز خفی

عرض کو جبریل پھر کرنے لگے
عرش اعلیٰ پر گئے انجام کار
ہمدمی میں تھا نہ کوئی انس و جاں
تب تو الاول ہوا الآخر بنا
عکس سے صورت ملی تب آپ سے
عکس بھی لا آئینہ سے تو ہی تھا
کھل گیا جب بیچ کیا باقی رہا
راز احمد ستر احد ہے خفی

مجکو آگے نہیں طاقت مجال
نور کا اک پردہ اں ظاہر ہوا
قاب قوسین اور ادنیٰ تک گئے
اٹھ گیا پردہ دوئی کا اس جگہ
وصل باہم وصل ہو دیکھا وہاں
آئینہ سے پوچھا تب ہیں کون تھا
عشق کامل حسن کا ہی اصل نام
خود کو خود میں دیکھکر حیرت کئے

گر بڑھونگا تو جلا دیگا جلال
آپکو وہ قرب حق تک لیگیا
دونوں گوشے جب کمانوں کے ملے
شکل باہم شکل دونوں اسجگہ
احد احمد کا ظاہر نشاں
عکس سایہ ہوں تیرے حسن کا
عشق صادق میں کیا منزل
یہ مضامین سخن غربت لکھے

خمسہ بعنوان مضمون بالا از اسرار اسحٰق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

شہنشاہ دنیا و دیں محبوب رب العالمین — ہو مالک عرش بریں ہو تاج فخر المرسلین
ہو افتخار اولیں ہو اعتبار آخریں ہو — ہو صاحب کرسی نشیں ہو عالم نقش نگیں
صل علیٰ بر شاہ دیں ہم آل اصحاب اجمعین

نور خدا الشمس الضحیٰ ہو مصطفےٰ بلغ العلےٰ — لولاک ہے فرماں ترا ہے تو حبیب کبریا
حاجت روا مشکل کشا بحر کرم جود و سخا — سبحان الذی اسریٰ بجا شہباز قدرت پر فزا
مہر ضیا ماہ لقا نجم الہدیٰ زہرہ جبیں

وصفت تنزل الہدیٰ یٰسین طٰہٰ ہل اتیٰ — احب الجبینۃ ضیا انوار حق بدر الدجےٰ
محمود احمد مجتبیٰ حامد محمد مصطفےٰ — ہو ساقی کوثر بجا کیا جیند اشان خدا
انوار رب ہر دو سرا سالار ختم المرسلیں

قرآن ترا نازل شدہ سب انبیا فاضل شدہ — بر قاب حق داخل شدہ صدمہ حیا کامل شدہ

از وصل حق واصل شدہ با اصلیت واصل شدہ — باذکر حق شاغل شدہ شاغل شدہ قابل شدہ
ملکوتیاں ایں غل شدہ اے خیر الرسلین

محبوب حق ذی شان ہو تم ہمقریں رحمان ہو — تم معشوق رحمان ہو تم واصل یزدان ہو
تم کل یوم شان ہو تم عالم امکان ہو — بالائے عرش شان ہو تم دولت ایمان ہو
تم صاحب غفران ہو تم مالک روئے زمیں

نور خدا جلوہ ترا ہر جزو کل کو ہے عطا — رخ ہے ترا ماہ لقا پر ارجع العین ضیا
ہے آفتاب حسن و دوتا ماہ چشم صد مرحبا — اذہب الاشعاد ہا بین تتم بیتو ا دا
حقا کہ دل ہارا گیا صد مرحبا سلطان دیں

تم خاتم پیغمبراں ہو تاج فخر مرسلاں — تم مقتدائے عارفاں ہو رہنمائے انس و جاں
فتح لوائے غازیاں لذت رسا عاشقاں — راحت لوائے مومناں امید گاہ عاصیاں
حاجت روائے بیکساں ہو قبلہ و کعبہ دیں

بر عرش اعلیٰ جائے تو کرسی بود ماوائے تو — صد حیذا کف پائے تو دست قضا برنائے تو
تقدیر خوشتر پائے تو بر قامت زیبائے تو — بار وئے اطہر پائے تو بطحا مدینہ جائے تو
باد صبا گر سوئے تو یثرب کنی جانب یا الیقیں

تو راکب براق ہے بالائے عرش طاق ہے — زہند خوش اخلاق ہے تو یوسف المتق ہے
سب انبیائے صداق ہے تو معشوق خلاق ہے — حور و جناں مشتاق ہے تو شہرہ آفاق ہے
تو محبوب اشفاق ہے صد مرحبا صد آفریں

ہے روئے تو شمس الضحیٰ و لیل گیسو حبذا — بل الحعدہ زلف سیہ کیا قامت حسن دوتا
آں خاتم تو ذات ترا مہر نبوت ہے گواہ — سردار دو عالم بجا شان خدا نام خدا
تو افضل و اکمل ہوا ہے شان رب العالمیں

شہنشاہ ہر دو جہاں بنیاد ارض و آسمان — ہمراہ ملایک شادماں انا فتحنا کا نشان
اسرافیل ہے غاشیہ داں ہو کر براقی اس مکاں — فوج ملایک انس و جاں نغمہ سرا سیارہ یاں
تو شاہ ہو محبوب جہاں نعلین بر عرش بریں

سلطان رب دو جہاں پہنچا مکان لامکاں — صف باندھ کر پیغمبراں آدم سے تا عیسیٰ ہماں

فوج ملایک شادماں حوران غلمان اس مکاں دیکھا جو شان مصطفےٰ حیران تھے وان سب الٰہی جاں

خدام رضواں قدسیاں درباں ہوا روح الامین

ہے عرش اعظم جا تری صدرہ سے آگے برتری حبیب دو کمانیں جا ملیں اس دائرہ میں وصل کی

طالب ملے مطلوب بھی عقدہ کھلا رازِ دوئی پیکر شراب بیخودی مقصد ہوئی حاصل سبھی

طالب ملے مطلوب بھی دولہا دولہن ہو ہمقرین

علم لدنی کا کھلا جب حق سے جا واصل ہوا حق تجھسے تو حق سے ملا پردہ اٹھا کر برملا

احد وہی احمد ہوا کیا میم کا پردا پڑا قاب قوسین عن الدا کیا وصل کا حاصل ملا

باغ چمن پھولا پھلا گل ہو گلستان حسین

کیا قامت دلدار ہے کیا صورت انوار ہے شمشاد قد گلزار ہے واللیل گیسو یار ہے

ابرو کماں تلوار ہے زیب قمر رخسار ہے موئے کمر خمدار ہے حق کی قسم اسرار ہے

کیا جامہ و دستار ہے جسپر فدا نقاش چین

ہے قامت رعنا غضب کیا جامہ و دستار ہے کیا سر مگیں آنکھیں غضب کبک دری کی چال سب

نازو نگہ انداز عجب شایاں ہے کیا پُر غضب دیکھ آئینہ میں حسن رب محبوبؐ طالب ہو تب

ہو حسن پر شیدائی رب حیرت ہوئی حق کو وہیں

صدیق اکبر باصفا ہیں یار غار مصطفیٰ فاروق عادل باخدا یار وے احمدؐ مجتبیٰ

عثمان مرد باحیا شہزادہ نور الہدا حیدر علیؓ مشکلکشا ہیں شیر حق مرتضیٰ

اصحاب محبوب خدا سر نامِ رب العالمیں

جدالحسینی الحسن ہے ذات تیری پنجتن آقا مرے مولا مرے من نازک بدن شیریں سخن

زیبا ہے تو باغ چمن دیر و حرم شور فگن شمشاد قد زیب پھبن غنچہ دہن گل پیرہن

ہے تو گلاب نسترن یا فتحا بوسے نسترین

روز جزا ہو بیکسی نفسی پکاریں سب نبی ہوگا ہمارا تو شفیع حق کا دلارا احمدی

فریاد و نالاں کرسبی ہو ملتجی اسماء سب ولی تیرا سخن ہر دلی یا اُمتی یا اُمتی

ہے حامی امت تو ہی بیشک شفیع المذنبین

سب ساغر وحدت ترا اسرار اسکو شیدا بنا اس کو مدینہ تو بلا اے مالک ہر دو سرا

پڑھکر قصیدہ یہ مزار وضے پر ہوں تیری فدا　　تصدیق دل سے ہو وا صلی علی اصلی علا
غربت فقیر سے بینوا ہے کمترین تیرے ملکیں

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفی ماجا، الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

ذکر وصال عاشق و معشوق در شب معراج اور راز و نیاز کی باتیں اور بخشائش و بخیا تمام امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

الغرض اللہ جل شانہ نے مجکو دیکھا اور میں نے اس کو دیکھا اور آپس میں راز و نیاز کی باتیں ہوئیں بعد میں اس طرح ارشاد ہوا۔

شان احد شان احمدؐ دونوں یکجا پر ہوئے ✻ ایک ہی تھے آئینہ قدرت تلے پھر دو ہوئے

روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ جب دونوں خلوت خانہ خاص میں ایک جا ہوئے تو آپس میں باتیں ہونے لگیں۔ بعد راز و نیاز محبت خاص اشخاص کے اللہ تبارک تعالیٰ اور محمدؐ رسول اللہ ذکر شروع ہوا۔ اوّل اللہ پاک نے فرمایا اے محمدؐ انا وبیت وما سوی ذالک خلقت لاملک یعنی اے محمدؐ تو مجھسے ہے اور تمام مخلوق تجھ سے ہے اور دوسرے سے فرمایا حق تبارک تعالیٰ نے اے میرے حبیب بہشت حرام ہے سب انبیاؤں پر جبتک کہ تو نہ داخل ہوگا جنت میں اور اسیقدر سے حرام ہے جنت تمام امتان پر جب تک کہ تیری امت نہ داخل ہو جنت میں بعد اس کے آنجناب خواجہ عالم محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ سے کہ حساب اور کل کتاب امت میری کا میرے حوالہ کر دے ارشاد ہوا کہ اس سے تیری کیا غرض ہے تب آپنے فرمایا اے رب العالمین میرے۔ میری امت اپنے گناہوں کے سبب میدان محشر میں اور امتوں کے سامنے شرمندہ اور پشیمان ہوگی مجکو اس کی غیرت ہے تب پروردگار عالم نے فرمایا اے حبیب میرے میں حساب ان کا اسقدر سے لونگا کہ تجھکو بھی اسکی خبر نہ رہیگی۔

الغرض میں گناہ امت عاصیوں کے تیرے چھپاؤں گا تو پھر شہیدوں پر مطلع کیونکر ہوگا اے محمدؐ تو انپر شفقت رسالت رکھتا ہے تو میں بھی رحمت ربوبیت رکھتا ہوں اور تو پیغمبر رہنما ان کا ہے تو میں بھی معبود خدا اون کا ہوں۔ اور تو آج نگہبان بنظر الطاف سے دیکھتا ہے تو میں بھی نظر ازل کے ان کے حال پر رحم وکرم کی رکھتا ہوں۔

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ المتقین الصلوٰۃ سلام یا رحمت اللعالمین شکر ہے اس بے نیاز خداوند تعالی کا جو اپنے فضل وکرم سے ہم گنہگاروں کا وہی ستار العیوب غفار الذنوب مالک غفور الرحیم ہے اور درود نامحدود اوس برگزیدہ حبیب مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کامل واکمل اور افضل ہے جن کے باعث ہم امتیوں کو سرفرازی اور نجات ابدی بہتر سے بہتر حاصل ہے لے مسلمانوں جس قدر ہمارے پیشوا ہادی رہبر مالک حوض کوثر تمام نبیوں کے سردار مرسلین کے سرور ہیں اوسی قدر سے آپکی امت اون تمام نبیوں کے ورسولوں کی سردار اور بہتر ہوئی ہے۔ جس قدر سے حق تبارک تعالی اپنے حبیب مکرم محبوب دوعالم پر عاشق زار ہے۔ اسی قدر اس محبوب کی امت کا بھی اور محبت از حد وبیشمار ہے۔ پس عاشق کا قاعدہ ہے جس طرف معشوق کی طبیعت کو رجوع پاتا ہے خود بھی اوسی طرف کو جھک جاتا ہے۔ باوجودیکہ اس حالت کو غور کرو اور اپنے مرتبہ کو ملاحظہ کرکے اس مالک الملک غفور الرحیم کا حکم اور اوس حبیب مکرم محبوب دوعالم کی اطاعت کو بجان و دل سے خدمت گذار حکم پروردگار کے بندے بنے رہو تاکہ قیامت کے دن تم کو وہی محبت اور الفت وسیلہ نجات کا باعث ہو۔

روایت ہے کہ ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت کو پڑھ رہے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک امت ہے وہ دنیا میں سب امتوں کے اخیر میں پیدا ہوگی۔ اور جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ یعنے جب اس حالت سے خبردار ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے اور وہاں جاکر عرض کیا کہ اسے بار الٰہی اس امت کو مجھے عنایت فرما جو سب سے آخر میں پیدا ہونیوالی ہے۔ اور جس کا ذکر میں نے آج توریت میں لکھا ہوا دیکھا ہے غیب سے ندا آئی کہ موسیٰ وہ امت روز ازل سے حبیب مکرم محبوب دوعالم حضرت محمدؐ مصطفیٰ احمدؐ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت کیگئی ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے یہ ارشاد خداوندی سُنا تو فرمایا کہ اسے رب میرے مجھکو ایک مرتبہ اون کی صورتیں دکھلادے تاکہ جن کو تو نے ایسا مرتبہ عنایت کیا ہے اور اس قدر بزرگی وعظمت

ومراتب عنایت فرمایا ہے اون کو میں بھی دیکھ لوں تب پھر آواز آئی کہ اے موسیٰ تم اس امت کو نہیں دیکھ سکتے ہو۔ کیونکہ وہ امت بعد ایک مدت دراز کے پیدا کیجاوے گی۔ جب یہ احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سُنا تو عرض کیا اللھم اجعلنی من امتہ اے پروردگار میرے نہ دیتا ہے اور نہ دکھاتا ہے مجکو بھی اسی امت میں داخل کرتا اور پیغمبر نہ بناتا تو خوب تھا۔ یعنی اپنے حبیب مکرم محبوب دوعالم کا امتی بناتا تو بہتر تھا۔

اللہ اللہ دیکھو اے امتان احمدیؐ تمہارا مرتبہ اور غور کرو اپنے کو اور شکر بجالاؤ اُس پروردگار عالم کا کہ تمکو اس حبیب مکرم محبوب دوعالم کی امت میں پیدا کیا اے عاشقو دیکھو اپنے مرتبہ کو اور شکر لاکھوں بجالاؤ اوس پروردگار عالم اور تصدق ہوجاؤ اس کے حبیب مکرم محبوب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ہم کو اس کی امت میں ظاہر کیا۔ اور اور آپ نے ہم کو امتی کا خطاب مستطاب سے یاد ارشاد فرمایا۔ اور آپ امت میں پیدا کیا جن کی امت میں ہونے کی انبیاء مرسلین کو تمنا تھی کہ ہم کو پیغمبر نہ کرکے اُس صاحب لولاک لما کی امت کرتا یعنی صاحب شفیع المذنبین حبیب دوسرا رحمت اللعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت ہوتے تو بہتر سے بہتر تھا۔

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین — مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا معنوی رحمتہ اللعالمین بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہان پوری متخلص بہ غربت

جلوہ گر صورت آدم میں تو
آئینہ دل کا بنا دیکھا جمال
شان یکتائی ہی تیری جمال

ظاہر ہی مجھسے تو اور بہم میں تو
زیر بہم ہے میرے اسلام میں تو
جلوہ آرا حسن در گلشن میں تو

جا لیں ہیں تیری عجب ہیں غضب
آنکھ میری دید کی قابل نہیں
قم باذنی جب کہا مردا اٹھے

عالم سفل میں رکھا ہم میں تو
دیتی مجکو ہے گر عالم میں تو
تھا جنا بِ عیسیٰ مریم میں تو

احد احمد ہوا خود آپ سے
عبدیت میں کون ہے جلوہ نما
ہے خبردار ایک ہے بس جہاں
سے بے بصارت حسن ہے پردہ نہاں

عشق حق سے حسن ذات آدم میں تو
احد احمد ہے بجا اسدم میں تو
ہے گل گلزار معنی ہم میں تو
ہو بہو ہے دیدۂ پرنم میں تو
غربت عاجز کا ہے تازہ سخن

احد اور احمد ہے یہ بندہ کیا
بے نیازی ناز کا انداز ہے
ظاہر و باطن کا گر اک حال ہو
تم حق اسرار اسحق گر ہو عیاں
ہے سر در عشق ہیر محرم میں تو

تجھ سے ہم میں کون ہے آدم میں تو
شوخیاں بتلا رہا عالم میں تو
نسبت فنا ہے اور بقا ہے دم میں تو
کیا چھپا ہے اصل محرم میں تو

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین — مصطفی ماجاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار اسحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

پہنچا عرش معلی پر بلغ العلے تری شان کا دوسرا ہوا ہی نہیں
کیا مرتبہ اعلیٰ ترا ہوا تجھ سے بہتر کسی کو کیا ہی نہیں
ساری خلقت کو جلوہ نمائی ہوئی تجھ سے ظاہر خدا کی خدائی ہوئی
کیا شرافت کو پایا حق سے بجا ترا سایہ زمین پہ گرا ہی نہیں
اللہ اللہ کیا رتبہ عظیم ہوا شب معراج میں جاکر حق سے ملا
ہوئے طالب و مطلوب ایک جا وہاں خلوت کی جا دوسرا ہی نہیں
حسن احمد سے جلوہ نمائی کیا مصطفیٰ نے خدا کی خدائی کیا
اس کو تاج شفاعت عنایت ہوا تجھ سا شافع ہوا دوسرا ہی نہیں
ہوئے افضل و اعلیٰ تمامی نبیؐ اس گلشن عالم میں پھول ہری سبھی
دلے دیکھا نہ ایسا ہم نے نبیؐ ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں

رحمت اللعالمین ہے تو نہاں رحمت آپکی ہے زمیں سے تا بہ سما
رحمت اللعالمیں رب جہاں تجھ سے محبوب بہتر ہوا ہی نہیں
نور سے روشن جس کے زمین و زمان ظلمت ہستی میں مثل مہر جہاں
تجھسے روشن ہے ہر تاریک جہاں احد احمدؐ سے مطلق جدا ہی نہیں
زیب دی تجھسے حق نے کون و مکاں عاصی امت کا تو ہی کشتی باں
ترے روضے کو جس نے نہ دیکھا یہاں اسکی جینے کا کچھ بھی مزا ہی نہیں
کیا طپش سے گذرتی ہے شام و سحر غم ہجر نبی میں یہ آٹھ پہر
کہیں ہو وے مدینہ میں میرا گذر مجکو ہند میں امید شفا ہی نہیں
ہے یہی عیش و عشرت کے دن یلے روضۂ اقدس پہ جا سکے رہئے
صبا مجکو مدینہ میں لیکے چلے اپنی قسمت سے مجکو گلا ہی نہیں
کیا اسرار احق سر مصطفیٰ معرفت سے آگاہ ہوا اسجا
کیا لکھے گا غربت وصف ثنا تیری طبع کو اسجا رسا ہی نہیں

سلموا یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

ذکر سیر دوزخ و جنت بسلسلہ معراج نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم عرش اعظم و کوائف بہشت بریں

راوی لکھتا ہے کہ آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جا پہنچے جہاں عرش اعظم تھا یعنی اس عرش کیجانب دہنے منبر احد جانب بائیں پر ایک عظیم الشان انواع مرصع جواہر سے نقش و نگار دیکھا تب آپنے ان منبروں کا احوال دریافت فرمایا تو اوسوقت بارگاہ رب العزت سے خطاب ہوا اے میرے

محبوب اعظم یہ داہنی جانب کی تمام منبریں پیغمبروں کیواسطے ہیں اور جانب چپ جو منبر ہے وہ صرف تمہارے واسطے بنا کر تیار رکھا ہے۔ اس غرض سے کہ داہنی جانب پر دوزخ ہے اور یہ منبر اسی غرض سے تیار کر رکھا ہے کہ بروز قیامت آپ اس منبر پر جلوس فرمائیں گے۔ یعنی تمام دوزخیوں کی راہ اسی طرف سے گذرتے ہے۔ احیاناً کوئی آپ کی امت گنہگار باقی رہا ہو اور شاید وہ دوزخیوں میں شامل ہو کر دوزخ کو جائے۔ لہذا آپ اس کو اسی راہ سے پہچان کر اس کی شفاعت کر کے اسکو داخل جنت کریں گے۔ اسے حبیب میرے مجکو ہرگز منظور نہیں ہے کہ کوئی متنفس تمہاری امت کا مبتلائے عذاب ہوکر داخل دوزخ ہووے۔

بعد اس کے ارشاد ہوا کہ اے محبوب میرے تو نے التجا جبرئیل امین کی جو تم سے کیگئی تھی اوسکو بھول گئے یعنی وہ التجا اسکی یہ ہے کہ روز قیامت پلصراط پر اپنے بازوؤں کو بچھا کر امت عاصیوں کو پار اتار دو اوس کو تم کیا بھول گئے تب آپ نے عرض کیا کہ اے خداوند تعالیٰ تو دانا و بینا ہے تب پروردگار عالم نے فرمایا کہ اوس کی التماس قبول فرمائی۔

بعد اس کے آنجناب تقدس مآب کے سینے فیض گنجینے میں علم اولین اور آخرین کو مرحمت کیا گیا اور حکم مرحمت کیا گیا اور حکم دیا کہ بہشت نزہت سرشت کی دلکش چمنوں کی سیر سے دل کو شاد فرمایئے اور اوسکی تراوٹ جانفزا طرح بطرح انواع انواع ہشت قصر ایواں کشش اور مکانات اقسام اقسام کے ملاحظہ فرما کے شکر و حمد تبارک تعالیٰ بے نیازی کا بجالاؤں۔ چنانچہ باغان جنت کو بخوبی ملاحظہ کر کے فارغ ہو کر جانب دوزخ کی طپش آتش اور سوزش کو دیکھئے کہ اس میں کیسے کیسے عذاب گنہگاروں کے لئے موجود ہیں۔ الغرض دوزخ کی طپش آتش اور سوزش جو اس میں انواع انواع طرح بطرح کے عذاب شدید اور کیا کیا تکلیفیں اور رنج و غم عذاب ہوتا کہ اس کے ملاحظہ کیلئے داخل اوس جا پر ہو کر کچھ دیر ملاحظہ کیا یعنی طبقہ اولی جو بہ نسبت اور طبقوں کے عذاب میں کم تہا اوس کو پہلے آپ نے دریافت کیا۔

باوجودیکہ اس دوزخ کو دریافت کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس دوزخ میں ستر ہزار کوہ آتشیں اور ہر ایک کوہ میں ستر ہزار جنگل و صحرا آتشیں ہیں اور ہر جنگل میں ستر ہزار غار عمیق آتشیں ہیں۔ اور ہر غار میں ستر ہزار شہر آتشیں ہیں اور ہر شہر میں ستر ہزار قصر آتشیں ہیں۔ اور ہر قصر میں ستر ہزار سرائیں آتشیں ہیں اور ہر سرائے میں ستر ہزار خانے آتشیں ہیں اور ہر خانہ میں ستر ہزار صندوق اور ہر صندوق میں طرح بطرح کے عذاب ہیں۔ اور اسی قدر سے ہر ایک شہر میں ستر ہزار دریائے شور آتشیں ہیں جو ہزاروں جوش خروش سے رواں ہو کر جاری ہوئے ہیں۔ چنانچہ اگر

اوس میں ہفت طبق زمین اور ہفت طبق آسمان ایک دریائے شور میں داخل کیا جائے تو وسے سب کے سب غرق ہوکر اون کا پتہ بہی نہ معلوم ہو اور ایک مدت دراز تک اگر تمام فرشتے اور جن وانسان جستجو کریں تو اون کو اوس جا کا نام ونشان اور پتہ بہی نہ ملے۔ بلکہ وسے سب کے سب اپنے سے بیخبر ہو رہیں۔

الغرض تمام اسحالت سے خبردار ہوکر اوسکو مالک دوزخ سے پوچہا کہ یہ دوزخ کا طبقہ کسکی امت کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔ تب مالک دوزخ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ طبقہ دوزخ کا اور طبقوں سے بہت اچہی حالت پر اور نہایت کم سے کم ہے مگر کس کی امت کا ہے، اسکا یہ پر مطلق، خاموشی اختیار کرلی اور کچہہ جواب نہ دیا۔

الحاصل کلام مالک دوزخ سے آنجناب خواجہ عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچہا اور باصرار استفسار فرمایا۔ تب مالک دوزخ نے مارے شرم کے اپنا سر نیچا کرلیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ مالک دوزخ اس کے اظہار کرنے سے حضور سے شرماتا ہے۔ تب آپ نے مخاطب ہوکر مالک دوزخ سے فرمایا کہ بولو بے تکلف اس کا حال بیان کر۔ شاید آج اوس کا تدارک ممکن ہو۔

تب مالک دوزخ نے اس قدر سے عرض کیا کہ اے شفیع المذنبین یا رحمت اللعالمین وائے مالک دنیا ودیں یہ طبقہ صرف آپکی امت کیواسطے گنہگاروں کے تیار کیا گیا ہے۔ یعنی جو لوگ آپکی امت کے نافرمانی خدا اور رسول کی کریں گے اور اوس کے برگزیدہ نبی کی پیروی کرنے سے منحرف ہوں اور خلاف شریعت اور بیجا حرکتیں گناہ کبیرہ سے جو ہوں اون کو اس دوزخ کے بیچ داخل کرنیکا حکم بارگاہ الٰہی سے ہوچکا ہے۔ باوجودیکہ ہر حالت آپ اپنی امت کو ہدایت سے آگاہی دیں اور گناہ کبیرہ سے باز رکہیں اور خوف خدا سے اون کو مطلع کریں تاکہ وسے اوس دوزخ کے عذاب شدید سے اپنے کو بچادیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کو بخوبی امر حق سے راہ مستقیم ہدایت سے روشن کریں اور ان کو اس طبقات سے مطلع کریں۔ تاکہ وہ بخوبی راہ دین وایمان کی پیروی حاصل کریں اور حکم خدا کا پورے طور سے ادا کریں تاکہ وہ ان عذابوں سے اس طبقات دوزخ سے محفوظ رہیں۔ واللہ مجکو طاقت تخفیف عذاب کی نہ ہوسکیگی۔ اور حضور پر نور شافع جمہور سے محجوب و شرمندہ نہ ہوں۔

پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال کو سنکر بہت ہی حیران بصد گریاں ہوکر سر مبارک پر سے عمامہ کو جدا کرکے اور مناجات بارگاہ قاضی الحاجات ملتجی ہوکر عرض کرنے لگے۔ کہ اے مبارک

خداوند تبارک تعالیٰ آپ تجھکو بخوبی روشن ہے۔ یعنی لوگ میری امت کے بہت ہی ضعیف وناتوان عمر کوتاہ مجبور لاعلم ہیں۔ کیونکر اس عذاب شدید کے متحمل ہوسکیں گے۔ اے بے نیاز تو مالک و غفور ہے اور تو نے مجھکو تاج شفاعت اپنی عنایت اور فضل سے عطا فرمایا ہے اے بندہ نواز تو نے مجھکو شفیع المذنبین اور رحمت للعالمین فرمایا ہے۔ اے باریتعالیٰ قادر قدیر تو نے مجھکو شافع عاصیان امت قرار دیا۔ اے صاحب برہان والے قادر ذی شان تو غفور ہے۔ اور شکور ہے۔ تو نے اپنے فضل عمیم اور کرم مستقیم سے رحمت اللعالمین شفیع المذنبین کے خطاب سے سرفرازی وزینت بخشا اب میری تمام آبرو و عزت دستگیر بیکسیاں سب تیرے ہاتھ ہے اسقدر سے کہا اور آپ کے چشم مبارک سے قطرات اشک مسلسل جاری ہوئے تاگہاں خطاب آیا اور ایسا ارشاد ہوا کہ میرے دوست حبیب محبوب عالم بہترین خلایق مخلوق آدم رحمت اللعالمین اے شفیع المذنبیں آپ ہرگاہ ہرگز اس بات کا خیال دل میں نہ لاویں اور خاطر اقدس پر اپنی ملال ورنج وغم سے خاطر مبارک کو ملول ورنجیدہ نہ فرماویں۔ بروز قیامت میں تمہاری شفاعت عظیم سے اتنے لوگوں کو بخشونگا جو آپ مجھ سے راضی اور خوش ہوں گے۔ تب آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرض پرداز ہوئے کہ اے خداوند تعالیٰ پاک بے نیاز قسم ہے تیری ذات عزت وجلال بے کمال بیمثال کی اگرچہ میری امت میں سے ایک شخص بھی اس طبقے دوزخ میں رہیگا۔ تو میں ہرگز راضی نہ ہونگا۔ اور جبتک تمام گنہگاران امت کو اس طبقے دوزخ سے نکالکر بہشت بریں میں داخل نہ کرالوں گا تمامی امت عاصیوں کو اپنے ہمراہ لونگا ہرگاہ قدم بہشت بریں میں نہ رکھوں گا۔ تب حکم آیا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

باوجود اس کے آپ کے والدین کا عذاب بطور امتحان کے پیش کیا گیا۔ لہذا آپ نے عذاب والدین پر نظر کرکر نہایت ہی آبدیدہ اور قطرات اشک بے اختیار آنکھوں سے جاری ہوئے تب بارگاہ ایزدی سے ندا ہوئی۔ کہ اے حبیب دونوں میں سے ایک بات کو اختیار کیجئے یا تو مغفرت ماں باپ کی چاہو یا بخشش امت عاصیو نکی چاہو تب آنجناب تقدس مآب شافع دوجہاں رحمت اللعالمین نے نہایت آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ ماں باپ کو اے رب العالمین میں نے تیری مرضی پر چھوڑا ولیکن مجکو ہر حال میں میری امت عاصیونکی بخشایش اور مغفرت درکار ہے۔

اللہ اللہ کیسا وہ مطلق ہمارا پیارا نبی عاصیو نکا پشت وپناہ گنہگاران کا مہربان اور سیہ کاروں کا قدردان مالک ذیشان شافع عمیم رسول کریم ورحیم اللہ اللہ کیسا اپنی امت کا شیدائی

یعنی اپنی ماں باپ سے بھی زیادہ محبت الفت پیار شفقت کرنیوالا جس نے والدین کو اپنے خداوند تعالی کی مرضی اقدس پر چھوڑا اور اپنی امت گنہگاروں کی ہرگز نہ بھولا۔

اے مسلمانوں نثار ہو جاؤ اور قربان کرو اپنا مال اور اپنی جان اور صدقہ کرو اپنے ماں باپ زن و فرزندان کو اس پیارے نبی شفیع المذنبین رحمت اللعالمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے اور شکر بجالاؤ اوس غفور الرحیم کا جو ہم کو اوس صاحب حشر کی امت میں پیدا کر کے داخل کیا پھر اس سے اور کیا زیادہ چاہیئے ہو ہر حالت میں شکر بجالاؤ اوس خالق بے نیاز کا اور مطابقت پیروی حاصل کرو اوس حبیب اکرم محبوب عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پاک کی:۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین ‏ ‏ مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام ‏ ‏ برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ۔ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

اے خدا تو ہی ہمارا بے نیاز
کیا ہیں ہم اور کیا ہماری زندگی
بخشیے الٰہی عاصیوں کو مصطفےٰ
حسن اپنا دیکھ آپ شیدا ہوا
سب ہی قدرت کو ہے شایانِ الٰہی
حکمتِ اعلیٰ ہے تیری اسقدر
فرق پر احمد کے رکھا تاج ہے
زینت محبوب سے دی عرش کو

ہم گنہگاروں کا ہے بندہ نواز
جائیگے ہستی میں ہم ہمیش مندگی
فضل حق ہمپر نبی ہے یا خدا
عاشق ہو کر حسن محمد ظاہر کیا
تب بنے محبوب اور مردود سب
ہو گئے حیران سب جن و بشر
اور کیا ابلیس کو محتاج ہے
ظلمت ہستی کو بخشا ذش کو

شکر تیرا کس دہن سے ہو ادا
فضل ہے تیرا ہمپر بڑا خدا
جسکو تو چاہے وہی مقبول ہے
ذات اقدس کو رکھا تو اپنے پاک
تونے احمد کو کیا محبوب ہے
صاحب قدرت ہے تو پروردگار
کی خلافت خاک کو تونے عطا
قہر و رحمت دونوں یکجا کر دیا

کسطرح پر حمد تیری ہو ادا
امت احمد میں ہمیں پیدا کیا
جسکو تو چاہے وہی مردود ہے
حسن احمد کو کیا تونے لولاک
اور شیطان کو کیا مردود ہے
تو ہی قادر تیری حکمت پر نثار
نار سے سب نور کا نور کر دیا
نور اور نار کو یکجا رکھا

تونے محمدؐ کو بلا کر عرش پر
شان اسرار الحق کی شان ہے

زیب دی انکو زمین فرش پر
مظہر حق عرفان عارف جان ہے

دونوں عالم میں تھا محبوب کو
غربت اپنا آپ شیدائی ہوا

ظاہر و باطن دکھایا محبوب کو
اس نے دی سب جو مٹا پایا بقا

قصیدہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

شافع محشر محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بروز محشر ہوگا پکارا شافع برحق ہوگا ہمارا
امت عاصی کو کیا فکر ہے کافی وسیلہ روز حشر ہے
داور محبوب اکبر ہو تم خدا کے برحق پیغمبر ہو
تفاخر تمکو حور و ملک ہیں شرافت تمکو جن و بشر ہیں
روئے منور شمس الضحیٰ ہے واللیل گیسو کیا جدا ہے
ہو تم مکان لامکیں ہو نقشہ تمہیں سب تم نقش نگیں
اسرار الحق غربت کی نکتہ یا تم ہی ہو صنا ماہ درخشاں
تمسے شریعت ہے آب نمایاں تمسے طریقت کا ہے گا پایا

فخر نبی ہو سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بخشوائے امت کو اپنی سالم صلی اللہ علیہ وسلم
مختار امت کا اپنی ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
شان خدا محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
سب انبیا میں محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
شام و سحر کیجا پہ بشر م صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں جہاں میں یکتا ہے عالم صلی اللہ علیہ وسلم
تم ہو وسیلہ کے جہر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا حقیقت میں تیرا ہی عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سلوا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

قصیدہ از اسرارالحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

بزم میلادِ نبیؐ اصل علےٰ ہے دیکھو
با وضو سب رہو داخل یہ ہر جائے ادب
موضو ذکر ہے میلاد مبارک اس جا
با ادب ہو رہو میلاد مقدس ہے یہاں
روئے احمدؐ کا تصور تو جمالو دل میں
تا بہ افلاک زمین نور سے جس کے معمور
جان و دل صدقہ کرو عاصیو احمدؐ پر
بخشوائیں گے تمہیں روز قیامت سے پہلے
رحمت اللعالمیں ہے ذات محمدؐ سب کو
ہوں میں شیدائی دل جان سے احمدؐ پر
ہند سے جلد مدینے کو بلا شاہ امم
رحم فرماؤ میرے حال پر تم شاہ زمن
جوشِ الفت میں ہے اسرارالحق بیخود
غربت خستہ کی حالت پر نظر احمدؐ ہو

خدا نور خدا اصل علےٰ ہے دیکھو
ہر طرف نور نبیؐ جلوہ نما ہے دیکھو
سب درود ان کو پڑھو حسن خدا ہے دیکھو
رکھو تصدیق یہ ایمان شفا ہے دیکھو
حسن آئینہ میں یہ حسن ضیا ہے دیکھو
رحمت حق سے یہ رحمت ہی سوا ہے دیکھو
شافع المذنبیں کیا تمکو ملا ہے دیکھو
سو منو حامی تمہیں مشکل کشا ہے دیکھو
شاہ محبوب خدا ہے شان خدا ہے دیکھو
غم فرقت سے میرا حال برا ہے دیکھو
ہے غلام نبیؐ یہ نام میرا ہے دیکھو
درد فرقت میں تن من جلا ہے دیکھو
مست ہو کر کے ہوا جان سے فدا ہو دیکھو
مدح حق وصف محمدؐ کیا لکھا ہے دیکھو

صلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
بھیج اے رب میرے درود و سلام

مصطفیٰ ما جاء الاللہ رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

بعد معراج شریف کے حالات واپس ہو کر ظاہر آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے

روایت ہے کہ آنجناب تقدس مآب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانب حق سے خطاب آیا کہ ہرگز آپ اپنی امت عاصی گنہگار کے ساتھ اسقدر مہر الفت اور محبت رکھتے ہو کہ اپنے ماں اور باپ کی مغفرت پیارا ان کی بخشائش کو مقدم سمجھا ہے ہیں نے آمرزش آپ کی امت اور ماں اور باپ کی بخشائش و مغفرت کو منظور کیا۔

چنانچہ جب حضرت احمد مجتبٰے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم التماس سے درجہ مقبولیت کا حاصل کیا۔ بعد خلعت فاخرہ و انعامات بارونق سے بافراغت ہو کر رخصت طلب کی یعنی درگاہ رب العزت سے مرتبہ قبولیت خلعت فاخرہ سے سرفرازی ہو کر رخصت کا عنایت ہوا جب خواجہ کائنات مفخر موجودات خزانہ برکات مراحم تحیات سے مالامال ہو کر واپس ہوئے یعنی جب تشریف شریف در دولت پر جا کر داخل ہوئی تو حجرہ مبارک کی زنجیر بدستور ہلتے دیکھا۔ اور جب مکان کے اندر داخل ہوئے تو بستر راحت اسی قدر سے گرم پایا۔ اور وضو جس جا کیا تھا۔ وہ پانی بدستور موجود تھا۔ یعنی وہ ہی خشک ہونے پایا تھا۔

الغرض یہ تمام احوال شب معراج کو تمام بیان کیا تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صدقت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور بعد ادب تعظیم مبارک دینے کے کھڑے ہوئے اور ابوجہل لعین نے جب سنا تو کہا کذبت۔ لہٰذا حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خطاب صدیق کا عنایت ہوا اور ابوجہل کو خطاب زندیق کا دیکر مشہور کیا۔

الغرض جاننا چاہیئے کہ جو جو خوبیاں اور مراتب اللہ جلشانہٗ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائے ہیں۔ اس کا بیان انسان کی کیا طاقت ہے کہ ایک عشر عشیر بھی کر سکے۔ چنانچہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے حبیب مکرم محبوب عالم میرے یہ قرآن مجید جو ہم نے تمکو دیا ہے اور تمپر نازل کیا ہے جو تمہاری شان کے آگے ایک نقطہ ہے لہٰذا اتنا بڑا قرآن

شریف جیسی ضخامت اکیس طرح پرایک نقطہ ہوسکتا ہے۔

چنانچہ علماء دین نے اس کا یہ سبب بیان کیا ہے یعنی قرآن مجید شروع ہوا بسم اللہ سے اور ختم ہوا والناس پر چونکہ شروع کا (ب) اور آخر کا سین دونوں کو ختم کیجیے تو (ب۔س) زبر بس ہوتا ہے اور ابجد کے حساب سے کیجئے تو (ب) کے ۲-۱ور (س) کے ۶۰ ہوئے چنانچہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی عدد نکالئے تو (ن) کے پچاس اور (ب) کے دو اور (ی) کے دس اسطرح سبکو ملاکر باسٹھ (۶۲) ہوتے ہیں اس وجہ سے اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے نبیؐ آخرالزماں قرآن شریف تمہاری شان سے آگے ایک نقطہ ہے

سلوا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین — مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا روم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

اس قباسی جب پائی بعت
ایک وہ کہ کام امت کے تئیں
تیسرے کہنا یت سر خدا
فہم و ادراک کے مانند سبھی
آستانے پر قدم جیس دم کہا
بوبکر سنتے ہی صدقت کو کہا
فی الحقیقت ہو خوشی اصحاب سب

باب از ونیاز کا باہم کھلا
راہ شریعت آپ ہی حق الیقیں
اوسکو کہتے ہیں حقیقت اولیا
سب کو حاصل سر راز معنوی
ہاتھی تھی زنجیر بستر گرم تھا
بوجہل کذبت فوراً بول اٹھا
اس بشارت سے ہوا سبکو طرب
عارفوں کو عشق صادق ہے یقیں

وہاں اسطرح پہ باتیں ہوئیں
سے طریقت دوسرے راز کو
سر احمد کی ہوئی ہر ایک بات
علم اول اور آخر سب دیا
صبح کو حضرت نے سارا ماجرا
صدق کے اقرار سے صدیق ہو
سر اسرار الحق سب مست ہو
مست ہے غربت عشق عاشقیں

احمدؐ اور احد میں باتیں ہوئیں
سر احمد احد کے اسرار کو
ظاہر ہوتی ہے اس کلمہ کیساتھ
اور بڑے اعجاز سے رخصت کیا
بالمشافہ سب صحابہ سے کیا
کذبت سے بوجہل کو زندیق ہو
شاد و فرحت سب ہوئے باست ہو

سلّموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربتؔ برہانپوری

ہے نور ترا تا عرش بریں ہے ذات تری جلوہ گری
ہیں صفات تمہاری فرش زمیں یا حسن کرتی پیغمبری

ہے آفتاب اولین تو ماہتاب آخریں
تجھ سے رونق در جہاں یہ تخت تیری سروری

طے کئے سارے منازل عرش اعلیٰ پر رسول
کی زیارت قدسیوں نے تری پھن کے کسوتگری

سدرہ تک روح الامیں بھی رہ گئے با خوف رب
قربت حاصل کیا یا حسن نصیب جو چشم تھی لبری

جب اٹھا درمیاں سے پردہ حجاب خاص کا
واللہ عالم یہ باعث رکھا پردہ دری

کیا لکھا مصرعہ کسی صاحب سخنور نے اسجا
خود خدائی میکنی و خود کنی پیغمبری

مسجد نبوی میں سب اصحابوں کو معراج سحر
سنکر حق سب نے کیا معراج برحق پیغمبری

سنکر صدیق اکبر نے کہا صدیق رسولؐ
اس صداقت پایا رتبہ کو صدیق اکبری

کی عمر فاروقؓ نے عدالت شروع دین کی
گلشن آسماں کی کیا خوب ہے صیقل گری

جامع قرآن ہیں حضرت عثمانؓ و غنی،
ریش تھی خون آلودہ شہادت سے بھری

شیر حق اسد اللہ غالب جان نثار بوتراب
کفر کو توڑا بقوت ذوالفقار ہے حیدر صفدری

سیدالنساء، فاطمہؓ زہرہ بتول،
امت عاصیوں کی بخشش مہر پر ثابت گری

اور امام حسنؓ امام حسینؓ عالی گہر،
مرتبہ دونوں کو حاصل ہے خطاب صابری

شیخ محی الدین عبدالقادر تاج عارفین
دین کو زندہ کیا با شریعت احمدیؐ ہے

سر حق اسرار الحق یا معرفت رمز سخن
ہے طریقہ فخر میں حاصل خلافت قادری

وصف میں غربتؔ ہے لکھا قصیدہ نعتیہ
نعت احمدؐ کے سوا بہتر نہیں ہر ہماری شاعری

فضیلت درود شریف بر سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

اے امتیان آستان احمدی و اے خاکساران کوے محمدی جانو اور یاد رکھو اس مرتبہ
درود شریف کی فضیلت اور برکت سے آگاہ ہو جاؤ کہ اے گنہگاران امت و اے سیہ کاران احمد یک
و جان اس آقائے نامدار پر جان نثار شیدا ہو جو کہ اس نام اطہر پہ بیشمار درود شریف کو پڑھا کرو تاکہ
تمہاری نجات ہر طرح بہتر سے بہتر ہو اور حبیب اکرم محبوب معظم سے با عقیدت عشق صادق سے با ایمان
ہو کر تابع محبت رکھنا اور ہمیشہ اس صاحب لولاک کے نام پاک پر درود شریف کو پڑھ کر ثواب دارین حاصل
کرنا موجب نجات عبدیت کا باعث پیدا کرتا ہے۔

لہٰذا اس جناب مقدس مآب کے عشق میں جو عاشق صادق ہوگا۔ اون کے مراتب اعلیٰ حاصل ہونگا
اور ہر فرد بشر کو لازم ملزوم ہے کہ اس جناب سرور کائنات سعادت آیات پر باعتقادات سچی محبت میں ہمیشہ جان
نثار ہو کر رہے اور جب نام مبارک زبان سے نکالیے تو درود شریف کو پڑھے تاکہ وہ ہم پر نظر رحمت اور
شفقت مہر الفت فرمائیں۔ اور بروز قیامت کے ہم گنہگاروں کو حق تبارک تعالیٰ سے بخشائیں۔
کیونکہ آپکی ذات اقدس کو خطاب رحمت اللعالمین اور ہم عاصیوں کے شفیع المذنبین صاحب عرش
بریں مالک روئے زمین فخر عالم سردار عالم تاج المرسلین ہے۔ لہٰذا امت گنہگاروں کے واسطے
درباب محبت بہت ہی تاکید ہے چنانچہ خیال کرنا چاہیئے کہ حق جل جلالہ وعم نوالہ خالق ارض و سما
اور ملائک مقربین تمام آپ پر ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔ اور اون کو حکم رب جلیل کا ہے کہ میرے
محبوب پر درود ہمیشہ بھیجتے رہو۔ اور حق جل علیٰ بذات خود آپ پر درود سلام بھیجا کرتا ہے۔ اور اللہ
تبارک تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ہمکو اپنے حبیب مکرم محبوب دو عالم
احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم نازل کیا ہے۔ اور فرمایا ہے اس سے
صاف ظاہر ہے کہ ہر وقت ہم آپ پر درود شریف کو پڑھا کریں تاکہ ثواب عظیم نجات عبدیت کا باعث ہوا کرے
ہو۔ حضرت مجید الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک دن اس شخص کو دیکھا کہ خا

کعبہ میں طواف کرتے وقت بجائے اذکار و ادعیہ معینہ درود شریف پڑھتا تھا۔ الغرض کسی محدث نے اوس سے پوچھا اے عزیز تو نے بجائے ادعیہ معینہ طواف کعبہ کے ہر ہر مقام پر درود شریف کو پڑھنا اختیار کیا۔ کیا اس کا کیا سبب ہے۔

الغرض اس نے راز مخفی کو اظہار کرنے سے بہت سا عذر و حیلہ پیش کیا مگر اس محدث نے اوس سے باصرار پوچھا اور اوس کا پیچھا نہ چھوڑا لاچار ہو کر وہ شخص بیان کرنے لگا۔ اور کہا کہ اے صاحب گو میرا راز قابل اظہار کے نہ تھا۔ ولیکن مجبوراً امر لاچاری آپ کی دلشکنی بھی مجھکو منظور نہیں ہے۔ بپاس خاطر آپ کے کہتا ہوں اے صاحب میرا باپ بہت ہی بڑا بدکار و بداعمال تھا۔ اور ہمیشہ بدکاری کی حالت میں مصروف رہتا تھا۔ اتفاق حج کا ہوا۔ اور مجھکو اپنے ساتھ لیا۔ الغرض وہ راستہ ہی میں بعارضہ مہلک گرفتار ہو کر سفر آخرت کا اختیار کیا۔ بعد انتقال اون کے میں نے اونکو دیکھا جو مجھکو اسوقت چہرہ بہت ہی سیاہ ناپاک نظر آیا یعنی یہ اوس کے اعمال اور کثرت گناہوں کا باعث تھا۔ علی ہذا القیاس اس کو دیکھکر مجھکو نہایت رنج و قلق ہوا۔ جو بیان سے باہر ہے۔ الغرض تجویز گور و کفن سے فراغت ہو کر بہ سبب محبت پدری کے جوش الفت میں اس کو قبر پر مجاور بنا کر بٹھایا۔ اور پروردگار عالم سے خواستگار اس کی تلافی گناہوں کی مناجات کی اور دعائے مغفرت کو چاہنے لگا۔ ناگہاں تیسری شب کو کیا دیکھتا ہوں کہ یک بیک روشنی نمودار ہوئی اور اوس رات کی تاریکی سب دور ہوئی اوس روشنی میں ایک سواری نورانی چلی آتی ہے۔ یعنی جب وہ سواری قریب آئی تو اوس کے اندر سے ایک صاحب نہایت خوبصورت باشان عظمت و شوکت باہر نکلے معہ چند ہمراہیوں کے اور قبر کے نزدیک آکر مجھسے فرمایا کہ جوان میت کو اور قبر کو دکھا۔

الغرض آپ کی صورت دیکھکر مجھپر اسقدر ہیبت اور دہشت غالب ہوئی کہ بلا عذر آپکا حکم بجا لایا۔ تب آپ نے قبر کے اندر اتر کے دست شفاعت پھیرا تو فوراً اوسکی چہرہ کی سیاہی جاتی رہی۔ اور چہرہ مثل ماہ کے منور اور درخشاں ہو گیا پھر اسوقت میں حضور کے قدموں پر گرا۔ اور بعد عجز و انکساری عرض کرنے لگا کہ آپ کون ہیں۔ اور اس گنہگار پر کیوں رحم فرمایا۔ تب آپ نے جواب دیا کہ میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور میں ہی اپنی امت عاصی کا مغفرت کا خواہاں ہوں۔ تیرا باپ گو کہ ہر طرح کے فسق و فجور میں مبتلا تھا لیکن ہر شب میں بلا ناغہ ایک سو مرتبہ مجھپر درود شریف پڑھکر بھیجتا تھا۔ اور اوس کو فرشتے بلا ناغہ بطور ہدیہ مجھکو لاکر پہنچاتے تھے۔ لیکن آج برابر تین دن ہوئے وہ ہدیہ درود میرے پاس نہیں پہنچا۔ میں نے ان فرشتوں سے دریافت کیا اور اوس کا سبب دریافت کیا تب

فرشتوں نے عرض کیا کہ وہ شخص آج تین دن ہوئے مرگیا ہے۔ اور طرح بطرح کے عذاب میں مبتلا ہے مجکو خیال آیا کہ جس شخص کو میرے ساتھ الفت ہو اور وہ درود شریف کا ورد کرتا ہو۔ اور وہی عذاب قبر میں مبتلا ہو لہٰذا اس لئے میں بذات خود آیا۔ اور اس کی شفاعت ارحم الرحمین میں کی۔ اور شدید عذاب سے اس عاصی پُر معاصی کو چھڑایا۔

الحاصل اسی دن سے میں نے بھی ہر لحظہ ہر پل درود شریف کو پڑھنا اختیار کر لیا ہے یا رب العالمین تمام مسلمان بھائیوں کو اور تمام مومنوں کو کثرت درود شریف کی ہدایت اور توفیق دے۔ آمین ثم آمین

نظم بطرز مثنوی مولانا معنوی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق، صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

تم پڑھو سب مومنوں ہر دم درود
حاجتیں ساری برآویں گی
ساتھ احمدؐ کے وہ ہوگا حشر میں
حاجتیں اوسکی پوری ہوں دوجہاں
درود کہو مومنوں تم صبح شام
ہند میں ہے ایک شیدائی نبیؐ

ہے نجات عبدیت تمکو درود
الغرض ہے کیمیا عبدی درود
جو درود کو پڑھیگا عمر میں
قبر میں حشر میں کام آوے وہ لب
آخر تمیں یہ ہی تحفہ ہے کام
نام ہے اسکا غلام نبیؐ
ہے تخلص غربت اسکا دوجہاں

ہر مرض کی ہے دوا کافی درود
ہی سپر قبر اور محشر کے اوپر
جو پڑھیگا روز و شب ایسا درود
دے مسلمانوں کو توفیق رب
لے صبا پہنچا دے ہدیہ تو طر
ہے اسکا اسرار الحق لقب
پڑھتا حضرت پہ درود ہر زماں

مومنو آپکو ہے کافی درود
ہے نجات عبدیت میں خوب تر
حضرت احمدؐ شفیع ہونگے خود
یا درود کو پڑھیں روز و شب
احمدؐ مرسل تلک تحفہ مرا
ہے طریقہ قادری شطاری یہ با

قصیدہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

درود وال سب پڑھو تم مومنوں یا ذکر احمدؐ ہی
کہ جیسا ذکر احمدؐ ہے ایسا خیر و برکت ہے

باوضو ہوکر مسلمانوں پڑھو درود اس جا
مسلماں آ استہ رکھو میلاد خوشبو بھی اچھی
نبادو عطر ہیں پوشاک کرو تم سب دل کو لاکے
برکت ہیں جہاں میلاد احمدؐ کی پڑھی جاوے
تمامی امتوں پر فخر حاصل ہے امت احمدؐ کو
وہاں جس جا ہے پر مذکور احمدؐ مصطفی کا ہے
گنہگاروں کو تمہیں مطلق وسیلہ شافع محشر
درود اس سے پڑھو اس نام اطہر پر مسلمانوں
اٹھو تعظیم کو جس جا بیاں پر بیان احمدؐ ہے
ولادت احمدؐ مرسل کا جس جا پر بیاں سن لو
بیان اسرار اسحق محبت رکھا تو درود اس کا اب

سنو جب نام احمدؐ کا رکھو درود اس کی کثرت ہے
جہاں پر ذکر میلاد احمدؐ کی ولادت ہے
ہو دیپ ہو کے بیٹھو احمدؐ مرسل کی [illegible]
[illegible] ہے محفوظ [illegible]
اسی میلاد نور کی تمہیں ساری فضیلت ہے
ملائک لیے تعظیم آتے ہیں جس کا خیر و برکت ہے
محمد مصطفی ہیں شافع محشر وہی قیام جنت ہے
وسیلے نام کی برکت اسکی شان شوکت ہے
کہ وہ جائے مبارک ہے وہی جا کے ولادت ہے
درود اس شوق سے پڑھ لو اسی میں خیر و برکت ہے
وسیلے نام کی دولت ہے اور ہم پر رحمت ہے

ذکر خیر اس امر میں کہ ہر مسلمان جو اپنے آپ کو امت محمدی کہلاتا ہے۔ لازم ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان و مال اولاد اور ماں باپ سے زیادہ عزیز رکھے

واضح ہو کہ حدیث قدسی اس کو کہتے ہیں جو کلام خداوند تبارک تعالیٰ اپنی زبان قدرت سے آپ پر نازل کیا اور اس کو آپ نے تمام لوگوں سے بیان فرمایا۔ اور جس کو جبریل علیہ السلام کے بذریعہ جو نازل ہوا ہے۔ اس کو قرآن حمید کہا کرتے ہیں۔ اور حق تبارک تعالیٰ نے حدیث قدسی

ہیں حضورؐ سے ارشاد فرمایا ہے۔ یا عبدی ھٰتہ منی و ھٰتہ منک چھ چیزیں مجھ سے ہیں اور چھ چیزیں تیرے سے مغفرۃ منی و توبۃ منک یعنی بخشش کرنا میرا کام ہے اور توبہ کرنا تیرا کام ہے اور جنتؐ منی و طاعۃ منک یعنی جنت دینا میرا کام ہے اور طاعت کرنا تیرا کام ہے۔ واطار منی و سوال منک یعنی نعمت دینا میرا کام ہے اور شکر کرنا تیرا کام ہے۔ و قضاء منی و رضا منک یعنی موت میری طرف سے اور رضا تیری تیری طرف سے و بلاغؐ منی و صبر منک اور مصیبت میری طرف سے اور صبر کرنا تیرا کام ہے۔ اور فعلی العالی و لم یرضی علی قضائی فل یخرج تحت ولیطلب ربا سوالی۔ یعنی جو کوئی صبر نہ کرے، اوس پر بلا میری اور جو کوئی شکر نہ کرے میری نعمتوں پر اور جو کوئی راضی نہ ہو میری رضا پر اور جو موت جو میں نے بھیجی ہے میری پر۔ پس نکل جائے اور زیر آسمان میرے سے ڈھونڈ لے دوسرے کو۔ قال رسول اللہ تعالیٰ، صلی اللہ علیہ وسلم و لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من نفسہٖ و مالہٖ لولا ونہٖ والناس اجمعین ط یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا تم میں مومن جبتک کہ دوست تر ہو میں طرف اس کے نفس و مال فرزند اور اس کے ماں باپ تمام آدمیوں سے۔

پس اس صورت میں لازم ہے ہر مومن کو کہ ہمہ تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں مصروف ہو رہے با یمان صادق ہو کے اس لئے ہر مومن کے لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی مجکو دوست رکھیگا وہ جنت میں میرے ساتھ رہیگا۔ الغرض ایک شخص نے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے حضرت قیامت کب اور کس وقت ہو گی۔ آپنے فرمایا اے شخص واسطے قیامت کے تو نے کیا عمل رکھ چھوڑا ہے۔ اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بہت عبادت اور ریاضت کی مگر مجھ سے نہ ہو سکی۔ لیکن خدا اور اوس کے برگزیدہ رسول کو دوست رکھتا ہوں تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس جس کو تو دوست رکھتا ہے اوس کے ساتھ تیرا حشر ہوگا قطوبی لکم یا ایہا المستوان و لیشری لکم۔

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین　　مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

سب کے قربان جان احمد پر تم
ہور ہو صدیق با ایماں تم

ہے کلام احمد کلام حق
ہے مقام احمد مقام حق

بلکہ ہو وحدانیت اندر وصال
قول ہو ویسے اسکا قول قل ذوالجلال

رحمت حق ہوئی اسپے پہ نزول
پڑہو سب ملکر درود تا ہو مقبول

الفت احمد کی ہو جسکو نصیب
وہی ہے محبوب حق با نصیب

ایماں کامل ہو صداقت آپسے
اور زباں سے آپ کی تصدیق ہے

بخشش امت کا ہے یہ ہی سبب
وہی بخشا جائیگا از فضل رب

غربت ہے اسرار الحق اسدم عیاں

دوستو احمد بجائے حق ہے
وہ قضا حق پر ہے اشفع ام

اہل دل اندر ہے ظاہر و عیاں
عاصیوں کے مغفرت کا سبب ہے

عشق احمد کا عبادت سوا
مومن صادق کو ہے دولت یہ نصیب

مرنا پہلے موت کی بس شرط ہے
جسکو ہے حاصل کامل ایمان یہاں

عاشق صادق جو کوئی بس ہے
اور رہے شاکر بلا و نہر تمام

ایک سے دو ہو گئے اندر جہان
حمد حق اور وصف احمد باب رب

جملہ طاعت سے محبت ہے سوا
ہو محبت مصطفٰے جس کو نصیب

کیونکہ بعد مرگ ہوتا زندہ ہے

قصیدہ بمضمون واحد از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

گنہگاران امت کو بھروسہ ہے شفاعت پر
تری رحمت گناہوں سے بڑی ہے خالق اکبر

ہوا عاشق خود اپنی ذات سے محبوب پر اپنے
بظاہر اپنے بندہ کو دیا ہے جامہ ہستی کیا

تباہ کی شیخ جی نے عمر ساری خود پرستی پر
نہ تقوی پر نہ طاعت پر مگر ہاں ایک حضرت پر

کیا تو رحمۃ اللعالمین کو اپنی رحمت پر
تجلی نور اقدس کی کیا ظاہر تو قدرت پر

تہاں میں رکہا تہا آدم کو کس کی صورت پر
نہیں دیکہا نشان عاشق کو عشرت پر

مبارک آپکو ہوئے زاہد وجنت کی حوریں سب
سجود میکشوں کو باب مے خانہ ہی مسجد ہے
رونق ہو گئی ہے زاہدوان بت پرستو نکی
خطا کا ہے یہی موجب کہ پہنا جامہ ہستی
ہوا احمدؐ جو عاشق قضا سے اس کو کیا مطلب
کریں کیا ہیلا منکر نکیر آکر کے مرقد میں
مرا داغ جگر ہے مثل اخگر شعلۂ آتش
لیا ہوں جامۂ ہستی کو خاہر عشق کے اندر
عجب اسرار الحق اسرار احمدؐ کا کھل گیا ہے
ہوا سرشار ہی اور قادری غربت طریقت میں

بپھرے واللیل کی زلفوں نے پہنا حسن الفت پر
نظر کی تپلیوں ہیں روئے اطہر دیدہ رحمت پر
ظہور میکدہ میں آئینہ خانہ ہے رحمت پر
دگرنہ پہلے ہوں کون یہاں کس کی حالت پر
فنا ہستی کیا اپنی خودی کو اسکی چاہت پر
میں شیدائے محمدؐ ہوں وہی قادر ہے قدرت پر
جلا دوں گا قضا گر رو برو ہو اوس کی حالت پر
سرور عشق میں ہے جوش الفت حب راحت پر
زمین حسن ہے گلزار جس کے جوش الفت پر
مہربان ہیں شہنشاہ جہاں خود میری غربت پر

بیان وفات سرور کائنات باحیات سرور جات سرورجام، مسکرات حضور والا صفات بار رونق بزم عدم حسن وصال صنم حضرت احمد مجتبیٰ احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قلم سرگردانی شکستہ دلی افسردہ خاطر تحریر واقعات پر جگر خراش باحسرت وفات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسقدر سے پُرجوش بحر الم رنجور غم بحرف تازہ دم رقم ہجوم اشک چشم آلودہ خاک مطلع دردناک بھر گرداب پاک جگر وسینہ چاک چاک مقام عبرت ہے جائے حیرت خستہ جگر مسلسل اشک رواں سینہ بریاں قطرۂ چشم سیاہی سے صفحۂ کاغذ پر ظہور نمایاں پُر درد الم تحریر رقم کئے جاتے ہیں کہ جس کے واسطے تمامی ہجدہ ہزار عالم نے اپنا ظہور کو حاصل کیا ہو۔ اور وہی اس دنیا ناپائیدار میں نہ رہے۔

پس ثابت ہوا ہے کہ پھر کیا کوئی اس تیرہ خاکداں وحشت سرائے دار فانی میں قائم رہ سکتا ہے۔ یعنی یہ دنیا وہ بلائے بیدرمان ہے مکان دار فانی آفات عالم مکافات جس نے لاتعداد انسانوں کو اپنی محبت اور عشق میں مبتلا کر کے سب کو ذائقہ قیامت کا لذت سے آگاہی دیا۔ اور جو باقی ہیں انکو بھی بدستور عمل اسی طور سے فنا کا ذائقہ چکھنا لابدی اور ضروری ہے۔ چنانچہ دنیائے ناپائیدار نے وفا پر جفائیں سب کے ساتھ بیوفائی سے پیش آئی ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ جس میں سردار دوجہاں مختار کون ومکان سلطان تاج افلاک صاحب لولاک احمدؐ مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ رہے پھر کیا کوئی اس خاکدان تاریک میں کیا رہ سکتا ہے اور اس کثیف خاکدان میں کس کا قیام ہو سکتا ہے چنانچہ ژولیدہ بیان زانوئے ندامت سے سر نہیں اٹھا سکتا ہے۔ علی ہذا القیاس ابھی حالات ذات اقدس ولادت سید الانبیا سند الاصفیا احمدؐ مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فخر موجودات خواجہ کائنات افضل الصلوات اکمل التحیات کے زبان پر تہا۔ اس صاحب دارین کون ومکان زمین وآسمان سے آواز بلند تہنیت کا تہا کہ اس کے بعد آغاز جگر خراش اس صاحب لولاک کی وفات حسرت آیات کا منہ سے اور کس زبان سے بیان کیا جائے۔ لیکن ہمکو اس حدیث شریف سے خاطر دلجمعی اور تسکین وتشفی حاصل ہے۔ اور یہ حدیث شریف کی شہادت کافی وافی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے۔

حیاتی خیر الکم ومناتی لکم

یعنی یہ بھی محرم جگر خراش کو کافی ہے۔ بس ضرور ہوا کہ کچھ کچھ حالات اس سانحہ قیامت خیز کا بھی بیان تا مقدور امکان راویوں کی روایت سے نقل کرکے اور کچھ منجانب سے بالیاقت نقل دراصل بیان کرنا موجب نجات عبدیت باعث ہے لامحالہ دراصل بیان ہجرت کے دسویں برس سید الانبیا سند الاصفیا سلطان الاولیا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کیا۔ اور احکام آئین دین کی تلقین وتحقیق فرما کر کلمات رخصت کا ارشاد فرمایا اور اسطور سے فرمایا کہ شاید سال آئندہ پھر مجکو اتفاق حج بیت اللہ شریف خانہ کعبہ کا نہ ہو۔ اس واسطے اس حج کو حج الوداع کہا جاتا ہے۔ باوجود اس کے آپ پر اسی حال میں سورہ اذا جاء نازل ہوئی۔ چنانچہ اسی حالت سے آپ نے جبرائیل امین کو خبر دی اور کہا کہ حق تبارک تعالی نے مجھسے میری رحلت کی خبر بھیجی ہے یعنی اس دنیائے ظاہری سے سفر آخرت بقا کا معلوم ہوتا ہے۔ تب جبرائیل امیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذا خیرہ خیر لک من الاولی۔

علیٰ ہذا القیاس بعد حج الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ میں تشریف فرماکر اہل کعبہ شہدائے احد کے لئے دعائے مغفرت فرماکر پہلے پہل میمونہ خاتون کے مکان پر درد سر لاحق ہوا۔ اور مرض کی شدت از حد زیادہ معلوم ہوئی۔

باوجودیکہ اس جائے آپ کی تمام ازدواج مطہرات واسطے عیادت کے آکر جمع ہوئیں اور آپکی حالت دن بدن زیادہ بیماری کی تکلیف سے خراب ہوتی چلی۔ اور تمام حالت سے واقف ہوئیں اور مجبوری لاحق پیدا ہوئی۔ پھر آنجناب تقدس مآب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب ازدواج کی طرف دیکھکر فرمانے لگے۔ کہ کل کے روز میں کہاں ہونگا چنانچہ اسوقت سب کے قیاس میں آیا کہ شاید آپ حضرت عایشہ صدیقہ کے مکان رہنا چاہتے ہیں۔ یعنی آپ کو اسی جا رہنا منظور ہے۔

باوجودیکہ تمام ازدواج مطہرات اسی بات پر راضی ہوکر آنجناب تقدس مآب حبیب مکرم محبوب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مرض کے حالت میں اہلبیت کی دستیاری سے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے مکان پر پہنچا دیا۔ یعنے حجرے مبارک کے اندر لار کہا۔ اور مرض از حد تہا۔ اور درد سر نہایت شدت سے تہا آپ از حد بیقرار ہو رہے تھے اور بستر راحت پر حالت بیماری بوجہ تکالیف سے بار بار کروٹیں بدل بدل کر کراہ رہے تھے۔ اور اکثر اوقات یہ فرمایا کرتے تھے ۲ للذین نعمت علیہم من نبیین وصادقین وشہدائے الصالحین اور کبہی یہ لفظ سے فرمایا کرتے تھے ھو الرفیق الاعلیٰ عند اللہ۔

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی رحمتہ اللہ از اسرار الحق صوفی راہ قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

کیا رقم تحریر ہو پرُ غم بیان	کیا لکھوں اب سوغم کی داستان	دونوں عالم کا ستون تہا جو ہئر	عاشقوں کو غمکدہ میں لاچ ہئر
کون ہے سلطان عالم دو جہاں	کون ہے محبوب عالم اس مکاں	جائے دنیا دار فانی میں فنا	کوئی بھی اسمیں نہیں قایم رہا

بھیج اے رب میرے درود و سلام ۔ برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بیان حالات شدت از حد مرض میں زیادہ تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک روز حالت شدت از حد تھی اور مرض زیادہ تکلیف پر تھا۔ الغرض تمام اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے مکان پر آکر حاضر ہوئے۔ جب خواجہ عالم محبوب معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابوں کو دیکھا۔ نہایت محبت اور شفقت اور عنایت مہربانی سے انکی غریبی و بیکسی پر ملاحظہ کر کے ان کو فرمایا۔ مرحبا بکم اللہ و حفظکم اللہ و ہداکم اللہ۔ رزقکم اللہ اے لوگوں ہمارے تمہارے بیچ میں مفارقت فراق اور جدائی کے دن آن پہنچے قریب تریں تمسے جدا ہوا چاہتا ہوں۔ اور اس دنیائے ناپائیدار سے جلد رخصت ہوا چاہتا ہوں۔

چنانچہ اس جہان فانی میں تمہارا درد فراق جدائی کا لئے جاتا ہوں۔ الغرض تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین سنکر یکبارگی بہت ہی زور و شور سے آہ و بکا اور نالہ عظیم سے رونا شروع کیا۔ اور اسقدر سے روئے کہ اکثر ان میں بیتاب و بیہوش ہوگئے۔ بعد تھوڑی دیر کے سب نے دست بستہ عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نقل فرمائیں گے۔ آپ نے ارشاد کیا کہ بہت جلد۔ پھر سب نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ رہنمائے عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو غسل کون دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ مردان اہلبیت جو قریب تر ہوں۔ پھر سب نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ کفن کس کپڑے کا دیا جاویگا۔ تب آپنے فرمایا کہ یہی لباس کافی ہے۔ اور اس کے علاوہ جو چاہو، یعنی حل یمنی یا مصری یا دوسرا کوئی کپڑا ہو مگر سفید۔ جو چاہو وہ دے سکتے ہو۔ پھر سب نے پوچھا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کس سے پڑھائی جاوے الغرض سننے میں کسی سے ضبط نہ ہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے۔ لہذا ان کے ساتھ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رونا شروع کیا اور نہایت آبدیدہ ہو کر بہت سی تسلی و تشفی دینے

اور ولاسا دینا شروع کیا۔ اور بہت ہی پیار محبت اخلاص کے ساتھ سامنے اس کے یار و وفادار قبر کر دو تاکہ رحمت حق تعالیٰ کی نازل ہو تجھ پر۔

الغرض اے صاحبو جس وقت مجکو نہلا دیں گے۔ تو مجکو کفن پہنا کر میری قبر کے پاس سے کچھ دور فاصلہ پر جا کر کھڑے رہنا تھوڑی دیر ایک لحظہ مجھے علیحدہ ہو کر اس لئے کہ میرا پاک پروردگار عالم اب رحمت خاص مجھپر نزول اجلال فرمائیگا۔ بعد اس کے میرے جنازے کی نماز جبریل علیہ السلام بعد میکائیل علیہ السلام اور پھر اسرافیل علیہ السلام بعد کو عزرائیل علیہ السلام فوج در فوج جوق در جوق ملائک اور انبیاء مرسلین بعد اس کے مردان اہلبیت اور مستورات اس کے بعد پھر تم سب لوگ جوق در جوق نماز جنازے کی پڑھتے جانا۔ علاوہ جو شخص میرے دین کی پیروی اچھے طور سے اختیار کریگا اور آئین دین کو واجب ہوگا تاقیامت اس پر سلام میرا یہ رحمت ساتھ عنایت اس کو پہنچاتے رہو۔

اور عبداللہ مسعود سے روایت ہے کہ ایک روز حالت مرض میں خود آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں حاضر تھا۔ آپ کو حرارت تپ کی شدت از حد تھی آپ کے جسم اطہر پر ہاتھ نہ رکھے جاتے تھے۔ حرارت تپ کی چادر مبارک کے اوپر سے معلوم ہوتی تھی۔ اور نقل ہے کہ روز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل امین آئے اور عرض کیا کہ یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار عالم نے بعد سلام کے ارشاد فرمایا ہے کہ حضور پر نور شافع محشر کا مزاج اقدس کا احوال کیسا ہے میرے حبیب مکرم سے بعد سلام کے دریافت کرو۔ آپ نے فرمایا الحمدللہ پھر جبرئیل نے عرض کیا۔ کہ حق جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے ایسا فرمایا ہے کہ پوچھو میرے حبیب سے محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر مرضی مبارک دنیا میں رہنے کی ہو۔ تو کچھ بھی مضائقہ نہیں ہے لہٰذا جو شکل ہے اس کو الٰہی کامل پوری منظور کی عنایت و لطف سے صحت بحال کر دوں۔ آپ کے رہنے کے لئے جائے مغرب میں آسائش اور آرام کی بخشی جاوے۔ تب آپ نے فرمایا کہ مزاج تو بہت ناساز ہے۔ اور ہر حال ہر صورت شکر خدا ہے۔ رضا سے مولا کے ہم راضی مگر مفارقت اور جدائی کسی نوع سے مجکو اپنے دوست سے گوارا نہیں ہے۔ اور اپنے دوست سے جدا رہنا نہیں چاہتا۔

——— ✻ ———

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفی ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اسے رب میرے درود سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری ہاپوڑی متخلص بہ غربت

الف صلی علی و علی العربی
درد فرقت لکھا نہیں جاتا
کیا اصحاب کو تھا رنج و الم
وہ حرارت تپ نہانی تھی
جاکے دنیا یہ دار فانی ہے
حال روشن ہے یہ ماننے پر
عرض جبریل نے کیا تھے یوں
کہو جبریل جاکے احمد سے
کہا محبوب نے اسے حکیم
ہو گئیں فرمان بردار اور مطیع
غربت ہوں موجش عشق کے انداز

سید الانبیاء علی العجمی
صبر دل کو مرے نہیں آتا
جوش الفت چھپایا نہیں جاتا
صدمہ حضرت دکھایا نہیں جاتا
کون اگر سکے ہے نہیں جاتا
تمنا مولا نظر نہیں آتا
حق کی فرمانکو ہو نہیں لاتا
جاکے دنیا کو گرچہ تو چاہتا
ہیں جدائی تیری نہیں چاہتا
جدا خلق رہا نہیں جاتا
ہجر معشوق کا نہیں جاتا

مرحبا مرحبا حبیب اللہ
ہوں شکستہ بحالت گریاں
اسطرح سے لکھوں غم فرقت
سارے اصحاب رو کے کہتے تھے
غم فرقت میں تیرے اے محبوب
زندگی سے ہو گئی مجبور
حق نے پوچھا مزاج اقدس کو
جاکے مغرب واسطے رہنے کے
قربت دوست ہے مجھے منظور
عاشقوں کا نیاز ہے معشوق
سر اسرار الحق ہے سر خدا

مرحبا مرحبا رسول اللہ
حال رحلت لکھا نہیں جاتا
عاشقو صبر ہی نہیں آتا
ایسا صدمہ دیکھا نہیں جاتا
زندگی کا مزا نہیں آتا
درد فرقت سہا نہیں جاتا
شکر حق شکر حق ہو بجا لاتا
اس قدر آپکو حق ہے فرماتا
جام وحدت میں ہے مزا آتا
کون معشوق الگ نہیں جاتا
اسکو پہچانا کیا نہیں جاتا

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفی ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اسے رب میرے درود سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ از اسرار اسحٰق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

شکل آدم میں بسا ہوا تن تنہا یا ہو
ذات با حسن دوتا ہوں تن تنہا یا ہو

مظہر ذات خدا مظہر ہے صفات احمدؐ
حسن با ذات خدا ہوں تن تنہا یا ہو

آفتاب مظہر ضیا نور جہاں میں ہو معمور
ذات حق جلوہ نما ہوں تن تنہا یا ہو

صورت حسن صنم روشنی تھا مثال
نور پر نور پہ پیارا ہوں تن تنہا یا ہو

روشنی شمع فانوس حقیقت ہے میری
نور حق جلوہ نما ہوں تن تنہا یا ہو

دام الفت میں رہا نفس میں معمور ہو کر
پر کچا نا سمجھے کیا ہوں تن تنہا یا ہو

ظلمت ہستی میں گھرا عشق صنم حسن عیاں
حسن میں جلوہ خدا ہوں تن تنہا یا ہو

دام میں حسن میں ہو عشق خدا ذات صنم
شکل ہم شکل ہوا ہوں تن تنہا یا ہو

نہ رہا شک مجھے اسبات نفی پر اپنی
سر توحید بجا ہوں تن تنہا یا ہو

عاشق حسن صنم عشق حقیقت ہے مری
جوشش وحدت سے بھرا ہوں تن تنہا ہو

ہے حقیقت بجا اسرار اسحٰق غربت تیری
تار تنبور بنا ہوں تن تنہا یا ہو

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار اسحٰق صوفی قادری شطاری متخلص غربت برہانپوری

عاشقوں کو ہل گئی معشوقیت اللہ کی
واصلوں کو وصل ہیں مقبولیت اللہ کی

آئینہ قدرت میں دیکھا نقشہ خودی کا مٹ گیا
صورت با حسن جاتا محبوبیت اللہ کی

عبث شیخ و برہمن ہیں پڑے ہیں سُن کی جھگڑے
بتو دل تمکو دیتا ہوں خدائی یہ امانت ہے
دل بسمل کیحالت خنجر براں نہ کہا دے گا
نہ ظاہر ہوں کبیر اسرار احق اسرار کی باتیں

یہ دونوں اپنی الفت آشکارا دیکھنے آئے
تمھیں ہیں خانۂ کعبہ کا جلوہ دیکھنے آئے
عبث تمکو عجلت ہے تڑپتا دیکھنے آئے
کہ اک عالم تمھاری شان غربت دیکھنے آئے

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

امراض کی حالت میں حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ذکر حالت امراض میں اہل بیت اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ کی بیقراری آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت میں

روایت ہے کہ مرض کی حالت میں آپنے سیدالنسار حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بلوایا۔ اور آپ نے بہت سے پیار اور شفقت سے قریب بٹھلایا۔ اور اپنی حالت کا سب احوال سنایا الغرض جب اس حالت کو سیدالنسار بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالی عنہما نے سُنا بہت ہی کچھ اندوہگیں اور رنجیدہ خاطر ہوئیں اور رونا شروع کیا اور کہا واہ تباہ واہ اصلا تباہ خربیۃ مدینۃ یعنی افسوس اب مدینہ طیبہ تباہ ہوا۔ اور خراب ہوا۔ تمام اصحاب و انصار مہاجرین نے سُنکر نہایت غم اور فکر میں ہوئے۔ اور بحالت حیران و پریشان سرگردان خاطر مسجد نبوی میں سب کے سب جمع ہو کر گریاں کناں ہوئے اور ایسا شور بلند کیا کہ ایک قیامت برپا ہو گئی۔ جب آنحضرت

حبیب الانبیاء ہو خاتم المرسلین شفیع المذنبین ہے اس شور و غوغا کو سنکر اور یہ بات سنکر اپنی
وصیت اور انتہا کی دیکھی تب آپ نے خود مسجد شریف میں تشریف کو لائے اور حضرت بلال
سے فرمایا کہ اے بلال جاکر تم بازاروں میں منادی اس بات کی کر دے تاکہ آخری وصیت سے
کوئی شخص محروم نہ رہ جائے

الغرض حضرت بلال رضی اللہ علیہ نے رسول کے کمال بیقراری اور آزردہ خاطر گریاں
و نالاں سر برہنہ سینہ پیٹتے تمام بازاروں میں تشریف لیگئے اور آوازدی اے لوگو آج نبی
آخر الزمان مالک کون و مکان خاتم المرسلین سید الانبیاء اصفیا مسجد نبوی میں آخری
وصیت فرمانے والے ہیں۔

لہذا اس وصیت کو جس کو سننا منظور ہے تو وہ جلد مسجد میں حاضر ہو جاوے۔ ورنہ پھر یہ وصیت
کبھی نہیں سنائی دیگی۔ نہ صاحب وصیت ملیگا۔ نہ کہاں اور وہ کہاں ہونگے۔ لہذا یہ سنتے
ہی تمام اہل اسلام اپنے تمام کام کاج چھوڑ کے مسجد نبوی میں سب کے سب آکر حاضر ہو گئے۔

الغرض قلت سے کثرت اس جگہ پر اس قدر ازدحام اور کثرت ہو گئی کہ مسجد اقدس نہیں سماتی
تھی۔ یعنی تمام صحن مسجد اقدس کا آدمیوں سے پر ہو گیا کہیں ذرا ایک تل باقی نہ رہا۔ تب حبیب کریم
محبوب عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سارے ملک عرب کے بعد حمد و ثنا حق تبارک
تعالیٰ کے نہایت سامعین کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ اے لوگو عنقریب تمہارا نبی تم سے جدا ہوا
چاہتا ہے۔ اور یہ آخری وصیت کر دیتا ہوں۔ تاکہ آگاہ ہو کہ یہ دنیا بے ثبات ہے۔ یعنی اس
دنیائے فانی میں کوئی رہا ہے اور نہ رہیگا۔ بجز ذات باری تعالیٰ کے سب کو فنا ہونا ہے۔ دیکھو غور کرو
تمہارے آگے کیسے کیسے نبی اور پیغمبر و رسول ہو گذرے ہیں۔ یعنی وہ تمام اپنی امتوں میں ایک
باقی نہ رہا ہے نہ رہیگا۔ اسی قدرت میں یہ تمہارا نبی آخر الزماں ہوں سردار مرسلان خاتم نبوت
کو ختم کرکے تم سے جدا ہوتا ہوں۔ اور تم کو آخری وصیت سے آگاہی دیتا ہوں۔ تاکہ فردا
قیامت میں باز پرس نہ ہو۔ یعنی جو جو نبوت کے کام اور رسالت کے کام تھے سب کو ادا کر
دیتا ہوں۔ اور رہا شریعت جو کہ پیروی میری ہے اس پر سب اہل اسلام کو ثابت ہو کر
مستقیم باعقیدت رہنا چاہئے۔ یعنی جو کچھ احکامات اور ہدایات رب العالمین مالک دنیا و
دین کے امر و نواہی سے تم کو سب خبرداری کر دیتا ہوں۔ علاوہ راہ طریقت باطنی حالات

سے بھی روشن کر دیا - اور اسی قدر حقیقت اپنی سے تم آگاہ ہو چکے ہو - اور معرفت رب معرفت نفس سے مطلع کر رہا ہوں -

چنانچہ بعد میرے تمکو میرے صحابہ اور طابعین و تبع طابعین اور علماء مجتہدین انبیا سے عارفین سے تم کو امداد ملتی رہیگی اور وے تمکو ہر طرح کی آگاہی دیتے رہیں گے -

الغرض جو حق سبحانہ تعالیٰ کا فرمان تھا - امر و نواہی ظاہری و باطنی سے پوری پوری تمکو آگاہی دے چکا ہوں - اور اپنے کار نبوت کو ختم کر چکا ہوں - لہٰذا اب جدائی کی گھڑی آگئی ہے اور تم سے جدائی لیا چاہتا ہوں - اور خوف مجکو اس بات کا ہے کہ اگر مجھسے کسی کو کسی قسم کی ایذا یا تکلیف کچھ سہواً یا دانستہ پہنچی ہو - تو وہ مستحق آج اس انتقام کا بے وسواس ہے - ہر طرح پر بلا تکلف مجھسے لے سکتا ہے - چونکہ اسکا انتقام دینے کو میں موجود ہوں - یہ ممکن ہے اس کا کہیں با فراغ خاطر ملک بقا کو روانہ ہوں - اور کوئی شخص ایسا خیال ہرگز نہ رکھے کہ انتقام لینا رسولوں سے اور انبیاؤں سے نامناسب ہے - یعنی یہ ہرگاہ جائز نہیں ہے از روئے شریعت کے خواہ ادنیٰ و اعلیٰ کیوں نہوں از روے شریعت احکام حق تبارک تعالیٰ کا سب پر برابر ہے - اور انتقام واجب ہے - خواہ پیغمبر ہو یا رسول یا نبی کیوں نہو - ہرگاہ جائز ہے - تاکہ ندامت اور شرمندگی آخرت سے بچے - لہٰذا اس بات کو وہی سمجھے ہوئے ہیں -

جو حق تبارک تعالےٰ . . . کو قاضی الحاجات احکم الحاکمین رب العالمین قادر قدرت سمجھے ہوئے ہیں - علاوہ اس کے جو اپنی عاقبت کو دنیا سے بہتر سمجھے اور خوف اس خالق داور کا امر و نواہی اپنی آخرت کی بہتری چاہنے والے ہیں - کیونکہ یہ دنیا سے سپنے ثبات چند روزہ ہوا کرتی ہے - اور نیکی بدی کا سامان توشہ زاد راہ اپنے ساتھ ہے اور ہم سب یہاں پر بطور مسافرانہ گذارا کر رہے ہیں - یعنی اس میں چند روز قیام صرف اسی لئے کیا جاتا ہے کہ اسپے اپنے عقبیٰ کا سامان مہیا ہر شخص واسطے اپنے لیجایا کرتا ہے -

الغرض اسی واسطے مصیبت عقبیٰ کی رسوائی اس دنیا کی بہتر ہوا کرتی ہے اس لئے صفائی پہلے سے کر لینا بہتر ہے -

چنانچہ حتی الوسع جہانتک ہو سکے اس حیاتی میں اس کی صفائی ہو جانا اصل مقصود ہے - جو عقبیٰ میں اس کو راحت نصیب ہو - چنانچہ جب یہ بات آپکی زبان مبارک سے سنکر ہر ایک شخص اپنی حالت کو بیان کرنے لگے - اپنے واسطے دعاے مغفرت مانگی اور مناجات بدرگاہ

قاضی الحاجات لاؤبالی ہیں سب کے حق ہیں دعائے مغفرت کی درخواست کی جب تمام لوگوں کے حالات سے مطلع ہو چکے اتنے میں عکاشہ نے دست بستہ عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے مجکو ایک منزل ہیں ایک تازیانہ میری لپشت پر مارا تھا۔ مجکو اس کا انتقام ہرگز لینا منظور نہ تھا۔ لیکن ہرگاہ حضور نے جو اس قدر سے فرمایا ہے اور باصرار اس حالت پر مستقیم ہو کر فرمایا تو مجکو اظہار اس کا کرنا ضروری اور لازمی ہوا ہے تب آپنے فرمایا۔ رحمکم اللہ، اسکے عکاشہ انتقام لینا چاہتا ہے تب اوس نے عرض کیا بلے، یارسول مقبول تب آپ نے یعنی آنجناب خواجہ عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی سے ارشاد فرمایا کہ اسے بلال رضی جلد جاکر اس تازیانہ کو جو اکثر ہمراہ میری لڑائی کے رہتا تھا۔ فاطمہ زہرہ کے مکان پر سے اٹھا لاؤ۔

العرض حضرت بلال رحمت اللہ علیہ بصد گریاں وافتاں وخیزاں صدگونہ بیقرار اور جینے سے بیزار روتے ہوئے جناب سیدالنساء حضرت بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر جا کر اٹھا لائے اس حالت کو دیکھکر تمام اصحابہ مہاجرین ہر فرد بشر میں ایک تہلکہ عظیم پڑگیا۔ اور ہر ایک لرزاں ترساں افسردہ گریاں حالت سکتہ ہو کر ہر ایک کا منہ تکنے لگا اور بادرد و افسوس کہنے لگا

سلویا قوم بل صلوعلی الصدرالامیں	مصطفی ماجاء الارحمت اللعالمین
بھیج اسے رب میرے درود سلام	برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری

فاطمہ کو حضرت نے بلوایا وہاں	حالت رحلت کیا انکنے بیاں	فاطمہ بولیں کہ اسے واحسرتا	ہو گیا سارا مدینہ اب تباہ
جب سنا احوال رحلت کا بیاں	ہو گئی حیران وہ سرگرداں وہاں	مسجد نبوی ہیں جب حاضر ہوئی	سن خبر رحلت کے لیں بیہوش تھی
شور وغل نالہ کیا حد سے فزوں	جب سنا حضرت سے یہ راز درون	جانب مسجد بیقراری سے جا	تسلی دیکے اُن سے یہ کہا

اور بلال نے کہا دے جا یہ خبر
سنکے یہ حالت بلال ناتواں
آخری ہے دید احمدؐ سب چلے
خاتمہ ہے اب نبوت کا بیام
مومنو کو دی ہدایت خاص و عام
الغرض ہو کر جمع سب عام و خاص
عام و خاص پر یکساں حکم ربی
انتقام ادنیٰ و اعلیٰ پہ ہے
غور کا ہے اس جگہ سارا مقام

کوچہ بازار میں خبر دی ہے دوڑ کر
کوچہ و بازار میں گریہ کناں
ہے نبوت اب ختم خیر الوریٰ
اور رسالت ختم ہے ساری تمام
پیری مرشد ہے سب کا قیام
دی ہدایت سب کو اسے عام و خاص
وہ شریعت ہے جناب احمدی
امر رب کی پیری حضرت کی ہے
پیری شریعت کا ہے اعلیٰ مقام
دیکھئے غربت ظہور خاص ہے

آخری ہے آپ کا اقبال بھی
اس قدر رکھتے ہیں جلال
کہاں پیارا نبی اور رحم کہاں
خاکم بدہن سب کیا تھا پھر مدام
عاشقاں سب عشق میں غمگین ہیں
عرض کی سب نے پیارے رسول
دیکھو کیا محبوب کی حالت ہے اب
دے عکاشہ کو حکم پھر آپ نے
اسرار الحق ہے سر محبوبی یہاں
حب محبوبی کا سب اخلاص ہے

جسکو سنتا ہو سنے حال نبی
مصطفیٰ کا آخری دیکھو جمال
اب جدا ہوگا حبیب دو جہاں
اور نواحی سے کیا آ گئے تمام
معشوقاں کو وصل میں تسکین ہے
ہے جدائی آپکی رنج و ملول
کیا عدل انصاف ہے احمد کا سب
انتقام لیے مار تازیانہ مجھے
رمز ہے باطن عکاشہ اسکا ان

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

ترجیع بند مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

کس منہ سے کروں شکوہ کو تیرے ہم حسرت و ارمان جاتے ہیں
سب طور رقیبوں سے گلہ با ورد و ہجران جاتے ہیں
آنکھوں سے گرا کے اپنے اشک رواں ہم دیدہ گریاں جاتے ہیں
آ گشتہ بخون دل دامان سحر کر چاک گریبان جاتے ہیں
کوچہ سے ترے لے جاں جہاں ہم راحت ایماں جاتے ہیں

تشنہ کو جیسے کوچہ پھرتے ہیں ہم مجنوں کی مثال پر عشق صنم
خاموش مثال سکتہ ہمدم پتلے کی طرح کوک نہ بھیم
اس ہستی میں رکھا جبکہ قدم پر کار میں پایا درد و الم
تھا شوق لقاء روئے صنم سے یاد خزاں تہی ہیں دم
مجنوں کی مثال ہو پُر غم کوہ دشت و بیاباں جاتے ہیں

سچ ہے آتش عشق یار کے ہم لاموت ۲ الاحیاتی ہوا
مسکن ہستی دنیا جاناں سنے نداحسن جلوائی تھا جبکہ سنا
ہو کر کے نمود برطاق حرم اس یار کے ابرو کو جب دیکھا
کعبہ و صفا مروا ہے یہی اس جا پہ رکھا مارج گردا
ہے مقصود جاں کعبہ ہے یہی اس جا سے مسلماں جاتے ہیں

ہوں تشنہ وصال آب صنم اس ریگ بیاباں پر ہی چلوں
ہوں آبلے پا جاتا ہوں مگر ہے خار مغیلاں دشت بجنوں
سودائی ہوں میں روئے صنم ہوں مستغنی مطلق نہ ہلوں
الفت کا مزا اس یار کا ہوں پروانہ سا شمع رو پہ جلوں
جو دعویٰ نامرد رہے اس جا سے گریزاں جاتے ہیں

یوسف سے پسر کو کر کے جدا اخوانوں سنے ڈالا در چہ
جو میں سنے کہا پانم کی غذا یوسف کو اک لقمہ نہ ملا
در چاہ کے لگا فریاد اس جا اس چاہ سے ہرگز نہ پار ہوا
ہاروت چہ بابل اندر صد شکر خدا کرتا ہی رہا
عاشق کو صدا اس عشق میں غم معشوق سے ہر دم پاتے ہیں

جس عشق کو عاشقوں سے دو معشوق کی الفت سے چکھا
محبوب ہے ذات حسن تو پا صفت سے ہیں معشوق یکتا

جس نے دیکھا ترا جلوہ دو تا دیکھ حشر میں پھر رکھا ہو گیا
جام وحدت کا تب سے درد پیا فنا عاشق ہوئے معشوق یکتا

دنیا دیر و حرم ہیں سر اپنا جھکا پر اس کا عز اکہار پائی ہیں

اسرار الحق اسرار صنم سے شافعی کو تر جام تبسم
مے شیشہ ساغر جوش ستم قلب اطہر میں ہے روئے صنم

رہے جان و دل سے ہو گئے ہم جب غور کیا معشوق ہیں ہم
ہم تم سے تم ہم سے ہمدم با حسن با صنم با وصل ہم

اسرار الحق با حسن صنم غیرت میں حلاوت پاتے ہیں

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بیان موجب حالات تازیانہ عکاشہ اسرار وحدت بالیقین نجات عبدیت و اصحابہ

روایت ہے کہ اس تازیانہ کو اس مالک دو سرا سبحان الذی اسری لولاک لما فقد لی رحمت اللعالمین شفیع المذنبین نے عکاشہ کے حوالہ کرکے فرمایا اب تو اپنا انتقام بلا خوف خطر مجھ سے لے اللہ اللہ رحمکم اللہ حبذا احمد مرحبا سلطان کون و مکان مالک ارض و سما نبی آخر الزمان تاج المرسلین خاتمہ نبوت کیا ہمارے نبیؐ عادل و منصف بے بدل عدل و انصاف قدردان مہربان صاحب

قرآن رحمت رحمان عالیشان با ایمان اس حالت پر بھی اپنے عدل و انصاف کو نہ بھولے اور یہی
راہ شریعت نجات عبدیت مومنین کو تین متین طریقت با حقیقت معرفت عارف معارف کے اسقدر
سے فرمایا کہ اسے عکاشہ رحمت ہو وے تجھپر اور ابر رحمت نازل کرے خدا تجھپر اپنا انتقام برابر
مجھسے لیلے انتقام اس کا ممکن ہے تا میں بفراغ ملک عدم کو سدھاروں۔

الغرض عکاشہ انتقام لینے کے واسطے موجود ہوا۔ اور اہل محفل سے شور آہ و بکا کا بلند ہوا۔
اور اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت پریشان خاطر آہ و نالہ مرگریاں کا ایک عالم شور محشر برپا کیا
اور تمام اصحاب مہاجرین انصار اور اہلبیت نے ایک تہلکا مچا دیا۔ یعنی سب کے سب حالت متحیر
اور سکتہ ہو رگئے۔

الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ رہا گیا۔ آپ نے عکاشہ سے فرمایا
کہ اسے عکاشہ سلطان ارض و سما کا مزاج اقدس نہایت علیل ہے اس لئے ان کے بالعوض
مجھسے اون کا انتقام لے۔ اور تازیانہ کے بدلے سو تازیانہ مجکو مار تجھے اختیار ہے اور حضرت عمرؓ
ابن خطاب نے بھی اسی طور سے فرمایا۔ اور حضرت عثمان غنی نے بھی اسی طور سے فرمایا اور حضرت
علی ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی کہا کہ اسے عکاشہ شفیع المذنبین رحمت اللعالمین مسافر عدم
کا چند روزوں سے مزاج علیل ہے۔ اور ضعف اور ناتوانی ازحد ہے۔ بدلے ایک تازیانہ کے ہزار
ہزار ہمکو تازیانے مار اور اسی طور سے دونوں صاحبزادوں نے بھی آکر کہا کہ بدلے ایک تازیانہ کے
جتنے چاہیے ہم کو مارلے ہم عوض دینے کو تیار ہیں۔

باوجودیکہ سید عالم حبیب مکرم احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت شدت
امراض سے سخت بیمار ہے۔ اور ضعف ازحد خاطر اقدس میں ہے اور حضور کیحالت نہایت نازک
اور خطرناک ہے۔ اور ہم سب کے سب عوض دینے کو موجود ہیں جسپر تیرا ارادہ ہوا ہے بلا خوف
خطر اپنا انتقام لے۔ ہم سب دینے کیلئے مستعد ہیں۔

الغرض عکاشہ نے سب کی بات سنکر جواب دیا اور یوں عرض کیا کہ اسے صاحبزادو غور
کرو از روئے شریعت انتقام غیر اشخاصوں پر منتقل نہیں ہوا کرتا ہے۔ اور ناجائز ہے۔ آداب
شریعت کے خلاف ہے۔ تب سید عالم حبیب مکرم محبوب معظم نے فرمایا کہ اسے عکاشہ
تو جلد اپنا کام طے کر مبادا مرگ فرصت نہ دے اور ضرور ہے کہ پھر مواخذہ عاقبت تک باقی

رہے اس لئے جہاں تک ممکن ہو تو فوراً انتقام لے۔
الغرض عکاشہ عرض پرداز ہوا کہ یارسول اللہ یا حبیب اللہ میں اس روز ننگی پیٹھ تھا۔ اور حضور اوس وقت پیرہن مبارک پہنے ہوئے ہیں چنانچہ یہ سن کر آنجناب خواجہ عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیرہن شریف جسم مبارک سے جدا کرکے کہا جب اصحاب کو تمام اہل محفل نے بچشم خود ملاحظہ کیا۔ تو تاب دید باقی نہ رہی اور ایک ہنگامہ حشر برپا ہوگیا۔ اور اس قدر سے رونا شروع کیا کہ سب کے سب بیہوش ہوگئے اور تمام ملایک مقربین نے آواز دی کہ آفرین صد آفرین مرحبا مرحبا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
الغرض عکاشہ بہت ہی جلد معدن علوم سید الامم کے قریب مودبانہ جاکر پس پشت مبارک خاتم النبین کی مہر نبوت خاتم رسالت کو بوسہ دیکر عرض پرداز ہوا اور معذرت چاہا اور نہایت عجز و انکساری سے کہا یارسول اللہ یا حبیب اللہ رحمکم اللہ اس خاکسار ذرہ بے مقدار کی تمنائے دلی یہی تھی کہ تادم واپسی ایک مرتبہ مہر نبوت کی زیارت ...... باسعادت سے مشرف ہوجاؤں۔
چنانچہ حضور والاصفات رحمت باصفات بحیلہ اس انتقام اور دولت سرمدی نجات ابدی سے بہرہ مند ہو رہوں۔ ورنہ جناب تقدس مآب نے نہ تو اس خاکسار کو تازیانہ مارا تھا۔ اور نہ مجکو قدرت اور مجال تھی جو حضور والاصفات سے انتقام لینے کے قابل ہوں۔ اور نہ میری مجال تھی۔ اور کیا قدرت اور کیا سکت رکھتا ہوں۔ باوجودیکہ یہ بے ادبی جو حضور والاصفات باحسن ذات کیا تھا اس عاجز خاکسار ذرہ بیمقدار سے صادر ہوئی ہے صرف اسی غرض سے تانجات میری اس مہر نبوت کے بدلے ہو۔ اور مجھپر آتش دوزخ حرام ہوجاوے۔
لہذا یہ جو بے ادبی حضور کی شان والاامکان میں اس خاکسار سے ہوئی تو آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ ضرور آنجناب تقدس مآب اس نابکار خادم کو معاف فرمائیں گے اور اس عاجز کے حق میں دعائے مغفرت ضرور کریں گے۔ ورنہ کیا طاقت اور کیا قدرت رکھتا ہوں جو انتقام حبیب مکرم محبوب دوعالم احمد مجتبےٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی لیاقت بے پردہ رکھتا ہو۔
پس اس حالت کو سنکر اور اوس کی طرف دیکھکر خواجہ عالم حضرت محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاشہ کے حق میں دعائے مغفرت کی فرماکر بذات خود والشعرا کو تشریف لیے گئے۔

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اسکے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی رح از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ عزت

مرحبا اے سید والا امم
ذات ہے تیری نہاں فضل و کرم
فی الحقیقت ہے حقیقت آپکی
لن ترانی ہے لولاک کی شان حبیب
با عدل انصاف ہے ذات حضورؐ
کیا در پردہ نجات حاصل تمام
معافی لیکر لی دعائے مغفرت
ہے ہمارا پاک وہ پیارا نبیؐ
یا الٰہی ذات ہے تیری کریم
دیکھلو محبوب کے انصاف کو
آپ بیشک ذات حق کی شان ہیں
با صفات نور احد احمدؐ ہی
عشق کبکا نام کیا ہے جز عشق
حسن حق ہے ایک صفات احمدی

مرحبا اے بادشاہ ذی حشم
سب گنہگار و نپہ ہے تیرا کرم
معرفت ہے حسن ذات خاص کی
ذات ہے محبوب کی ذات حبیب
بے ریا یہ شان عظمت تھی ضرور
بوسۂ مہر نبوت سے لیا
ہوگئی فوراً نجات عاقبت
بخشوائیگا جو امت کو سبھی
کر عطا ہمکو صراط المستقیم
ہیں ملایک جانتے اوصاف کو
جان ہیں غربا کی اور ایمان ہیں
عاشقوں کو عشق ہے معشوق بھی
حسن عشق ہیں یقین صدیق عشق
جلوہ محبوب ہے جلوہ گری

تو کیا ختم نبوت کو تمام
ہے شریعت کی تجھسے پیروی
حمد ہے تیری ثنا حمد خدا
با شریعت صاحب جود و کرم
غور سے دیکھو عکاشہ کا حال
آتش دوزخ ہوئی اسپر حرام
کیا عجب حرکت کیا اچھا ضرور
جان و دل صدقہ سبھی اپنی کرو
پیروی احمدؐ کی جو کرتا رہا
یا محمدؐ رحمت اللعالمین
دوست کا اپنے لیا جب امتحاں
سر حق اسرار احمدؐ ہے بجا
بھید ہے یہ کچھ عجب اللہ کا
حسن کو جب عشق سے ظاہر کیا

اور رسالت کا دیا جب انصرام
اور طریقت میں ہے تیری رہبری
وصف ہے تیری بذات مصطفےٰ
با طریقت با حقیقت محتشم
بے ادبی تھی مگر حاصل کمال
بے ادب بنکر بنایا اپنا کام
باب رحمت کھل گیا اسکے حضور
صاحب محشر کی پروانہ ہو
فضل حق اوسپر ہیں نازل ہوا
مرحبا اے مرحبا صد آفریں
تھا یہ میزان نبوت کا نشان
حسن عشق ذات واحد لا فنا
عشق عاشق ذات ہے اللہ کا
سر خالق سر احمدؐ ہو گیا۔

بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

ایام امراض کی حالت میں حکم دینا واسطے نماز امامت حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

روایت ہے کہ ایام مرض کی حالت میں ہر روز پنجگانہ نماز سے بلال آکر آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا کرتے۔ آپ اس شدت مرض میں نماز جماعت کو ساتھ جماعت کے ادا فرماتے تھے اور مسجد نبوی میں جایا کرتے تھے۔

باوجود اس حالت کے آپ کو سخت تکلیف ہوئی اور مرض نے زیادہ عروج حاصل کیا۔ اور ضعف اور ناتوانی آپ کی روز بروز بڑھتی گئی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر دروازہ پر دستک دی اور پکار کر کہا الصلوٰۃ عشاء یا رسول اللہ۔ جب اوس آواز کو حضور نے سُنا۔ اور بہت ناطاقت ضعف کی حالت میں نہ اٹھ سکے۔ اور مرض کی حالت میں ضعف اور ناطاقتی سے باہر نہ آسکے اور اس حالت میں آپنے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشا کو پڑھا دیں۔ جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سُنا تو کہا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ رقیق القلب ہے آپ کا مقام خالی دیکھکر تاب نہ لاسکیگا تب آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر نماز عشا کو جا کر پڑھا دیں۔

الغرض حضرت بلال سراپا پُر ملال وغمگین نے احوال کو سنایا اور رو کر ایسا فرمایا۔ کہ کاش اگر میں پیدا ہی نہوتا۔ تو بہتر تھا۔ جو اپنے آنکھوں سے اپنے آقائے نامدار کی یہ حالت دیکھنے میں تو نہ آتی چنانچہ فراق محبوب دوعالم کیونکر زندہ رہوں گا اور اپنے دل ملول کو کیونکر صبر دونگا۔

الغرض حضرت بلال نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کو حکم نبیؐ آخرالزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلع کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحالت مجبوری حکم کی تعمیل کے لئے جا کر کھڑے ہورہے، اوس وقت مقام خیرالانام کا جو خالی دیکھا تو منبط نہو سکا

اپنے قابو سے باہر ہوکر بے اختیار رونا شروع کیا۔ اور حالت بیہوشی میں زمین پر گر پڑے الغرض آپ کی حالت بیقراری کو دیکھکر تمام صحابہ اور ہر فرد بشر میں ایک شور عظیم اور تہلکہ قیامت خیز برپا ہوگیا۔ اور یہ اشعار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زبان پر جاری تھے۔

در نماز خم ابروئے تو	در شب مہتاب زیبا روئے تو
رفت جوں محراب بقریاد آمد	شمس واللیل ہر گیسوئے تو

لامحالہ فریاد آہ و بکا شور و گریان نالہ کا سمع مبارک میں پہنچا۔ یعنی اوس وقت آنجناب فضیلت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھیں کھولدیں اور سیدالنساء بی بی فاطمہ زہرہ سے دریافت کیا کہ یہ شور و غل اور ہنگامہ کس قدر برپا ہے اور کیسا اژدہام مچا ہوا ہے تب سیدالنساء نے فرمایا کہ اے سرتاج مرسلین محبوب رب العالمین مالک دنیا و دین یہ سب کے سب آپ کی فراق کی درد جدائی میں رو رہے ہیں۔ اور یہ سب اصحاب مہاجرین و انصار ہیں۔ جو آپکی جائے مبارک کو خالی دیکھکر حضور کی رنج و فراق میں اندوہگیں ہو رہے ہیں اور بیقراری سے بیہوش ہو رہے ہیں۔

الغرض حضور پرنور شافع جمہور سیدالعالم محبوب المعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابیوں اور دوستوں کو ایسی حالت بیقراری اور گریہ و زاری کو دیکھکر بذات خود مسجد میں تشریف کو لائے اور اسقدر سے فرمایا کہ اے لوگو کوئی بھی پیغمبر اپنی امت میں ہمیشہ قایم رہا ہے لہذا قریب تر کہ میں بھی تم سے جدا ہوں۔ اور تم سب کو اوس خالق رازق مالک ذوالجلال والکمال بےزوال کو سونپوں اور ہر حالت میں تمہارا خبردار اور ہر طور سے نگہبان رہوں گا جو مجھے باصدق محبت دلی عشق تو صادر کر کھیگا اور احکام رب العالمین اور پیروی میری سنت و شریعت کی پابندی اور کلمہ کی صداقت دل سے رکھیگا اور اقرار زبان سے ساتھ تصدیق کے کریگا تو اسکی شفاعت بہرحال بجہیر فرض و واجب و لازم ہے جو اوس سے گناہ صادر ہوں گے اوسکو اپنے حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا و مناجات کر کے بخشوانا اور اوسکی شفاعت کر کے ہمراہ جنت اپنے ساتھ لیکر جاؤنگا اسی باعث تمکو احکام دین کی ہدایت کی تاکہ تم سب خدا کی ذات والاصفات کو پہچانو

اور اوس کے حبیب مکرم محبوب دو عالم کو سچا رسول جانو۔

الغرض بہت سی ہدایت کر کے آپنے تمام اصحابوں اور جملہ مسلمانوں کو ہدایت سے آگاہی دیکر اور اون کو تسلی و تشفی دیکر بعدا پنے مکانپر آکر وارد ہوئے۔

روایت کہ سیدالنساء بی بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا اے حبیب دوسرے محبوب سرور سندالاصفیا سیدالانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے باباجان فاطمہ کی جان آپ پر قربان بروز قیامت کے آپ کو کس جا پاونگی۔تب آپنے فرمایا زیر لوا ے حمد حذا امر زش امت عاصیوں کے واسطے حق سبحانہ تعالی سے دعا مغفرت کرتا ہوں گا۔پھر فاطمہ زہرہ نے عرض کیا کہ اگر وہاں پر نہ پاؤں تو کس جگہہ پر آپ کو دیکھوں تب آپنے فرمایا کہ پلصراط پر عاصیوں کیواسطے واسطے نجات اور آسانی پلصراط کے لئے موجود ہونگا۔پھر التماس کیا اگر وہاں بھی آپ نہوں کس جا پر دیکھوں فرمایا آپ نے کہ میزان پر کھڑا ہوں گا واسطے اعمالوں کے امت گنہگاروں کے دعائے خیر انکی حق میں کرتے ہوں گا پھر عرض کیا کہ اگر وہاں بھی حضور کو نہ پاؤں تو کہاں پر تلاش کروں فرمایا حضور نے اگر وہاں بھی نہ ہوں تو مجکو دوزخ کے کنارے پر دیکھنا کہ راستہ امت عاصیوں اور دوزخ کے درمیان حایل ہونگا اور اسپنے امت کے ہر فرد بشر کو دوزخ سے بچاؤں گا اور انہوں پر دوزخ کی آنچ نہ آنے دونگا بالفرض اگر آپ کو وہانپر بھی نہ پاؤں تو۔ارشاد ہوا کہ مجکو چشمہ حوض کوثر پر دیکھنا وہاں پر امت عاصیوں کو اور تشنہ لبوں کو آب کوثر پلاتا ہونگا۔یعنی اس تمام حالت کو سیدالنساء بی بی فاطمہ زہرہ نے سنکر رو رو کر کہا کہ الحمدللہ میرا باپ بہر حال امت عاصیوں کا پشت پناہ و نگہبان اور ہر حالت میں شفیع عاصیاں مہربان اپنی گنہگاران کا ہر حال میں نگران اور کرم فرما ہے۔

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفے ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج لے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

—— ✻✻✻ ——

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری غربت

واہ کیا پیارا نبیؐ پیارا نبیؐ
مہرباں تمپر ہوا رب الرحیم
فضل سب اللہ کا احسان ہے
ہیں گنہگار عاصیونکا حب حبیب
کسقدر تمپر ہے رحمت کردگار
تندرستی ہے دعوی اس رہ سے
نہی محبت اس سے زیادہ آپکی
بھیجے اسرار الحق اندر جہاں

گنہگاروں کا ہے حامی شفیع
پیشوا احمدؐ ہمارا مستقیم
عاصیوں پر رب کا سب احسان ہے
شافع امت ہوا ہمکو نصیب
تمپہ ہے احمدؐ کا ہر لطف و پیار
ہے نجات عبدیت دلخواہ سے
لاکھ ماؤں نے بھی بڑھکر آپکی
ظاہر و باطن کیا جب کا بیاں

شکر حق ہر دم بجا لاؤ سدا
حامی امت ہے وہ پیارا رسول
حب احمدؐ جان اور ایمان ہے
امر حق اور اطاعت رسولؐ
رہ شریعت راستہ ہے مستقیم
آپ تھے امت پہ ایسے شیفتہ
کیوں نہ ہو قربان امت آپ پر
پا ہزار ایں سے سخن غربت لکھا

مومنوں احسان خالق نے کیا
کیا جسنے دین احمدؐ کا قبول
پیروی سنت کی بایمان ہیں
دین و دنیا ہو حاصل حصول
ہر شخص میں سچ ہے بتایا وہ حکیم
ماں باپ تجھ پر ہوں تیرے فدا
آپ ہیں ہر حال میں لطف و شمیم
سب خلق ہے ایک تعب مصطفے

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ما جاء اللہ رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری، شطاری برہانپوری تخلص غربت

اوس جسم لطافت کا نہ سایہ نظر آیا
خورشید فلک سے سر بالیں اوتر آیا
عدم سے عالم اسفل رکھا تو خورشید نے جلوہ
تجلی کثرت انوار اوسکے طور پر آیا

بتا شان نبوت کو کیا ختم رسالت کو
ستارا الجنت کا چمکا تیرا افلاک اعلیٰ سے
نہ سایہ جسم اطہر کا پڑا اس لئے میں ادنیٰ
ہوئے سب نور احمد سے زمیں تا آسمان روشن
زلیخا تھی فقط یوسف کی مفتوں اسلئے ہی وہ سہی
رکھا تھا یوسف اپنے حسن پر سب نا زیبا جا تھا
خدا شیدا ہو جس کا کس طرح سایہ ملے اسکا
حقیقت ہے بجا کیا سر وحدت ہے
عجب نیرنگین عالم کی قبا پہنا دیا غربت

رونق دہر و کعبہ میں وہی اک نظر آیا
فلک خورشید سے جا کر دو بارا عرش پر آیا
لطافت حسن میں یا حسن ہو پر جوش پر آیا
چڑھا جا عرش اعلیٰ پر لئے نعلین پھر آیا
بنا محبوب پر عاشق تمام عالم نظر آیا
یہ حسن رحمت اللعالمین بڑھ کر نظر آیا
نہ سایہ ہے خدا کا نہ سایہ احمد نظر آیا
مئے توحید کے ساغر میں سرورے عشق چڑھ آیا
رکھی کیا شان یکتائی وہی کثرت میں در آیا
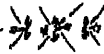
قصیدہ بمضمون واحد از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت
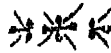
شافع محشر سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حشر میں ہوگا جبکہ پکارا شافع مطلق تو ہی ہمارا
امت عاصیکو فکر کیا ہر حق وسیلہ احمد ہے اسکا
تھا فخر تمہیں جن و بشر شرافت تمہاری سب مرسلین پر آپ
روئے منور شمس الضحیٰ ہے والیل گیسو صدر حیا ہے
تم ہو مکان لامکیں ہو نقشہ ہے سب تم نقش نگیں ہو
راہ شریعت کیا نمایاں راہ طریقت کو تری پایا
شافع محشر ساقی کوثر تم عاصیوں کی شافع محشر
اسرار الحق غربت پہ نگہباں تم ہو صاحب مہر درخشاں

تم ہو خدا کے پیارے مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بخشوائیگا امت کو اپنی عالم صلی اللہ علیہ وسلم
مختار امت کا اپنی ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
اولاد آدم ہو فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم
شام و سحر کا یکجا ہے عالم صلی اللہ علیہ وسلم
دونو جہاں میں یکتا نے عالم صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا حقیقت میں محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سردار عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
امید ہے مجکو آپ سے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

بیان عیادت کو آنا جبرائیل امین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں

روایت ہے۔ کہ قریب دو دن تک جبریل علیہ السلام واسطے عیادت کے خدمت میں آنجناب فضیلت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے۔ اور مزاج اقدس کا احوال دریافت کیا تب آپنے فرمایا کہ شکر الحمد للہ طبیعت تو بہت ناساز ہے۔ باوجود اس کے پھر تیسرے دن حضرت جبریل امین آئے اور آپ سے بمقدار عرض پرداز ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہ تعالیٰ نے آج ملک الموت کو حکم دیکر حضور کیجانب روانہ کیا ہے اور باجازت طلب خدمت اقدس میں حاضر ہوگا۔ تب آپنے فرمایا کہ میں بھی راضی ہوں۔ اور اس کے حکم پر قایم ہوں۔

چنانچہ بحکم خدائے عز وجل سے مجکو پھر گزر گریز نہیں ہے پس حضرت جبریل امین یہ پھر گذشت کہکر نہایت رنجیدہ خاطر شکستہ و ملول ہوکر الوداع کہتے ہوئے اٹھے۔ اور کہا السلام علیک یا محمد السلام علیک یا حبیب اللہ۔ آج سے پھر اتفاق میرا اس دنیا میں آنے کا نہوگا۔ یعنی میرا آنا جانا صرف آپ ہی کے سبب سے ہوا کرتا تھا۔ تو اب وہ ختم ہوا جاتا ہے۔ اتنا کہکر حضرت جبریل امین روانہ ہوگئے۔

الغرض ملک الموت آستانہ نبوی پر آکر موجود ہوئے۔ اور پکار کر کہا کہ اسلام علیک یا اہل بیت النبوت و معدن الرسالہ۔ اگر اجازت ہو تو مکان میں آؤں۔ اوس وقت حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قریب تر حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف رکھتی تہیں۔ اوسوقت جناب فضیلت مآب آرام راحت نشین تھے۔

الغرض اس آواز کو سنکر بی بی فاطمہ زہرہ نے کہا کہ سید النسا وسید الاصفیا حبیب کبریا محبوب دوعالم اسوقت امراض شدید کی تکلیف سے مبتلا ہو کر کچھ دیر سے ابھی ذرا آنکھ لگی ہے اسلئے ابھی ملاقات نہیں ہو سکتی۔ لہذا پھر دوبارہ اوس نے اذن طلب کیا۔ اسی طور سے یہ جواب ملا۔ خصوصاً تیسرے مرتبہ اس زور سے ہیبت ناک آواز کو دیا کہ جس سے تمام لوگ اس جا کے کانپنے لگے اور سب کے بدن میں لرزہ سا پیدا ہو گیا۔ اور سب کے سب دم بخود ہو گئے۔ اسی حالت میں آنجناب فضیلت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور پوچھا گیا کہ یہ احوال کسقدر سے ہے۔ تب حضرت فاطمہ زہرہ نے عرض کیا یا حبیب اللہ یا رسول اللہ ایک اعرابی دروازہ پر حاضر ہے اور وہ اندر آنے کے واسطے اجازت طلب کرتا ہے۔ اور داخل مکان ہوتا چاہتا ہے۔ باوجودیکہ میں نے اس سے کئی مرتبہ کہا اور بہت سی عذر و معذرت کیا پر وہ نہیں مانتا ہے۔ اور بہت سخت آدمی ہے اوس نے بہت دہشت ناک آواز سے پکارا ہے۔ کہ جسکو ہم سنکر لرز گئے ہیں۔ اور ہم کو ابھی تک خوف معلوم ہو رہا ہے۔ تب آپ نے فرمایا اے فاطمہ یہ وہی ملک الموت ہے مٹانے والا لذتوں کا اور لوٹنے والا راحتوں کا اور یتیم کرنے والا بچوں کا اور بیوہ کرنے والا عورتوں کا اور مٹانیوالا لذتوں کا۔ تب یہ احوال سن کر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بحال مضطر حیران و پریشان خاطر ہو کر ہر ایک کی صورت سے حیرت سے تکتی تھیں۔ اور حالت مایوسی و دل مضمحل رونا شروع کیا تب سید المرسلین محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جان پدر فاطمہ اتنا بدحواس ہو کر نہ رو کیونکہ تیری رونے سے حاملان عرش معلی روتے ہیں۔ اور مجکو صدمہ عظیم ہوتا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ تجکو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الغرض ایسا فرما کے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بلوایا اور جب ملک الموت حاضر خدمت اقدس ہوئے تو عرض پرداز ہوئے کہ یا رسول اللہ حق تبارک تعالیٰ نے مجکو حکم دیا ہے کہ میرے محبوب مکرم کی فرمانبرداری پر ثابت قدم رہنا۔ اور حکم کا فرمانبردار ہو کر رہنا۔ ایسا حکم مجکو رب العزت سے ہوا ہے کیونکر بے اجازت روح پر فتوح قبض کروں اسی غرض سے بہر حال حضور پر نور کی خوشی پر مد نظر ہے۔ اگر خاطر اقدس پر بار خاطر نہ ہو تو روح کو نکالوں ورنہ واپس چلا جاؤں۔ اور ابھی واپس پھر جاؤں۔ تب آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ اے عزرائیل جبریل امین کو کہاں چھوڑا تب ملک الموت نے عرض کیا کہ آسمان پر اور تمام فرشتے اون کے پاس برائے رسم تعزیت کو آتے ہیں لہذا حضور کی عزاداری میں وے تمام مصروف ہیں۔

الغرض بحکم حضرت جبریل امین ہی آکر داخل ہوئے اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اس عجز پر کرم الطاف کیوں فرمایا۔ جو مجکو اسوقت پر یاد کیا۔ کیا باعث ہے کہ خدمت اقدس میں تابعدار حاضر ہے بحکم رب جلیل کے تب آنجناب تقدس مآب نے ارشاد فرمایا کہ اے جبریل امین اس وقت پر مجکو تن تنہا چھوڑ کر کہاں پر گئے تھے۔ یعنی مجکو تو حال سفر آخرت درپیش ہے۔ اور تمہاری جدائی مجکو ازحد ناگوار ہے۔ چنانچہ اس وقت مجکو سخت تکلیف ہے لہذا کوئی مژدہ فرحت افزا سناؤ کہ جس کے سننے سے میری خاطر مطمئن ہوا ور تسکین ہو تب عرض پرداز ہوئے کہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ باغ جنت آراستہ و پیراستہ کر دیا ہے اور آتش دوزخ افسردہ کی گئی ہے اور حوران خلد بریں آراستہ و پیراستہ جلوس فیروزی میں حضور پُر نور کے منتظر باشتیاق مودب کھڑی ہوئی ہیں۔ یعنی اوّل وہ شخص جس کی شفاعت بروز قیامت کے منظور ہوگی وہ آپ ہی ہوں گے یا حبیب اللہ یا رسول اللہ حق سبحانہٗ تعالیٰ آپکی ملاقات اور دیدار کا ازحد مشتاق ہو رہا ہے۔ اور دیدہ نادیدہ وصلت وصال بن رہا ہے۔ تب آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اپنی امت عاصی کی ازحد فکر دامنگیر ہے اور ہر وقت اون کا خیال اور اون کے گناہ کا ملال رہتا ہے یعنی دن قیامت پر ان بیچاروں بیکسوں مظلوموں کے ساتھ کیا برتاؤ اور کیا معاملہ درپیش ہوگا۔ اے جبریل امین وحی میری جانب سے ذات باریتعالیٰ بے نیاز میں عرض کرنا مجکو ایک قسم کا اطمینان ہو۔ و خاطر تسلی تشفی حاصل ہو کیونکہ اس امت عاصی کا رنج والم مجھسے ہرگاہ ہر حالت میں دور نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اور مجکو شب و روز ازحد فکر دامنگیر ہو رہی ہے۔

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اس پہ مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

عاشقوں کو ہے تو اسکا آشنا کر
تم شفیع عاصیاں ہو تم رہنما
حق تعالیٰ کے ہو تم پیارے حبیب
عاشق و معشوق میں راز و نیاز
قدرتا اسکی حصر میں مشہور ہے
وہ کبھی معشوق اور محبوب ہے
جنت و دوزخ ہیں سب اسکا وہی
خاک کو ہستی سے کر دینا نمود
سب مضامین سخن گنج نہاں
نور ہے گلزار باطن عشق ہیں

اسکی طلب پر ہے تمہاری جستجو
ہم گنہگار ہیں تمکو ہے تو قادر دو جہاں
عاصیوں کی گر نہ ہو گویا شفیع
باطنی سے ہے ظاہری در ماند
اور کبھی تقدیر پر مجبور رہے
وہ کبھی حاکم کبھی محکوم ہے
نار و نور اسکا وہی اور حق وہی
رکھدیا ہے گوندا انسانکا وجود
ہے ظہور تال ظاہر در جہاں
تا نہیں اظہار ظاہر جسم میں
با سرور ذات حق غربت حضور

الحمد للہ سید اعالی امم
ہے محمد نام اسکا شافعی دو سرا
بے نیازی ناز احد احمد سے
ہے کبھی عاشق کبھی معشوق آپ
اور کبھی جبار اور قہار ہے
ایک جا ہے نام اسکا ذو الجلال
طرفہ ہے داخلی در خارجی
ہے کہیں رحمت کہیں اسکا قہر
جوش وحدت ہو گیا ظاہر محیط
سر ہے اسرار الحق بینا بدام
کیا شریعت کا ہوا اظہار ظہور

ہو شہنشاہ جہاں جود و حشم
تاج ختم المرسلین ہے پیشوا
ذات حق حسن و صفات احمدی
ہے کبھی طالب کبھی مطلوب آپ
اور کبھی رحمان اور غفار ہے
دوسرا جا نام اوسکا ہے جمال
عبدیت پر ہے سبھی ملکی بھی
ہے غضب اسکا کہیں اور قہر ہے
جوش کثرت سے ہوا باطن محیط
جوش ہے دریائے وحدت لا کلام

سلو یا قوم یل صلو علی الصدر الامین
مصطفیٰ یا جار الا رحمت اللعالمین
بھیج اسے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ مضمون واحد از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

نمایاں ہر دو عالم میں یہ شان لایزالی ہے	حقیقت ہو گئی ثابت یہ شان بے مثالی ہے

وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
اسی کی شان بیچونی ہی حق ذوالجلالی ہے

جمال اپنا جلال اپنا کیا سب ایک جا روشن
کبھی رحمت دکھائی ہے کبھی شان جلالی ہے

قطع جامہ کیا پیچیدہ ہزار عالم کا اور اسکے
طبیعت اسکی موزوں سے یہ تحسین [illegible] صفاتی ہے

مجاز صورت پرستی کار کیا دستور ظاہر تھا
اسی میں عاشقوں نے باطنی صورت نکالی ہے

پڑھا شیخ و برہمن نے اسی کی ذات کا کلمہ
یہاں صورت پرستی سے ہماری بے مثالی ہے

کہا شیخ کو خالق نے یہاں عشق تو سمجھا
بنا معرفت کا شغل اسکا جمال تعالی ہے

دیا ڈنکے کو شیخ و برہمن نے راستان دل پر
ادھر کعبہ تو خالی ہے ادھر بتخانہ خالی ہے

عبث جھگڑا ہے تا دانی کیا یہاں اہل شریعت نے
نظر تحقیق ان کا ہے [illegible] کا خیالی ہے

جھگڑنا اہل ظاہر سے فقیروں کو نہیں زیبا
شریعت نے عبادت کی بنا جنت میں ڈالی ہے

یہ ہے دریائے بے پایاں نہیں تیراک ہے جس کا
غرور حسن کے عالم میں شان لا ابالی ہے

یہ ہے اسرار الحق اسرار کو کیا جانتے خلقت
دمشک عشق ہی سے یہ کیا موتی نکالی ہے

نمایاں ہوگا روز حشر میں جب خالق اکبر
بتا دوں گا دنیا میں [illegible] یہی شان کمالی ہے

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر [illegible] مدام

قصیدہ ہم مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہان پوری تخلص غربت

احد احمد سے آدم بنکے کیسا دم نکلتا ہے
اسی جا زیر و زبر پیچ میں دم بھر کیا دم نکلتا ہے

یہ بندہ بند کرکے خدا سے عبدیت پا یا
نہ جانا عبد کو مخلوق نے کیسے دم نکلتا ہے

احد احمد ان دونوں کا پردہ بنام احمد
کفر اسلام میں شامل ہوگئے کیسے دم نکلتا ہے

غلاظت کفر میں اسلام کو پاکی ملی ظاہر　　کلام حق کلام احمدؐ زباں پر ایسا نکلتا ہے
بہت سا علم پڑھ پڑھ کر بنے گر مولوی فاضل　　مگر واثق اس کلمہ میں دیکھا کم نکلتا ہے
اگر تصدیق دل ہو زباں کا اقرار صادق　　مگر عشق کی آتش سے جو پر غم نکلتا ہے
مے وحدت کے ساغر کو پیا اسرار حق غوبت　　مگر شوق وحدت کا آخر پر نم نکلتا ہے

روایت ہے کہ جب جبریل امین نے حق سبحانہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے باریتعالیٰ بے نیاز تو حاضر و ناظر غفور الرحیم مالک و مختار کل موجودات اور کل کائنات کا رازق ہے تیرے حبیب مکرم محبوب دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جنت کی خوشی سے مطلع کیا۔ اور خبر نیک فرحت اثر کی بشارت سب سنا یا لیکن تیرے برگزیدہ نبی رسول محبوب مقبول کے خاطر اقدس میں مطلق نہ آیا اور تیرے حبیب مکرم محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت نہایت مضمحل مغموم خاطر پریشان ہو رہی ہے۔ یعنی کچھ مژدہ فرحت اثر جو خاطر مبارک طمانیت خاطر ہو جس سے مزاج مقدس خوش گوار ہوا اور رنج دل سے دور ہو۔ اور خوشنودی سے مسرور ہو تب حکم رب العالمین کا ہوا کہ تم میرے حبیب مکرم سے بعد سلام شوق کہو۔ کہ تمہاری امت کا کوئی شخص تمام عمر جرم گناہوں سے آلودہ رہا ہو وہ اگر موت کے پہلے ایک برس کر توبہ کیا کریگا۔ تو میں اس کے تمام گناہوں کو بخشوں گا۔

چنانچہ اس خبر کو آنجناب رسالت مآب شفیع امم سردار دو عالم نے سنا یا تو فرمایا کہ موت کیجانب سے کون خبرداری رکھتا ہے۔ یہ کسکو معلوم ہوا کرتا ہے کہ میں ایک برس کے بعد فوت ہی ہو جاؤں گا۔ اور اس سے پیشتر اس کو توبہ کی توفیق ہو وے پھر دوبارہ ارشاد ہوا ایک ماہ بدستور توبہ کا کفایت کرتا ہے یعنی اوسکو بخشوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی موت سے مطلق بیخبر ہے۔ یعنی اُن کو یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ میں کب مروں گا۔ پھر کیسے توبہ کیجائے۔ پھر حکم رب العالمین ہوا کہ درگاہ لاوبالی سے نازل ہوا کہ ایک ہفتہ پہلے اگر موت سے قبل توبہ کر لیجائے گی تو بہتر ہے۔ تب آپنے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ پھر حکم رب العالمین کا صادر ہوا کہ ایک دن کفایت ہے۔ اگر موت کے قبل ایک دن اوّل بھی توبہ کیا جائے تو اوس کو بخشوں گا۔ پھر خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

کس قدر سے انسان اپنی موت کو نہیں معلوم کرسکتا ہے کہ کہاں اور کب آوے گی تو اوس کو کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ میں کل کے روز مروں گا۔ جب موت سے واقف ہی نہیں ہوگا تو توبہ کیونکر کرسکتا ہے۔

الغرض پھر حکم دیا کہ مرنے کے پہلے ایک ساعت بھی توبہ کریگا تو کفایت ہے اس کے واسطے پھر آپ نے فرمایا کہ ایک ساعت بھی بہت ہے۔ شاید یہ بھی نہو سکے یعنی قبل موت اس غریب بیکس کو توبہ نصیب ہو یا نہو۔ پھر آخری حکم نازل ہوا کہ اگر تمام عمر گناہوں میں گذرے اور مرنے سے پہلے ایکدم آنکھوں سے آنسوؤں کو بہا دے اور اپنے اعمالوں کو یاد کرکے اپنے آپ پشیمان ہووے اور توبہ کرے تو اوس کے تمام گناہوں کو بخشوں گا۔ اگرچہ اوس کے گناہ اور عظیم بیشمار ہوں گے وے سب کے سب بخشدوں گا۔

بعد اس کے آپ نے مہتر جبریل امین وحی سے فرمایا کہ اے جبریل مجکو ان باتوں کا نہایت رنج وغم ہے اور اتنی اور بھی آرزو اور امید رکھتا ہوں میرے حق سبحانہٗ کی درگاہ والا دبالی سے اور اتنی التماس رکھتا ہوں کہ فردائے قیامت امت عاصیوں کی گناہوں کی سزا عذاب دنیا میں نہ لیجائے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ان کے گناہوں سے مجکو اطلاع دیجا وے تاکہ ان کے حالت سے خبردار ہوتا رہوں اور دعائے مغفرت ان کے حق میں کرتا رہوں۔ کیونکہ مجکو اونکی رفاقت ہر حالت میں منظور ہے۔ میں متحمل نہیں ہوسکتا ہوں کہ وے بار گناہ سے دب جائیں۔ اگرچہ اون کے اعمالوں کو اچھی حالت میں دیکھوں اور سنوں گا تو اوسی قدر سے ان کو لکھواؤں گا جو مٹا نہ سکیگا۔ اگر ان کے نامۂ اعمال بد دریافت ہوتے رہیں گے تو اسے استغفار کرکے اوسے دفع کراونگا۔ بلکہ محو کر ڈالوں گا تب جبریل امین اس حالت کی خبر سنکر جناب احدیت صمدیت سے عرض حال ہوئے اے رب تو دانا بینا ہے تجھسے کسی امر کو پوشیدہ نہیں ہے یعنی تیرا حبیب مکرم محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ نے جو فرمایا ہے اوسکو قبول کر۔ جناب احدیت کی درگاہ سے ندا ہوئی کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے تمہاری التجا کو قبول فرمایا تب جبریل امین نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی کی خبر کردی۔ تب آپنے فرمایا الا ان طالب قلبی یعنی میرا دل محفوظ با رحمت الٰہی ہوا اور شاد ہوا۔

اللہ اللہ کیسا ہمارا پیارا نبی اپنی امت عاصی کا ہر حال درد کا درمان اور ان کا ہر حال میں نگہبان قدردان غمخوار اپنی امت کا اور ان کا ہر حال رفیق شفیق کریم شفاعت کرکے حق سے بخشوانیوالا۔ الغرض اے عاصیو تمکو فدا ہو جانا چاہئے۔ ایسے آقائے نامدار پر سے اے عاشقو نثار کر و اپنی جان اور اپنا مال اور اپنے زن و فرزند کو اپنے پیارے نبی پر اور صدقہ کرو اپنی جانیں اور اپنا تمام مال و دولت اس حبیب مکرم محبوب دو عالم حضرت محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر سے اور شکر بجالاؤ اس پروردگار عالم کا جو تمکو ایسے محبوب آعظم کی امت میں پیدا کرکے داخل کیا بہتر نصیبا کیا اور بلند طالع کیا تمہارا۔ جو امت احمدیہ میں داخل ہوا با یمان ہو کر لہذا اسے بہتر کیا اور دین اور دنیا میں افضل تر اور بہتر ہو گا یا باریتعالی ہم کو تیرے حبیب مکرم محبوب اعظم کی الفت میں جلا اور بعد مرگ بھی اسی کی محبت میں اٹھانا کہ ہم کو دین اور دنیا میں فخر حاصل ہووے اور آخرت میں وسیلہ نجات حاصل ہووے اور ہم امت احمدیہ کہلاویں۔

پس ہم کو یہی کافی ہے۔ یعنی سب سے بہتر ہم کو یہی ہے کہ ہم امت احمدیہ کہلاویں اور ثابت قدم ہو کر رہیں۔ اور ہم کو تا دم مرگ عشق احمدؐ مجتبیٰ محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا دے تا دم آخر زبانِ دل سے کلمہ جاری رہے۔ آمین ثم آمین یہ ہی کفایت کرتا ہے ہماری نجات کے لئے۔

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین	مصطفی ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اسے رب میرے درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص بہ غریب

حمد کے لایق تو اے سبحان ہے	عام بخشش اک تمہاری شان ہے	عاجزو نپر اپنی تو رحمت کیا	امت احمدؐ میں ہے داخل کیا
شکر تیرا بجالاویں مدام	ہوگئی ہم امت خیر الانام	چاہے جسکو کرے مقبول تو	چاہے جسکو کرے مردود تو

ذات اطہر تو کیا محبوب پاک — شانمیں نازل کیا جسکے لولاک
تونے احمد کو کیا محبوب ہے — اور کیا ابلیس کو مردود ہے
صاحب قدرت ہے تو پروردگار — تیری حکمت ہے تجھی کو اختیار
تو خلیفہ خاک سے پیدا کیا — نار میں سب نور کا فرکا رکھا
زینت محبوب سے دی عرش کو — ظلمت ہستی ملی ہے فرش کو
قہر و رحمت تو ملا یا ایک جا — نور نا ہستی میں تو ظاہر کیا
دونوں عالم میں بنا محبوب تھے — باطنی ظاہر رکھا مطلوب تو
شان ہے اسرار الحق یا عرش شاں — سر حق عرفانکی ہے جان ہاں

سب تری قدرتکو ہی شایاں ہے — تجھسے ہی مقبول اور مردود سب
حکمت اعلیٰ ہے تیری بے نظیر — حیرتوں میں سبکو ڈالا اے قدیر
فرق پر احمد کے رکھا تاج ہے — کردیا ابلیس کو محتاج ہے
زینت براق احمد سے رہے — تو میں ہم شیطان کہا دیکھلے
تو دیا محبوب کو کوثر کا آب — تو رکھا اسفل میں معراج شہ آب
تو محمد کو بلا کر عرش پر — زیب دی احمد سے اسپ فرشپیر
رازدار اسرار میں بیہوش ہے — کیا خریداری کرے عجز گوشہ ہے
غربت اپنا آپ خود نقشہ بنا — تو خودی اپنی مٹا کے لیے بقا

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین — مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اسکے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

دل وجان کردو سب قربان تم احمد کی صورت پر — رہو پروانہ کی مانند شیدا رو سے حضرت پر
جو ہوگا مصطفیٰ پہ جان و دل سے عاشق صادق — محب ہو کر نہ کیوں چاہت کریگا انکی الفت پر
تری رحمت گناہوں سے بڑی ہے حضرت باری — کیا تو رحمت اللعالمین کو اپنی رحمت پر
وسیلہ دونوں عالم میں محمد مصطفیٰ کا ہے — وہی ہیں شافع محشر وہی ہیں حامی امت پر
نہیں فرصت ہمیں یاد نبی سے ایک لمحہ کی — نماز پنجگانہ کو فدا کرتا ہوں میں حضرت پر
نہ رکھوں خلد کی پروا اگر بطحا میں جا پہنچوں — قیامت تک کروں جاروب کشی حضرت کی تربت پر
نبی کے میں غلاموں میں ہوا ہوں جبسے میں غربتا — سند ہے فخر حاصل بادشاہوں کی بھی قسمت پر

رونق مٹ گئی زاہد و بتوں کی دہر سے مطلق
نماز بے ریا جائے سجدے کیے جائے قلب اطہر پر
عدم سے کھینچ کر لایا ہمیں کس کی الفت میں
عبث تکرار کا موجب بڑا ہا شیخ و برہمن میں
مرا داغ جگر ہے مثل شعلہ اخگر
نہ رکھوں خوف محشر کا نہ ڈر نار جہنم سے
اگر ڈالو جہنم میں نہیں پروا ہے جنت سبکے
گدائی ہو در احمد کی بہتر بادشاہی سے

بتوں کی چاہ میں کھویا پیارا ایماں کثرت پر
ملا ہے عاشقوں کو ساغر توحید وحدت پر
بنایا عالم ہستی کو ہم کو اُن کی نسبت پر
رہے شیدائی ہو سب الٰہی ذات کی صورت پر
جلادوں گا میں عصیاں کو بوسیلہ رحمت حق پر
وسیلہ شافع محشر کا رکھتا ہوں قیامت پر
کہ ہوں اسرار احمد شیدا وسیلے شان شوکت پر
چلو غربت یہاں سے خاک ڈالو اس ریاست پر

سلوا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین — مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

بیان حالات ملک الموت قابض کرنا روح پرفتوح آنجناب تقدس مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا

روایت ہے کہ آپ نے سب طرح سے اطمینان خاطر ہو کر عزرائیل سے فرمایا کہ ملک الموت اب تو اپنا کام کر۔ لہذا عزرائیل علیہ السلام نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اور بحکم رب العزت روح پرفتوح کو قبض کرنے میں مصروف ہوئے باوجود شدت جانکنی اور سکرات موت کی تلخی اسقدر سے تھی کہ حضور پرنور شافع جمہور کا رنگ چہرہ اطہر کا زرد اور کبھی سرخ ہو جاتا تھا۔ اور اسحالت میں آپنے ایک پیالہ پانی کا اپنے قریب لے رکھا تھا۔ اور بار بار اوس پانی سے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر اکرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ اعوذ باللہ من سکرات الموت اور ملک الموت سے دریافت فرمایا کہ جانکنی اس قدر تکلیف اور ونکو

بھی ہوا کرتی ہے۔ تب ملک الموت نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر سے اوروں کو تکلیف مشدت جانکنی ہوا کرتی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی آپ کی ذات والاصفات پر نہیں ہے۔ جب اس بات کو آپ نے سنا تو بہت ہی آزردہ خاطر رنجیدہ اور آبدیدہ ہو کر فرمایا واہ امتاہ واہ امتاہ۔ اے ملک الموت جتنی تکلیف اور شدت جانکنی کی ہو اتنی تمام حالت نزع کے بدلے میری امت کے مجھ پر خرچ کر دے تاکہ اس تکلیف اور اذیت سکرات جانکنی سے میری امت مظلوم بری رہے اور ان عاجزوں اور بیکسوں کو اذیت سکرات اور مصیبت جانکنی سے نجات ملے۔ تب حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رحمت اللعالمین واے شفیع المذنبین۔ آپ اس کا غم نہ کریں اور فکر خاطر اقدس پر نہ لاویں۔ یعنی جس قدر سے مادر مہربان شفقہ اپنے بچوں پر مہربان و مہر مادری سے سوتے بچے کے منہ سے پستان نکالا کرتی ہے۔ اسی قدر سے آپ کی امت عاصیوں کی ارواحیں ان کے وجود سے بآسانی قبض کروں گا۔ جو ان کو خبر بھی نہ ہو۔ بحکم رب اللعالمین الرحمن الرحیم ط

روایت ہے کہ ایام مرض کی حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھ یا سات دینار زر سرخ کے موجود تھے۔ باوجود اس کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے ان تمام مساکینوں اور فقیروں کو بلا کر تقسیم کر دیا۔

الغرض اس حالت امراض اور سکرات جانکنی کے وقت بیچ مکان کے چراغ میں تیل بھی موجود نہ تھا۔ اس حالت میں آپ نے اپنے پڑوسیوں کے کسی ہمسایہ سے کہا کہ اگر تیرے مکان میں کچھ تھوڑا سا تیل ہو تو جلد لا کر دے۔ کیونکہ اسوقت سلطان دین مالک شرع مبیں رحمت اللعالمین کی حالت نزع سکرات میں ہے۔ اور اسوقت چراغ کی روشنی ہونی ضرور ہے۔ اسوقت ہمسایہ نے تیل کو لا کر دیا۔ اور آپ نے چراغ اپنے مکان میں روشن کیا۔

الغرض نزع میں آپ کا سر مبارک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زانوئے اقدس پر تھا۔ اور ہاتھوں کو طرف آسمان کے اوٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔ ہو الرفیق الاعلیٰ۔ کہ اتنے میں روح پر فتوح قالب عنصری سے نکلکر مثال شہباز بلند پرواز ہو کر دار البقا کی جانب رحلت فرما گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ط

اے جان صد ہزار ما وقف جان تو ہر دم ہزار تحفہ ما بر روان تو

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین   مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے ربا میرے درود و سلام   برگزیدہ نبی پر اسپہ مدام

نظم بطرز مثنوی شریف بہ مضمون بالا از اسرار اسحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

فلک [illegible] کیا ہے احتمال ہے اسکا
کبھی تو گردش دور فلک ہے
کرشمہ بے ثباتی کا ہے داور
کسیکو اسجگہ رکھا نہ قایم
رہا جب یہاں نہ وہ محبوب عالم
نہیں دنیا میں کوئی اس سے بڑھکر
عجب ہنگامۂ محشر بپا ہے
ظہور خاص یوں دنیا سے جاوے
جہاں سے اسکا اٹھ جانا غضب ہے
محمدؐ کا جدا یاں ہم سے ہونا
وہی اس عالم ہستی سے جاوے
جو ایسا سرور و سردار جاوے
غرض دنیا سے کیا اس زندگی سے

ہوا برگشتہ کیسا ہے عالم
کبھی عشرت کدہ رشک ارم ہے
بنایا روح کا عالم کو سرور
ہے تیری ذات واحد تو ہی دایم
تو رہجائیگی کب اولاد آدم
زمین و آسمان میں نہ ہو اکثر
قیامت پہ قیامت ہی یہ ہوا ہے
جہاں میں پھر اندھیرا کیوں نہ ہووے
غضب ہے پر غضب یہ طرفہ ہے
قیامت سے ہے یہ بڑھکر نمونہ
بتاؤ پھر قیامت کیوں نہ آوے
ہزار اس زندگی کا خاک پاوے
نہ دولت جاہ ہی باقی نہ زن
یہ سر احمدی ہے سر حیرت

ہے یہ دنیا بے ثباتی کا کرشمہ
کبھی تو غم کدہ عشرت کبھی ہے
خدا کا رونق ہے ہستی کا جام
ہو دنیا جائے تو چندی کا میلہ
تری قدرت ہے یکتا ما شاء اللہ
جناب خلد اور زیر زمین الیٰ
نہ ہوگا ایسا دنیا میں کوئی غم
چلا دنیا سے امت کا مہرباں
فلک پر حادثہ کیا کچھ نہیں ہے
کہ جسکے واسطے رب داور
عجب ہو جائے دنیا جائے عبرت
رہا باقی نہ جب سلطان اکبر
رکھا اظہر اسحق اسرار سر وہ
ظہور احمدی حیرت ہے غربت

خوشی اور خرمی دونوں ہمیشہ
عجب رحمت ہے قلب [illegible] ہے
یہاں کے ہے اترواتا ہمیشہ
اکیلا آتا ہے جاتا اکیلا
ترے محبوب پر رحمت ہو اللہ
نہ خالی غم سے ہے جن و انس
وفات سید کونین سے کم
خطاکاروں گنہگاروں کا ایمان
قیامت تک فلک اندوہگیں ہے
تمامی خلق کو پیدا و ظاہر
کرو رحمت تو زندگی کو اپنی غارت
رہیگا کون پھر دنیا کے اندر
کیا تھا جلوۂ اظہر کو ظاہر

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین   مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین

بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری

داغ ہے ہجرت کا دل پر مثل لالہ یا نبی　　امت عاصی کا بخشش کرنے والا یا نبی
اژدر ہجراں سے اب مجھکو بچالے یا نبی　　ورنہ اب ہوتا ہوں میں اس کا نوالہ یا نبی
ہوں جدائی سے تمہارے اسقدر مجبور میں　　جس قدر سے ماہ پر ہوتا ہے ہالہ یا نبی
ہوں گناہوں میں میں اپنے اسقدر اندوہگیں　　تو شفیع المذنبیں ہے کملی والا یا نبی
ہجر میں تیری جدائی میں ہے آتش اسقدر　　سوز ہجراں سے ہوا ہوں جل کے کالا یا نبی
ہم گنہگاروں کی بخشش ہے تمہارے ہاتھ ہے　　حق سے ہے تمکو شفاعت کا قبالہ یا نبی
ہے شفیع المذنبیں ہرگز نہیں تیرے سوا　　عاصی امت پہ رحمت کرنیوالا یا نبی
نفس موذی نے پھنسایا ہے بچالے یا نبی　　مکر سے ڈالا ہے اس نے ہمپہ جالا یا نبی
ہے غم دوری سے تیرے اسقدر حالت مری　　کیا جدائی کا ترے یہ چاؤ بھالا یا نبی
غرق ہوں میں اب گناہوں میں بچالے یا نبی　　ہے شفاعت کا ہماری کرنے والا یا نبی
سب گنہگاروں پہ رحمت کر شفیع المذنبیں　　سب خطاداروں کو ہے تو بخشنے والا یا نبی
عاصیوں کی شہا حالت رہے بیتاب یوں　　بخشش امت کو حق سے بخشنے والا یا نبی
کیا سکے اسرار حق اسقدر قدرت کا تری　　سخت ہے غربت پہ سب راحت کا پیالہ یا نبی

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفی ما جاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نوحہ آہ گریاں کرنا اصحابہ و اہل بیت مہاجرین و ازواج مطہرات و سیدۃ النساء فاطمہ زہرہؓ

روایت ہے کہ جب اسی الت کو حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سنا اور بہت ہی نوحہ کیا اور کہا واسطہ واہ اجتنا داہ حسرتا وتالاں واویلا فریاد فریاد کرتی ہوئی شور عظیم مچایا اور اس قدر سے فرماتی جاتی ہیں کہ اے باپ میرے تم نے دعوت حق قبول کی۔ اے ابا میرے تم نے جنت الفردوس کو منظور کیا۔ اے بابا جان فاطمہ کی جان تجپر قربان اس امت عاصیوں کی خبر جبرائیل امین کون پہنچائے گا۔ اے بابا بعیر از تمہارے وحی الٰہی اب کس پر نازل ہوگی۔ اور اب جبریل امین کہاں ہیں۔ وہ اب کیونکر آوینگے افسوس صد افسوس اب میرے فرزندوں کی خبر گیری اور پرسان حال حسن وحسین دونوں کی خاطر مدارات پاس داری اور غم خواری کون کرے گا۔ افسوس اب جبریل امین میرے مکان پر کا ہے کو آیا جایا کرینگے اے باری تعالی مجکو بھی بہت جلد میرے باپ کی ملاقات کرا دے تاکہ زیارت اور دیدار سے بہت جلد میرے باپ مشرف ہوں۔ یعنی تیرے حبیب مکرم محبوب دو عالم کی دیدار سے منظور نظر ہوں۔

باوجود اس قدر سے رات دن گریہ و نالہ ہو کر اپنی زندگی سے مطلق بیزار بیقرار ہو کر فراق پدر میں بعد رنج والم قریب چھ ماہ تک رہکر آپنے بھی انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو رو کر اسطور سے فرماتی ہیں افسوس صد افسوس آفریں صد آفریں اس حبیب مکرم محبوب دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کو ہر دنداں مبارک آپ کا جور سختی کفار سے شہید ہوا۔ لیکن سوائے صبر اور شکر کے حرف زبان مبارک تک شکایت کا مطلق نہ آیا۔ اور منہ سے بد دعا تک نہ کہی۔ اور خون بھی زمین پر نہ گرنے دیا اسو جہ سے کہ اگر قطرۂ خون پیغمبر آخر الزماں سید کون ومکان کا پڑتا تو تمام برکت اس زمین سے اُٹھ جاتی۔ افسوس صد افسوس اس نبی خاتم الانبیاء سند الاصفیا سلطان کون ومکان نبی آخر الزماں پر جو تمام عمر اپنی کو اس امت عاصی کے رنج وغم والم میں با طمینان خاطر سویا نہ برابر کھایا۔ کسی دن بھی اور کسی دن آسودہ خاطر ہو کر طعام نوش فرمایا۔ اور افسوس صد افسوس اس حبیب یزداں کا کہ جنے

درویشی کو تونگری سے افضل و اعلیٰ سمجھا۔ اور درویشی کو نعمت عظمیٰ سمجھا۔ اور اسکو اختیار کیا۔ اللہ اللہ وہ کریم مالک غفور الرحیم کہ جس کی راہ شریعت سے ہم گنہگاروں کو ہدایت راہ مستقیم عاصیوں کیواسطے راہ نجات کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ اور پاسداری اس امت عاصیوں کے تا دم مرگ بحالت وزلیت تک انکی محبت اور الفت میں مصروف ہو رہا ہے۔

الغرض تمام اصحابہ انصار و مہاجرین ہر فرد بشر مسجد نبوی میں آکر موجود ہوئے جب اہل بیت اور ازواج مطہرات کا رونا وصال مبارک کی آواز کو سنا تمام میں ایک عالم حیرت اور سکتہ کا عالم بندھا۔ یعنی یک بخت خاموشی کا سماں ہو گیا۔ لہٰذا کوئی تو عالم حیرت میں مثل بُت کے کھڑا ہی رہا اور کوئی بیہوشی کی حالت میں زمین پر گر کر سر نگوں رہا۔ اور کوئی جو بیٹھا تھا بیٹھا ہی رہا۔

الغرض عجیب غریب حالت کا سماں تھا۔ اور سب کے سب بیخبر اپنی اپنی حالتوں سے ہو کر چند دیر خاموشی کیحالت میں ہو رہے یہانتک کہ وے سب کے سب اپنے سے بیخبر تھے۔

باوجود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے نہایت افسردگی کی حالت میں پژمردہ ہو کر زمین کو دیکھکر آنکھوں سے آنسو جاری کئے۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوش مفارقت و بے اختیاری سے خود اپنے سے باہر ہو گئے۔ اور تلوار کو میان سے باہر کرکے کہا کہ کبھی کے زبان قال سے لفظ انتقال کا اگر سنا تو اس تلوار سے اسکو مزا چکھا دوں گا۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ زبان سے نہ بولتے تھے۔ اور ہر ایک شخص کا منہ حیرت سے تکتے رہا کرتے تھے اور حضرت حیدر کرار مشکل کشا مولیٰ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سے بیخود حالت بیہوشی جوش رنجیدگی میں غمگین ہو کر ایکجا بیٹھ گئے۔ اور سب کو عوز و فکر غم کی حالت میں نظر انداز ہو کر حیرت اور سکتہ کا سا عالم دکھائی پڑتا تھا۔

الغرض تمام اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین دوڑکر مکان میں جا داخل ہوئے اور حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روائے پاک چہرۂ مبارک سے جدا کیا۔ اور فرمایا واہ محمدا و المتطلع پس پیشانی انور کو بوسہ دیا۔ اور ایسا کہا کہ اے باریتعالیٰ اپنے حبیب اکرم کو میرا سلام پہنچا اے حبیب کبریا مجکو بہت ہی جلد اپنے خدمت اقدس میں بلا۔

الغرض صحابہ نے اپنی اپنی حالت درد و فراق رنج و الم سے مطلع کیا اور تمام انصار و مہاجرین و اہل بیت میں ایک شور قیامت برپا تھا۔ اور اسیقدر سے تمام ملایک حور و غلمان کل جن و انس وحش و طیور وغیرہ

پرندا فلاک وزمین میں ایک حشر برپا تھا۔
باوجودیکہ حضرت خضر والیاس کا ناقہ سواری کا اس قدر سے غمگین ہوا تھا وہ غمگین ہوا کہ کھانا پانی چھوڑ دیا یہاں تک کہ تین روز کے بعد مرگیا۔ اور دراز گوش کوئیں میں گر کر مرگیا اور روایت سے ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ میں وقت وصال اور دفن تک ایسا تنگ، اور تاریک رہا جو اپنا ہاتھ آنکھوں سے نہ دکھائی پڑتا تھا۔ اور ایک دوسرے کا چہرہ نظر نہیں آتا تھا اور برابر راستہ سو جھائی نہ پڑتا تھا۔ فی الحقیقت جب ایسا آفتاب جہاں تاب اس دنیا سے اٹھ جائے پھر کیونکر اس دنیا میں اُجالا ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر نہ اندھیرا رہے گا۔
الغرض تمام اہلبیت اصحابہ مہاجرین اور انصار جمع ہو کر بموجب وصیت آپکی طہارت و غسل و کفن شکل میں لائے بعد وصیت کے آپ کو دفن کیا قبر اطہر میں زینت تخیر حاصل آپ کی ذات ... وفات سے اس زمین کا مراتب عرش بریں سے بھی فوقیت کا حاصل کیا۔ اور اس زمین طیبی کو مراتب اعلیٰ حاصل ہوا۔ جو آپ کے دفن سے روشن تا قیامت مرتبہ بلند اعلیٰ کو حاصل کیا۔
واضح ہو کہ جب وقت روح پر فتوح باز ینت افروز عالم علیین پر جا پہنچی ایک تابوت مرصع یاقوت با زیب وزینت جنت سے مرتب ہو کر جناب سید المرسلین رحمت اللعالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر انور سے گذرا اور اسوقت ندا آئی کہ اگر خاطر اقدس مرضی مبارک ہو تو وقت جسد مبارک کو ملائک مقربین تابوت انور میں لارکھیں اور اسکو مدفن سرا ستادیں بہشت بریں میں باشان و شوکت لارکھیں اور اسی جائے مرقد اقدس مبارک کو مدفن کر دیں۔ مگر مرضی اقدس پر منحصر ہے۔ اگرچہ خاطر اقدس کو گوارا ہو تو یہ تابوت موجود ہے۔ تب اسوقت رب اللعالمین سے حضرت نے فرمایا۔ کہ میں ہرگز راضی نہیں ہوں۔ اور مجکو ہرگز یہ منظور نہیں ہے۔ اور نہ میرا دل ایسا چاہتا ہے نہ طبیعت گوارا کرتی ہے اس بات کو اپنی امت عاصیوں کی سے جدا ایک لحظہ بھر ہو سکوں۔
اللہ اللہ کیسا وہ ہمارا پیارا نبی رسول مقبول کہ ہم عاصیوں کے واسطے اپنی امت غمناک کے خاطر گوشہ خاک یثرب بطحے کو قبول فرمایا۔ آپنے رب العزت سے فرمایا کہ اپنی امت گنہگاروں سے ایک لمحہ بھی جدا نہ رہونگا کیونکہ وے تمام میرے درد فراق سے حیران و پریشان و سرگردان و سراسیمہ ہو رہے ہیں۔ لہذا میں بھی انکے واسطے اسی گوشہ زمین کو لیاؤں گا اور جب تک میں انہوں میں رہوں گا اسوقت تک ان پر عذاب دنیا اور آخرت نہ ہو دے گی وے

عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے محفوظ رہیں گے۔

الله اللہ کیسا وہ ہمارا نبی برگزیدہ محبوب رب اللعالمین مالک دنیا و دین رحمت اللعالمین ؐ شفیع المذنبین کی ذات اطہر پاک باصفات ہے! ور ہم گنہگاروں کی اس قدر الفت اور شفقت و محبت بے انداز دے ہے یعنی ہر حالت میں ہمپر ہمارے مددگار کرم فرما نگہبان درد کا درماں اور ہر حالت میں خطاواروں کے نگراں و غمگسار۔

اے عاشقان روے احمدی و اے شیفتگان گیسوے احمد نثار ہو جانے کا مقام ہے اُس سرا عالم فخر بنی آدم کی ذات پاک اور اہلبیت و اصحاب و انصار پر اور اپنی جان و دل سے صدقہ کرو سب مال و دولت اُس پیشوائے دنیا و دین پر سے اور قربان کرو اپنے زن و فرزندوں کو اور صدقہ ہو جاؤ ایسے حبیب مکرم محبوب دوعالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر سے غور کرو اسقدر سے عنایت مہر و الفت اس صاحب کریم الرحم الراحمین کے کیا کیا احسانات ہمپر ہیں۔ جو امکان بیان سے باہر ہیں اور غور کرو کس قدر تفضلات ہم خاکساروں پر مبذول ہے۔ یعنی ہمکو بھی لازم ہے کہ ہم ہمیشہ جان و مال سے نثار ہو رہیں اور تا بمقدور کوشش بلیغ کے ساتھ جا کر مرقد منور پر تصدق ہوں اور آپ کے مزار اقدس پر صدقہ کریں آپ کو سو بار اور زیارت سے مشرف ہوں۔ اور سعادت دارین حاصل کریں اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہر مسلمان کو یہ توفیق عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو مدینہ پاک کی سرزمین میں داخل کرے آمین ثم آمین ؐ

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین	مصطفیٰ ماجاء الا رحمت العالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی رح از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

السلام اے شاہ رب دو جہاں	السلام اے چارہ ساز بیکساں	التجا ہے تجھ سے اے رب کریم	آرزو کرتا ہوں اے رب رحیم

شربت دیدار کا پیا پیا ہو نہیں
فکر رہتی ہی مجھ کو یہ روز و شب
میں بھلا اس سمت خالی ہاتھ سے
کالا منہ اپنا کسے دکھلاؤں گا
جوش وحدت کا مشرب ہوا استقلال
حق ہی شیدا اس محمد پر ہوا
حق کا ہی معشوق احمد دلربا
وہ ہوئے محبوب یزدانی پیا
ذات حسن ذات محبوبی صفات

ساغر وحدت میں اب ساقی نہیں
دن قیامت پر رہی میری طلب
شرم محلاس تہی دستی میں ہے
زاہدوں کے ساتھ کیسے جاؤنگا
ہو گئی شیدا اس شہ لولاک پر
اور محمد اپنی امت پر فدا
اور احمد ہیں امت اپنی پر فدا
اور یہ محبوب سبحانی ہوا
حسن محبوبی ہے پا حسن صفات
کیا لکھا اسرار اسحق غربت سخن

میں برا ہوں یا بھلا ہوں ہیں اگر
زہد پر اپنے کوئی نازاں رہے
کون پوچھیگا مجھے سرکار میں
بادۂ وحدت میں ایسا مست ہوں
ہی محبت حق کو احمد سے بڑی
چاہا ہی حق احمد کو اپنے ہوشیار
طرفہ تر اور ایک ہی ہمدل عزیز
کیا عجب یہ بھید ہی راز نہاں تر
نور عرش و نور فرش ظہور کر
ہی صلہ میں قطبیت تاج پہن

در کا ہوں محتاج تنگی ہے مگر
میری حالت ابھی کیسا ہو رہا ہے
ہاتھ خالی جاؤنگا دربار میں
ساغر توحید کا میں مستا ہوں
الفت احمد ہی امت پر بڑی
امت عاصی یہ ہی احمد کی پیاری
امت محبوب ہی اسے عزیز
رحمت محبوب سے ہیں پاک باز
جوش وحدت جوش قدرت نور ہے

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین — مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ بہ مضمون بالا اسرار اسحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

کہا جب وصف احمد کو لکھا میرے مقدر کا
لکھا ہوں نعت احمد کی طبع کے جوش کے اندر
خیال طائر شان باز پہنچا جا کے علیین میں
ملکین لامکان جائے سکونت کر لیا اپنی
ہجوم عشق کے عالم میں لکھا یہ قصیدہ ہے

ہوا جب صاحب اقبال پہنا خرقہ فقیری کا
شروع بسم اللہ سے لیکر قلم شاخ صنوبر کا
چمن شاداب ہستی کر دیا میرے مقدر کا
گذر کر عالم اکبر نشاں بتلایا عصفر کا
بتایا عالم عرفان میں آداب جوہر کا

اسانا غیب ہی کہا بلبل باغ فصاحت ہو
چڑھا دریائے وحدت جوش کرکے سارے عالم میں
وجود حاصل کیا ہیجدہ ہزار مخلوق نے ظاہر
کروں تحریر میں کیا حمد خالق نعت احمدؐ کی
دل وجان سب کرو صدقہ جناب مصطفیٰ پر سے
تماھی تشنہ لب امید رکھتے ہیں محمدؐ سے
ہمیں پروا نہیں جنت کی خاک پاک طیبہ ہے
ہوا جو عاشق محبوب رکھے دل سے وہ محبوب
الٰہ اسرار الحق غربت صلہ میں نعت احمدؐ کی

ہوا ہے جلوہ آرا نور احمدؐ نور اطہر کا
ظہور پنجتن ہے ہر رو سے حیدر و سرور کا
ہوا جب گنج مخفی سے ظاہر آپ گوہر کا
کہاں طاقت زباں کو ہے کرے وصف پیمبر کا
کہ وہ ہیں شافع محشر نہیں کچھ خوف محشر کا
پلا دیں گے قیامت میں وہی تو جام کوثر کا
ہمارے واسطے کافی ہے گوشہ یار کے در کا
ہوا مسرور وہ بسم اللہ سے اللہ اکبر کا
ملے گا مصطفیٰ سے آپ رحمت آپ کوثر کا

سلو یا قوم صل علی الصدر الامین ہو مصطفیٰ یا حیات اللہ رحمۃ للعالمین
پڑھو ہمیشہ اے غربت درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

توصیف و ثنا خلفائے راشدین از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

ترمذی میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آتش دوزخ اس پر حرام ہے جس نے دیکھا مجکو خواب یا ظاہر میں اور علاوہ اس کے جس نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ یعنی میرے اصحابوں کو دیکھا۔ اور نسائی بن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جس کو آپ نے فرمایا ہے کہ ادب و تعظیم کرو میری اور میرے اصحابوں کی کیونکہ وے تمام میری امتوں سے بہتر اور افضل بزرگ تر ہیں لہذا تمام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین ایک سو دس ہیں۔ اور تعظیم و ادب کرو تابعین کی یعنی وے تمام ایک سو ستر ہیں۔ اور تعظیم اور ادب کرو جو طبع

تابعین ہیں یعنی وہ سب دو سو ساٹھ ہیں اور فرمایا جناب خواجہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی شخص بموجب ایک پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا۔ تو بھی اسکو اسقدر ثواب نہ حاصل ہوگا۔ یعنی اس سے بھی زیادہ حق تعالیٰ جلشانہ ثواب بیحساب عطا فرمائیگا۔

چنانچہ اوّل اصحاب امیر المومنین حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوئم اصحاب حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوئم اصحاب حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہارم اصحاب حضرت امیر المومنین حضرت اسد اللہ الغالب علی حیدر ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ لہٰذا ان اصحابوں کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے اور کئی حدیثیں انکی ثنا و توصیف میں وارد ہیں اور کلام ربانی میں سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے۔ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ یعنی دیگا تمہارا رب اسقدر کہ تو راضی ہوگا۔ و سیتہا الحضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں فرمایا حق تبارک تعالیٰ نے ولسوف ترضیٰ اور اسی طرح ایک آیات میں فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنے بڑا بزرگ اللہ پاک کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ پھر انسان کو کیا مجال طاقت ہے جو آپ کا مرتبہ بیان کرے روایات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق بہت بڑے دولت مند اور مالدار تھے چنانچہ آپنے مال و دولت تمام واسطے اللہ اور اس کے حبیب مکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ خدا میں اور طریقہ اسلام میں آپنے صرف کر ڈالا یعنی محتاجوں اور فقیروں کو خیرات میں اور کچھ مسجد نبوی میں زمین کی فروخت میں اور کافروں سے لونڈی یا غلام جو اسلام کو لائے ہوئے تھے اور ان کو کافر درپے ایذا رسانی تھے۔ یعنی ان کو ان کے دست قبضہ سے چھوڑا کر آزادی دلوائی اور اپنی دولت کو یوں صرف کیا۔ لہٰذا حضرت بلال رحمت اللہ علیہ کو بھی ان کا مالک بسبب مسلمان ہونے کے سخت ایذیئیں اور تکلیفیں جس کا کہ بیان نہیں ہو سکتا ہے دیا کرتا تھا۔ تو آپ نے بالعوض اس کے اپنا غلام اسکو دیکر اور کچھ روپیہ دیکر اس سے حضرت بلال کو چھڑا لیا اور آنجناب تقدس مآب کی خدمت میں لا کر حاضر کر دیا۔

الغرض آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو احسان حضرت ابابکر صدیق کا مجھ پر ہے۔ وہ مجکو بخوبی یاد ہے۔ لہٰذا آپ ہمیشہ ہر حالت میں آنجناب تقدس مآب کے ساتھ ہر حالت بوقت مصیبت مال دولت اور ذاتی رفاقت سے برابر میری مرضی کے موافق راہ خداوند تعالیٰ میں خرچ کرتے رہے۔ چنانچہ جسکی تعریف اور توصیف خود ذات باری تعالےٰ

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا فرمایا ہے۔ پھر انسان کی کیا مجال و ہ کیا طاقت اور قدرت رکھتا ہے جو شمہ برابر بیان ان کا رقم تحریر کر سکے۔

مشکواۃ شریف میں لکھا ہے بخاری اور مسلم سے روایت ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جو اسکو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یعنی فرمایا آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اس قدر مرتبہ بلند ہے کہ آپ کو رب العزت سے الہام ہوا کرتا ہے اور روایت میں لکھا ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ ایک برتن دودھ سے بھرا ہوا میرے سامنے لایا گیا جس کو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اور جو باقی بچا اس کو عمر بن خطاب کو پلایا۔ چنانچہ اصحابوں نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ دودھ علم تھا جو میرے جو مجھسے بچا وہ سب حضرت بن عمر بن خطاب کو حاصل ہوا۔ لہذا اس حدیث سے ثابت ہے کہ اور روایت سے معلوم ہوتا ہے جو آنجناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس قدر کہ علم دین شریعت کا تھا۔ اور باقی رہا تھا وہ سب کا سب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا تھا۔ اور روایت سے ثابت ہے کہ ایک روز ایک سایل آنجناب تقدس مآب کی خدمت اقدس میں وارد ہوا۔ اور عرض کی کہ یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج میرے یہاں میری دختر نیک اختر کی شادی ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے از حد فکر دامنگیر ہے۔ اور اس کی شادی ہے جسمیں صرف دوسو روپیہ کی ضرورت از حد لایق ہے۔ آپ للہ حق تبارک تعالےٰ کے مجکو کسی سے ضرور دلوائے یا آپ میرے مطلب کو پورا کر دیجئے۔ تب حضور پر نور نے اس سایل سے کہا کہ تو عثمان غنی رضہ کے خدمت میں جا کر کہہ تمام حقیقت کو وہ تجکو ضرور بالضرور دیں گے۔

الغرض وہ سایل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جا کر عرض پرواز ہوا کہ واسطے حق تبارک تعالیٰ بے نیاز کے مجکو دوسو روپیہ واسطے شادی دختر نیک اختر کے ضروری لاحق ہے اور میں اس غرض سے حاضر خدمت اقدس ہوا ہوں۔ مجکو للہ واسطے حق سبحانہ تعالےٰ کے دیجئے۔ تب آنجناب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکان پر گئے اور اسی وقت سو روپیہ لا کر اس سایل کو دیدیے۔

چنانچہ اس نے وہ روپیہ لیکر آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لیکر حاضر ہو کر عرض کیا کہ آنحضرت عثمان غنی نے صرف خدا کے نام پر مجکو یہ ایک سو روپیہ عنایت کئے ہیں۔ مگر میرا مطلب ایکسو

روپیہ سے نہیں ہوتا ہے اور مجکو سو روپیہ کی اور بھی ضرورت ہے تو آپ اس کو پورا کر دیجئے۔

باوجود آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل سے ایسا فرمایا کہ اب پھر دوبارہ جا اور ان سے ایسا کہہ کہ آپ نے اللہ کے نام پر مجکو ایک سو روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ اب آنجناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ایک سو روپیہ دو۔

الغرض اُس سایل نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسی قدر سے عرض کیا چنانچہ جب آنجناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس سایل کی زبان سے حضرت عثمان غنی نے سنا تو اس کو کہا کہ اس ذات والاصفات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تو میری جان اور یہ سب مال معہ زن و فرزند کے تصدق ہے۔ اور تمام خزانے کی کنجیاں لاکر کے اُس کے ہاتھ میں دیدیں اور اس سے کہا کہ لیجا جو تجکو درکار ہے۔

الغرض اس وقت تمام کنجیاں خزانے کی ایک لخت اس کے حوالے لاکر کر دیں چنانچہ ان خزانے کی کنجیوں کو لیکر اس سائل نے اپنے مطلب کے موافق اس میں سے صرف سو روپیہ لیکر تمام کنجیاں خدمت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کر دیں۔ آکر عرض پرداز اور بہت ہی حیرت سے کہا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے نام پر تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف ایک سو روپیہ عنایت کیا اور جب حضور کا نام مبارک سنا تو تمام خزانوں کی کنجیاں میرے سپرد کردیں اور ایسا کہا کہ معہ زن و فرزند میری جان مال و دولت سب کی سب آپ کے نام پر تصدق ہے اور یہ تمام کنجیاں کو میرے سپرد کر دیئے۔ اور کہا کہ اس میں سے سب کا سب تجکو اختیار ہے لیجا سکتا ہے۔

الغرض میں نے اپنے مطلب کے موافق لیکر آیا ہوں۔ مگر یہ کنجیاں میں دینے لگا تو آپ نے لینے سے انکار کیا۔ جب آنجناب تقدس مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ جا تیرا مطلب تو ہوا اس بات سے کیا مطلب اور کنجیاں کو اُس سے لے لئے بعد تھوڑی دیر کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی خدمت اقدس میں تشریف لائے تو آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا کیا جو حق کے نام پر صرف ایک سو روپیہ دیئے اور میرے نام پر تمامی خزانوں کی کنجیاں سایل کے حوالے کر دیں تب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دست بستہ عرض کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال تو کیجئے کہ ہم نے حق سبحانہٗ تعالےٰ بے نیاز کو آپ ہی کے وسیلہ سے جانا اگر آپ نہ ہوتے تو ہم کس طرح سے اس خالق بے نیاز کو پہچانتے اور اس کو کیسے جانتے۔

الغرض یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر تمام دولت زن و فرزند قربان باوجود اس محبت قلبی اور صداقت یقین کامل کے حضرت عثمان غنی ذوالنورین کے خطاب مستطاب سے کامیاب ہوئے اور قرآن شریف کو آپ نے مرتب و جمع کیا۔ اس سبب سے جامع القرآن کا حق تبارک تعالی سے خطاب عطا ہوا

ترمذی شریف میں ارقام ہے روایت نامے سے شان میں حضرت علی حیدر اسد اللہ الغالب ابن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی شان اطہر میں اسکو فرمایا ہے آنجناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ جتنی محبت جو کوئی رکھے مجھ سے اتنی ہی محبت رکھے حضرت علی حیدر کرم اللہ وجہہ کیساتھ۔ اور ایک روز حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرند پکا ہوا موجود تھی اسوقت آپ نے اللہ تبارک تعالی کی درگاہ میں دعا مانگی۔ اور اس قدر سے کہا کہ یا رب رب العالمین بھیج اسکو جو تمام خلقت میں میرے بعد مجھکو تو زیادہ مخلوق سے چاہتا ہے اور جس کو تو دوست رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حضرت مولا مشکلکشا شیر خدا سلطان ولایت علی حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے اور حضور نے پرند پاک حضرت مولا مشکلکشا کیساتھ نوش فرمایا۔ اور حضرت امام احمد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے جس کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے یعنی جس نے برا کہا حضرت علی کو تو برا کہا اس نے مجھکو اس کی بہت سی روایتیں ہیں آپ کی شان اطہر میں۔ یعنی حضرت مولی علی حیدر کرار اسد اللہ الغالب ابن ابی طالب مولی مشکلکشا رضی اللہ تعالی عنہ رہنمائے سالکین پیشوائے عارفین شہنشاہ ولایت فقرائے اولین اور آخرین اولیا اللہ کے رہنما پیشوا امام الہدا ہیں۔

باوجود یہ چاروں اصحابوں کا مرتبہ تمام امت احمدیہ میں افضل و اعلی اور اکمل و بہتر سے بہتر ہے کیونکہ انہیں اصحابوں کی جان نثاری اور جفاکشی و جان فشانی اور کوشش سے دین احمدی ہمکو حاصل ہوا ہے اور انہیں کی مساعی جمیلہ سے آج اسلام کا نور چار دانگ عالم میں پرتو افگن ہے یہ چاروں صحابہ تخت احمدیہ کے اور دین اسلام کے چار پائے ہیں۔ پس جب تک اس تخت میں ان چاروں پاؤں کو صدق و صفائے قلب کے ساتھ قایم رکھا جائیگا۔ دین و ایمان اور اسلام قایم رہیگا۔ اور جہاں ان میں سے کسی ایک پایہ کو نعوذ باللہ من ذالک گرایا تو سمجھو کہ دین و ایمان اور اسلام کو خیرباد کہا نہ تو وہ بندہ مومن اور نہ دین احمدیہ سے اس کو کسی قسم کا تعلق اس موقع پر کسی نے ایک رباعی لکھی ہے جو سلسلہ مضمون کے حسب حال ہے اور ہدیہ ناظرین باتمکین ہے امید ہے کہ اس رباعی کو ہر مرد مومن اپنے عقاید کا

اصول اور نچوڑ سمجھے گا۔ وھو ہٰذا

دینِ احمد تخت ہے او پائے ہیں اسکے چار یہ ... ایک بھی گر تخت میں پایہ نہ ہو نقصان ہے
وائے اسیر جس کے دینِ تخت میں پائے نہ تین ... ناز اس نقصان پہ کرنا فقط ہذیان ہے

نظم بطرز مثنوی مولانا رومیؒ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

خواب میں دیکھا جو روئے مصطفیٰ ... یا کہ ظاہر جس نے حضرت کو دکھا
دیکھنے والوں کو پاکہ ہے دکھا ... ہے نجات اسکی دو عالم میں بجا
ہیں صحابہ حضرت کی بیشک ہم یار ... اُنکے حق کا اور احمد کا ہے پیار
اولاً بوبکر ہیں صدیق ہیں ... دوئم یار عمر بن خطاب ہیں
تیسرے عثمان بن عفان ہیں ... حق تو یہ ہے جامع القرآن ہیں
ہیں چہارم حضرت مشکلکشا ... جن کو کہتا ہے بجا شیرِ خدا
نام نامی اُن کا ہے حیدر علی ... ہیں ولایت کے شہنشاہ اور ولی
اور اُن کے بعد ہیں طبع تابعین ... بعد انکے اور ہیں طبع تابعین
اور ہیں علمائے دیں شرع متین ... اور ہیں علمائے راہ حق المبین
الغرض یہ ہیں بزرگ سب کے سب ... ہے ادب تعظیم ان کی دیکھ سب
ظاہری اور باطنی ہے باکمال ... ہیں شریعت اور طریقت میں بحال
ہے فضیلت اور بزرگی انکے پر ... بہتر ین اُمت میں سب ہیں خوش سیر
لایق حمد و ثنا ہے اُن کی شان ... حق نے بھی فرمایا ہے اندر قرآن
وصف احمد نعت ہے اصحاب پاک ... ہے حدیثوں میں اشارہ صاف و پاک
سر ہے اسرار الحق راز خفی ... مدح ہے جو ظاہری اور باطنی
وصف میں غربت جو لکھا ہے سخن ... ہووے مقبول یارب میرا سخن

قصیدہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت

جس قدر ہو گیا اللہ کو محبوب عزیز ... اس قدر سے ہوا محبوب کو محبوب عزیز
عشق محبوب کے محبوب کا ہوا جب کامل ... کبھی صوفی مجھے کہتے کبھی مجذوب عزیز
جان دل سے تصدق ہوں روئے احمد پر ... جسپر شیدا ہے خدا ہی مرا مطلوب عزیز
یادِ الٰہی میں دم میرا نکل جائے اگر ... دکھا دیگا دیکھے گا وہ محبوب عزیز

ہوا سو جان سے اُس شہِ زمن پر قرباں — ہے یہی محشر مرا مجکو ہے محبوب عزیز
دولت حسن کی جاگیر کو سب لوٹ لو — رکھو محبوب کے محبوب مطلوب عزیز
شرِ وحدت کے پیالے میں میرا جوش سرور — عشق میں حسن پرستی ہمیں مرغوب عزیز
بحر امواج ہے یہ حسن کا دریا یارو — جسنے غسل کیا وہ ہوا محبوب عزیز
ہے ظہورِ شہ کونین ہیں کی جسکو رحمت — خاص محبوب کو محبوب ہوا محبوب عزیز
عیش دنیا پر نہ بھولو یہ سب دھوکا سب — جو ہو مطلوب وہی طالب محبوب عزیز
پڑھو صدا ابن سخن اسرار اسحق غربت ہے — طالب روئے صنم طالب محبوب عزیز

تضمین مضمون بالا از اسرار اسحق صوفی قادری شطاری ہاپوڑی متخلص بہ غربت

انوارِ حق بحرِ کرم ہو تم رسول محترم — شانِ خدا مظہر اتم ہو تم رسول محترم
ہو تم حبیب کبریا شانِ خدا نامِ خدا — اعلیٰ نسب والا حسب ہو تم رسول محترم
ہے آئینہ حسن دوتا ہے شان تیری مصطفےٰ — بحر سخا جود و کرم ہو تم رسول محترم
اے قاصد تیمار ما لائی نسیم جانفزا — سب گل گلستان ارم ہو تم رسول محترم
تم رونق ایمان ہو تم عالم امکان ہو — ماہ عرب مہر عجم ہو تم رسول محترم
شمس الضحیٰ بلغ العلےٰ تم ہو حبیب کبریا — سلطان شاہِ تختِ جم ہو تم رسول محترم
تم پر خدا شیدا ہوا ہو تم حبیب کبریا — ہے ذات با حسنِ صنم ہو تم رسول محترم
تم رحمت اللعالمین ہو تم شفیع المذنبین — تم ہو شہنشاہِ امم ہو تم رسول محترم
حور و ملک غلمان ثنا کرتے ہیں سب صف و ثنا — ہو شانِ حق حق کی قسم ہو تم رسول محترم
کیا ذات اقدس آپ کی صد مرحبا صد حبا — تم ہو شہنشاہِ امم ہو تم رسول محترم
اسرار ہے اسرار اسحق کیا شانِ احمد نام ہے — غربت پہ ہو فضل و کرم ہو تم رسول محترم

غربت سدا دے اپنی ہے قول من رآنی	ظاہر خدا کو کر دوں باطن خدا کا عدونی

صلّوا یا قوم بل صلّوا علیٰ الصدر الامین	مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب ہمارے درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

توصیف و ثنا اہلبیت پنجتن پاک از اشرار اسحٰق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

بخاری و مسلم سے روایت ہے جسکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا اپنی بیٹی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسا کہ سید النساء بی بی فاطمہ زہرہ جنت میں تمامی عورتوں کو سردار ہوں گی۔ اور روایت بخاری مسلم میں ابو ہریرہ سے ہے کہ ایک روز میں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود تھا۔ اور آپ اپنی زبان مبارک سے سید النساء فاطمہ زہرہ کے مکان پر تشریف لوالائے۔ اور آواز دی اے میری پیاری بیٹی فاطمہ زہرہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اے بیٹا میرے حسنؓ حسینؓ مکان میں موجود ہیں۔
الغرض آنحضرت کی آواز کو سنکر دونوں صاحبزادے برآمد ہوئے۔ اور اپنے نانا جان کے گلے میں اپنے ہاتھوں کو ڈالدے چنانچہ آپنے بھی ان دونوں صاحبزادوں کو خوب سا پیار اور محبت کیا۔ اور ان کے حق میں جل شانہ سے دعا کے خواستگار ہوئے اور ایسا کہا کہ یارب اللعالمین جیسا محبت میں ان دونوں کے ساتھ رکھتا ہوں تو بھی مجھسے زیادہ پیار الفت ان پر رکھ اور فاطمہ تو میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے جو اس پر غصہ کریگا یعنی اس نے مجھسے سخت عداوت کی۔ اور مجکو وہ بہت ہی بُرا معلوم ہووے گا۔
الغرض ہرگز ان کا ستانا روا نہیں ہے یعنی یہ روایت بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔ اسکو دیکھلے جسکو شک ہو۔
باوجود ایک روز جناب رسالت مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت میں نماز کو پڑھا رہے تھے۔ لہذا اسی حالت میں دونوں صاحبزادے باہر مسجد میں کھیل رہے تھے۔ لہذا اسوقت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عمر قریب پانچ برس کے تھی اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر قریب تین برس کے تھی جسوقت نانا کی یاد

آئی دوڑ کر مسجد نبوی میں آئے باوجود اس کے آنحضرت باجماعت نماز میں مشغول تھے۔ ان دونوں [illegible]
دیکھا جو حضور مسجد میں گئے تب دونوں صاحبزادے دوڑ کر نانا جان کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔
باوجودیکہ آنحضرت نے چاہا کہ ان کو علیحدہ کر دیں تو نماز میں بے ادبی ہوتی ہے پس اسوقت [illegible]
[illegible] جب تک یہ دونوں خود آپ سے علیحدہ ہوں۔

روایت ہے کہ ایک روز حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ دونوں صاحبزادے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بیٹھے ہوئے تھے اور حضور ان کو بہت سا پیار محبت کر رہے تھے۔ بالاتفاق اسوقت دونوں صاحبزادوں نے عرض کیا اور ایسا کہا کہ اے نانا جان یہ تو فرمائیے کہ خاندان آپ کا بہت بڑا ہے بہتر ہے یا ہمارا [illegible] ہے۔ تب آپ [illegible] دونوں صاحبزادوں کے منہ سے سنکر حضور پرنور نے مسکرا کر فرمایا کہ بیٹا اسکو تم ہی بیان کرو [illegible] تب دونوں نے عرض کیا کہ [illegible] بزرگی اور فضیلت میں تو آپ بیشک بہت ہی بڑے ہیں۔ [illegible] آپکا اور ہمارا [illegible] بڑا فرق ہے۔

[illegible] ہم آپ سے بہت ہی بڑھے ہوئے ہیں۔ تب آنجناب سید العالم فخر بنی آدم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیان کرو تب صاحبزادوں نے فرمایا اور کہا کہ نانا جان خیال تو فرمائیے کہ جس کا نانا خاتم النبیین سید المرسلین رحمت اللعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ویسا تمہارا نانا [illegible] کہاں ہے۔ فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو پھر عرض کیا نانا جان جیسا میرا بھائی امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ ہے ویسا تمہارا بھائی کہاں ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ سچ کہتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میری سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ بنت رسول [illegible] ویسی تمہاری ماں کہاں ہے تب حضور نے فرمایا کہ سچ کہا تم نے۔ پھر فرمایا کہ میرا باپ اسد اللہ الغالب مشکل کشا علی حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہ ویسا تمہارا باپ کہاں تھا۔ تب حضور پرنور نے فرمایا کہ سچ کہا تم نے۔

روایت ہے کہ جناب امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے جو یزید کی بیعت سے انکار کیا اس کا باعث یہ تھا کہ یزید بہت ہی بڑا فاسق کاذب اور بدکار تھا اور زناکار شرابی بے نمازی سخت دل اور مکار تھا۔ اسوجہ سے آپنے اسکی بیعت سے انکار کیا۔ باوجودیکہ اس فاجر بے حیا بدکار زانی نے آپ کو نہایت تکلیف اور تنگ کیا۔ اور آخر کار آپ کو شہید بھی کروایا مگر آپ نے صبر و شکر کیا اور اپنی جان قربان کی سر کو دیا مگر بیعت اسکی قبول نہ فرمائی۔ لہذا آپ کا [illegible] نے تاقیامت نام روشن کیا۔ اور مرتبہ سلطان تاج شہیدوں کا ملا اور یزید پلید تاقیامت مردود اور سگ دنیا ہو کر مرا۔ اور نام اس کا تاقیامت سگ ازلی دنیا کا ہوا۔ اسیجا غور کرو اے بھائی مسلمانوں جس شخص [illegible] ملعون یزید پلید نطفہ حرام زناکار شرابی بدکار فاسق ایزا دہندہ کمین بے نسل کی ہو۔ پس ایسے شخص سے

ایسے ہی [illegible] اور ان کی محبت و اہمیت الفت رکھنا موجب گمراہی کا ہے۔ اگر کوئی شخص [illegible]
اگر [illegible] اور اولاد کا برگزیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن اور امام حسین و
حضرت [illegible] کے بیزار رہیں گے۔ اور ان یزید کے زمرے میں داخل ہوگا۔
[illegible] ہے کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا میں وارد ہوئے اور خیمے دیکھے اور جب
[illegible] پانی [illegible] خیمے سے کچھ دور فاصلہ پر ایک درخت تھا اس کے نیچے جاکر
[illegible] دونوں [illegible] کے درمیان میں رکھ کر یاد الٰہی میں مشغول ہو رہے تھے۔ لہٰذا اس حالت
میں ایک [illegible] آیا اور آپ کا نام مبارک دریافت کیا تھا۔ آپ نے سر اٹھاکر جواب دیا۔ کہ میں
[illegible] تب اس کاہن نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ کوفیوں
نے آپ پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا ہے۔
الغرض اگر حضور مجھ کو ارشاد فرمائیں تو میں اپنی چھاگل میں پانی بھر کر جلد لاؤں اور آپ کو اور آپ کے اطفالوں کو
[illegible] سیر کر دوں [illegible] تب حضور نے فرمایا کہ تیرا اچھا خیال ہے اور سچا قول و قال ہے [illegible] جل جلالہ و عم نوالہ
[illegible] کے فرمایا ہے [illegible] الرحیم مطلق کے تابعدار ہیں ورنہ ابھی دعا کریں تو یہاں پر کثرت سے پانی
موجود ہو جائے۔ بلکہ ایک دریا [illegible] فرات بہہ جائے۔ چنانچہ ایسا کیا اور اس کاہن کی گردن پکڑ کے
اپنے گھٹنوں میں لیکر کہا اس سے کہ نیچے دیکھ جب اس نے نیچے نظر کی حضور کے [illegible] کے اوپر تو آپ کے
دونوں پاؤں کے نیچوں کے برابر ایک ایک چشمہ آب کا جاری و رواں ہو رہا ہے۔ لہٰذا جب اس نے
جب اس اس حالت کو بچشم نظر اپنے سے دیکھا یعنی اسی وقت آپ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا یا ابن
رسول اللہ ازکرم اللہ مجھ کو جلد مسلمان کر دیجئے۔ اور تلقین دین کیجئے آپ برحق بیشک ابن رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پھر آپ نے اسکو اسی وقت کلمہ طیبہ کو تلقین کیا۔ اور اس نے کلمہ پاک کو بتصدیق پڑھا
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور صدق سے مسلمان ہوا پھر آپ نے اس مقام سے جہاں پر رونق
افروز تھے اپنے دونوں ہاتھوں میں وہاں کا کنکر لیکر اس کاہن کے چھاگل میں ڈال دیئے باوجودیکہ وہ سب تمام
ہمراہی جواہرات ہوگئے اور اس کاہن کی اولاد پشت در پشت اس کربلا کے قریب کسی موضع میں موجود
ہے اور وہ سب تمام دولتمند اور آسودہ حال آج تک موجود ہیں۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ للعالمین

بھیج اے رب محمد درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

اہلبیتِ پنجتن کا ہے ظہور
حق کی رحمت اُنپہ نازل ہو مدام
فاطمہ زہرہ علی حسن و حسین
ہو گئے راضی ہمیشہ حق اور مصطفےٰ
شان میں آیات ہیں قرآن میں
شبیر سا کوئی نہیں ہے شہ سوار
وہ اگر چاہے تو صحرا آب ہو
وہ اگر چاہے زمانہ غرق ہو
مسرور اسرار الحق ایسا بیاں

سب پہ اور تعظیم کر انکی ضرور
صحابیوں کو بھی سلام اُن پر تمام
اہلبیتِ مصطفےٰ ہے نور عین
دشمن انکی ہیں دشمن ہو خدا
حق ہے فرمان یہ قرآن میں
مرحبا کہتا ہے جسپر کردگار
کوہ خارا نرم مثل آب ہو
اسقدر پیدا زمین پر آب ہو
پنجتن کا ذکر ہے اندر زبان

آل اطہر ہے محمد مصطفےٰ
اہلبیتِ مصطفےٰ اور اصحاب یار
فرض ہے انکی محبت اب یہاں
الفت انکی اک عبادت ہے سنو
اور حدیثیں باسند ہیں شان میں
نور سے نکلا رسالت مآب سے
آگ سے چاہے تو ظاہر پانی ہو
ساقیٔ کوثر ہے دونوں ہیں
ہو درود اُنپر اور اُنکی آل پر

واصحابیوں کو ہی وسیلہ پیشوا
رحمتِ حق اُنپہ نازل ہمیشہ
مومنیں تم سب کرو قربان جان
جو عداوت رکھے وہ مردود ہو
اہلبیت مصطفیٰ کی شان میں
جسطرح سے عطر نکلے گلاب سے
دیکھے وہ کوثر پانی ہو
شافع محشر کے دونوں ہیں
راتدن پڑھتا ہے غربت یہ ضرور

قصیدہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

جنت نہ کیوں ہم کو ملے جنت نہیں تو سوا اس کے ہے
کیا چیز کو رکھتا ہوں میں جس کے نہ ہونے سے یہاں

جو چیز حق کے پاس ہے وہ چیز میرے پاس ہے
محمد و اور شدا دہی رحمت کی رکھتا آس ہے

لازم ہے بندے کو یہی حق کی عبادت وہ کرے
کر دور غفلت کو یہاں دیکھ خیر و شر کی داستاں
ہستی تری ظلمت ہوئی غفلت کے اندر بے خبر
رکھا خودی کو اپنی تو ہرگز نہ ہوگا یہ کبھو
کیا شان ہے تیری بھلا حق نے بزرگی کو لیا
اقرار کر آیا وہاں اقرار پورا کر میاں
چل سیر کو باغِ چمن فرصت نہیں غربت یہیں

بندہ خدا ہوتا نہیں نفسِ لعین خناس ہے
بندہ دبنا تو اس مکان کس طور لیتا سانس ہے
اپنی خودی کو دور کر پھر حق تمہارے پاس ہے
دیکھ اس خودی سے تو نگر بندہ کا ستیاناس ہے
لیکر بزرگی ہو دیا تجکو خودی کا پاس ہے
بولا تھا تو قالو بلا کس کا کیا تو پاس ہے
اسرار حق گلشن فزا گل جب تلک یہ پاس ہے

سلمو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
بھیج اے رب میرے درود و سلام

مصطفیٰ ما جاء الا رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

مدحیات حضرت غوث پاک پیران پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ
از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

اب جاننا چاہئے کہ جناب فضیلت مآب والیٔ ولایت کرامت افلاک قطب الاقطاب غوث الثقلین دردریائے مجمع البحرین حسن حسینؓ کے جگر گوشہ نور العین فاطمہ ثانی عارف حقانی دلبر جیلانی مہر انور یزدانی مہر میں سر افشانی محرم راز حقانی دلبر فاطمہ ثانی محب محبوب سبحانی بحر عشق ربانی اولیاء حق لاثانی واقف اسرار صمدانی حضرت پیران پیر غوث الاعظم میران شیخ محی الدین سید عبد القادر ابو احمد جیلانی لنگر دو جہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جل شانہٗ نے جو جو مراتب عطا فرمایا ہے ان میں کچھ مختصر سامعان سامعین کو سناتا ہوں۔ چنانچہ درود شریف کی کثرت فرمائیں۔

حضرت مخدوم گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ سے لطائف الغرائب میں مخدوم نصیر الدین محمدؒ سے منقول ہے کہ جب حضرت سید عبد القادر میران محی الدین قطب الاقطاب عالم جیلانی لنگر دو جہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قصیدہ در شان حضرت پیران پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ از عاصی پر معاصی اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

رموز سر حقانی محی الدین جیلانی
حقیقت رمز پنہانی محی الدین جیلانی

بھلا تعریف کوئی کیا کرے اس منہ سے اے اعظم
تم ہی ہو فاطمہ ثانی محی الدین جیلانی

قدم تم نے لیا ہے مصطفےٰ کا دوش پر اپنے
قدم سب اولیا رکو دل جانی محی الدین جیلانی

تو ہے اقطاب اقطابوں کا تو ہے غوث غوثوں کا
تو ہے محبوب ربانی محی الدین جیلانی

تم ہی صاحب ولایت ہو تمہی بابِ کرامت ہو
ہے تمکو تاج سلطانی محی الدین جیلانی

تمہارا دست شفقت ہی تمہیں قادر کی قدرت ہے
ہوا تو محبوب ثانی محی الدین جیلانی

مریداں لاتخف کہکر غلامی میں ملے آکر
تو ہی ہے سر پنہانی محی الدین جیلانی

خدا کے تم ہوئے محبوب اور محبوب کے محبوب
تمہارا دست یزدانی محی الدین جیلانی

ہوا اسرار الحق غربت رہا ہو قادری قدرت
تم ہی ہو غوث صمدانی محی الدین جیلانی

ایضاً قصیدہ بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

درِ غوث الاعظم کو پائے ہوئے ہیں
ہمیں اپنا قادم بنائے ہوئے ہیں

تصور کو دل میں بسائے ہوئے ہیں
اسے قرب میں وہ اس کے پائے ہوئے ہیں

ہمیں دیں و دنیا میں وہ ہیں وسیلہ
ترے در پہ فریاد لائے ہوئے ہیں

ترے در کے سائل ہیں یا پیر میرے
غلامی میں ہم تیرے آئے ہوئے ہیں

نہیں جاہ و دولت کی مجھکو تمنّا
ترے در پہ محتاج آئے ہوئے ہیں

وسیلہ ہے کافی ہمیں غوث تیرا
تری دستگیری میں آئے ہوئے ہیں

خداوند قادر ہے تم عبد قادر
تمھیں پر ہم ایمان لائے ہوئے ہیں

تمھیں حق سے قدرت ہے یا شیخ میرے
ہمیں اپنا شیدا بنائے ہوئے ہیں

ہوئے ہیں غلامی میں ہم تیری داخل
تمھیں اپنا حامی بنائے ہوئے ہیں

تمھیں قادرِ حق ہو قدرت ہے تمھاری
مریدوں کو قدرت بتائے ہوئے ہیں

ہو تم مالکِ دین یا غوث الاعظم
ترے در پہ بستر جمائے ہوئے ہیں

خدا ہے تمہارا خدائی تمھاری
کرو دستگیری ستائے ہوئے ہیں

کرو جلد امداد یا غوث الاعظم
مجھے ظالموں نے ستائے ہوئے ہیں

مدد کیجئے جلد یا پیر میرے
کہ ہم در پہ فریاد لائے ہوئے ہیں

مرے حال پر بادشاہ کا کرم ہو
بڑے معجزے سب دکھائے ہوئے ہیں

یہ اسرار اسحٰق دیکھے سے قادر
وہی قدرت اپنی بتائے ہوئے ہیں

نہ گھبرا تو غربت وہ مشکل کشا ہیں
مدد پر تری اب وہ آئے ہوئے ہیں

سلّو یا قوم بل صلّو علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الّا رحمۃ للعالمین

بھیج اے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

ایضاً قصیدہ بمضمون بالا از اسحٰق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

سحر میں حسن اس خورشید خاور کا لقا دیکھا
ظہور حق کو خواب ہوش میں نے پرضیا دیکھا

صنم نے صورت اپنا جس قدر سے آج بتلایا
اشارہ کرکے دیکھا ہنسکے دیکھا مسکرا دیکھا

چھپایا رات ساری زلف کے ہندو نکے پیچوں میں
ہمارے دل کو کس کس ظلم سے دیکھا کیا ظالم
نہیں پہنچا مرے رونے کی جب فریاد کو یا دل
تصور میں تھا اپنی نیند میں چونکا تو تھی آفت
صنم کی چہرہ سارے اپیلوں خوبائی فوج ہمیں
ہوا ہوں رام اس ہندو کا کافر ہو کے شیدائی
جبین ما ہوش پر کلکشاں نے راستہ ڈالا
یہ ہی ہے منزلِ جاناں فنا ہوتا تصور میں
قعود و قیام ہو کر کیو تکرا دا تو دے بتا زاہد
وہ آیا سیر کو اس گلشنِ عالم کی ہستی میں
ہمیں اسرار احق غربت ملے محبوب نہ جب تک

نظر میں بھر کے دیکھا داغ دیکھ کے جیا دیکھا
نظر میں بھر کے دیکھا داغ دیکھ کے جلا دیکھا
برس دیکھا جرس کو باندہ دیکھا گلا کرڑا دیکھا
طمانچہ قہر کا دیکھا غضب دیکھا بلا دیکھا
نپٹ بیباک دیکھا زندگی میں من چلا دیکھا
بیچاری ہو کے دیکھا چھپکے دیکھا گھٹتا ہلا دیکھا
ذقن پر خال دیکھا قشقہ دیکھا مہ لقا دیکھا
نظر انداز دیکھا خوش ہو دیکھا دل ملا دیکھا
فنا ہو عاشق ہو دیکھا بقا دیکھا حق نما دیکھا
ضیائے نور دیکھا گلُ ہو دیکھا گل کھلا دیکھا
تصدق کہ ہوں دیکھا پاؤں پڑ کرکے ثنا دیکھا

سلوا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفیٰ ماجاء الا رحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود و سلام　　برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

حالات مرشدنا مولانا شاہ عبداللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ شطاری مانڈوگڑھی از عاصی پُر معاصی خوشہ چیں درگاہ عالی اسرار احق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

واضح ہو کہ مولانا شاہ عبداللہ شطاری پاک مانڈوگڑھی۔ قدس سرہٗ العزیز۔ بعد ولایت ہندوستان پر معمور ہوئے۔ لہذا آپ کی ساتھ جماعت فقراؤں کی زیادہ کثرت سے تھی۔ اور الم و نشان مراتب ڈنکا

نشان کیا کے ساتھ ہندوستان میں فقر کو روشن اور منور کیا اور لاکھوں کو فیض دولت فخر کا فقر میں عنایت ہوا چنانچہ آپ سے ایک گروہ قائم ہوا۔ شطاری اور کرامات مبارک سے بہت سی مشہور معروف ہیں۔ اور حضور کا چھولا تا ہم مزار آپ کا اقدس چل رہا ہے۔ اور آپ کے واسطے میں اس ہندوستان دولت نشان میں بہت بڑے بڑے فقرائے نامدار کامل مکمل باکرامت ہوکر گذرے ہیں۔ لہذا تمام ستاری گھر سے بلا ہندوستان چو طرف معمور شاداب ہو رہا ہے باوجود اسکے اس خاکسار فقیر حقیر شاہ محمد غلام نبی اسرار الحق صوفی کا سلسلہ جدی شطاری گروہ سے ہے یعنی ایک واسطے اس خاکسار کے والد بزرگوار عباس علی شاہ شطاری قدس سرہٗ دیکھنے والے مسکین علی شاہ قدس سرہ العزیز کے ہیں اور مسکین علی شاہ حضرت مولانا مرشدنا تراب علی شاہ شطاری سرہٗ العزیز۔ حضرت عنایت اللہ شاہ عرف غفور شاہ شطاری قدس سرالعزیز چونکہ اوپر جاکر شاہ محمد شکر عارف باللہ بکمال برہان پور دار السرور میں مزار اقدس مقدس موجود ہے۔ یعنی آپکو خرقہ خلافت پہلے شاہ ابوالحسن محمد غوث گوالیاری شطاری قدس سرہٗ العزیز سے جاکر ملتا ہے۔ اور دوسری شاخ مولانا مرشدنا صوفی سرمست قلندر شطاری قدس سرہ العزیز سے مرشدی ہادی سید محمد شاہ وجیہ الدین علوی قادری شطاری احمد آبادی قدس اللہ سرہٗ العزیز سے اس عاصی پُر معاصی کو حاصل ہے۔

الغرض چاروں طرف سے شطاری اور قادری کا حق اس کمترین کو حاصل ہے یعنی اس خاکسار کے والد عباس علی شاہ شطاری قدس سرہٗ العزیز مولانا مرشدنا صوفی سرمست حسینی قلندری سے بھی طالب ہوئے ہیں۔ اور آپ سے بھی فیض نعمت باطنی کو اخذ کیا ہے۔ اور اس خاکسار کو نقش بندیا میں اور چشتیہ میں جانب نہال سے پہنچا ہے۔ اور قادریہ میں تو چاروں طرف سے حق حاصل ہوا ہے۔ مسند سجادگی قادری شطاری میں حاصل ہوئی ہے جانب مرشد کے سے۔

باوجود اس کے اس فقیری حالت میں اس خاکسار نے بہت محنت اور ریاضت تفس دم اور مجاہدہ کیا۔ قادری شطاری دونوں طریقوں سے بے کمال حاصل کیا ہے۔ اور نفس کشی قریب قریب بارہ۱۲ برس تک مطلق دو سیر گندم صرف آٹھ روز میں کھایا کرتا تھا۔ میں اس حالت سے جس موضع میں رہا کرتا تھا سب کو خبر ہے۔ اور وے سب موجود ہیں علاوہ اس کے قریب قریب ۳۰-۳۲ سال کا ہوا اسی فقیری کی حالت میں اور ابھی ابھی وہی حالت موجود ہے لہذا تمام ہندوستان کی سیر بھی کی ہے مگر صرف برار کا علاقہ باقی رہا ہے اور بہت سے کاموں

سے نعمت فخر حاصل کی ہے۔ اور اب ہمیشہ گوشۂ تنہائی میں رہا کرتا ہوں شہر برہانپور دارالسرور میں قریب چودہ یا پندرہ برس اس عاصی کو ہوئے پیشتر قصبہ تادور ضلع بلڈ ہانا میں رہا کرتا تھا یعنی مولانا مرشدنا صوفی سرمست قلندر بھی وہاں تشریف فرماں ہیں لہذا آپ نے ایک باغ بہت ہی پُر فزا بذات خاص خریدا ہے اور اس عاصی کے مرید بھی ہوئے ہیں۔ اور خلفاؤں سے غیر ملک میں بھی یعنی عرب میں بھی موجود ہیں۔

لہذا چند کتابیں اس عاجز خاکسار نے علم تصوف میں چھپوائی ہیں۔ یعنی ایک ہادی الطالبین۔ فی رموز السالکین۔ اور دوسری سر وحدت فی نصرانہ سر وحدت فی تازیانہ معرفت۔ اور تیسری ارشاد الحق فی اسرار الحق۔ نظم و نثر دونوں بہت ہی بڑی کتاب قریب ۵۰۰ صفحہ کے چھپوائی ہے۔ اور دو تین کتابیں اور بھی اس خاکسار کے پاس موجود ہیں علم تصوف میں۔ جدید فی زمانے کے حالات دیکھکر انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی عنقریب عدم فرصت پر ضرور ہی چھپواؤں گا۔ یہ کتاب بنام لوامع القلوب بذکر المحبوب میلاد مبارک ساتھ نظم و نثر و قصائدوں کے تصوف میں خوبی حسن میں اپنے یکتائی کے باعث سامعین اور پڑھنے والوں کو اپنا گرویدہ کرے گی اور ان کو خود بخود معلوم اور روشن ہو جائے گا۔ یعنے زندگی پر اور بھی دو کتابیں موجود ہیں انشاء اللہ تعالےٰ اس کو بھی چھپواؤں گا۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین　　مصطفیٰ ما جاء اللہ رحمت اللعالمین
بھیج اے رب مرے درود وسلام　　برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

نظم بطرز مثنوی مولانا معنوی رحمتہ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

(شجرہ شطاری)

رقم کرتا ہوں میں حمد الٰہی	ہے دو عالم میں جس کی بادشاہی	تری رحمت ہی کیا خالق اکبر	تو ہے قدرت کا بانی مکرر داور

نبیوں کو نبوت تونے بخشا	رسولوں کو رسالت تونے بخشا	بزرگی دی صفی اللہ کو تونے	خلافت بھی اسی بخشا ہے تونے
دیا ہے شیثؑ کو تونے نبوت	دیا ادریسؑ کو رب تونے جنت	بنایا نوحؑ کو تونے خلیفہ	بنایا دوست ابراہیمؑ کو مولا
کیا اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ تونے	کیا اسحاقؑ نبی اللہ تونے	عجب یوسفؑ کو تونے حسن بخشا	کیا یعقوبؑ کو یوسفؑ پہ شیدا
کلیم اللہ کیا موسیٰؑ کو تونے	بنایا عیسیٰؑ روح اللہ تونے	نبوت لوطؑ کو ہے تجھ سے حاصل	دکھایا ذکریاؑ پر رحم کامل
خلافت کو لیا داؤدؑ تجھسے	سلیمانؑ کو دیا ہے تاج تونے	رکھا یونسؑ کو اندر بطن ماہی	رکھا ایوبؑ نے صبر الٰہی
کیا جرجیسؑ پر تونے کرم کو	رکھا ہاشمؑ پر اپنا رحم تو	عبد المنافؑ پر دولت تو بخشا	عبد الہاشمؑ پہ ترا فضل مولی
عبد المطلب پر رکھا تو کرم کو	عبد اللہ پر رکھا فضل اتم کو	محمدؐ کو بنا محبوب اپنا	اسی سے دونوں عالم کو ہویدا
بنا اول کیا آخر کو ظاہر	ہوا شیدا تو اپنے حسن او پہ	اسی پر تو کیا ختم رسالت	نبیوں میں وہ ہے ختم نبوت
رکھا تاج ولایت کا علیؓ پر	شہنشاہ ولایت ہیں کہ حیدر	امانت دی حسینؑ کربلا کو	چراغ خاندان زین العبا کو
محمد باقر امام العارفین ہیں	امام جعفر صدق الصادقین ہیں	امام موسیٰ کاظم عارف حق	علیؓ موسیٰ رضا ہیں صادق الحق
بایزید بسطامی کو فیض وحی	ہوا حاصل علی موسیٰ رضا ہی	خلافت جب ملی ہے مغربی کو	ابو مظفر ترطوسی ہے جسکو
ابوالحسن ہیں خرقانی مطلق	خدا قلی ماوراء النہری ہیں عاشق	لیا خرقہ کو جب شیخ محمد عارف	ہیں انسے شاہ محمد صادق عاشق
شہ عبد اللہ شطاری پاک کامل	ہوئی پھر کاظمین سلطان واصل	ابو فتاح ہدایت اللہ سرمست	ظہور شہ ظہور حاجی کی رحمت
ابی الحسن محمد غوث گوالیاری شاہ	شاہ محمد لشکر عارف باللہ	سمی اولیا شاہ عیسیٰ جند اللہ	شہ برہان الدین ہیں راجی اللہ
شہ نور اللہ شاہ رمز الٰہی	مبارک شاہ نے دولت فقر پائی	ہوئے شطاری رحیم اللہ ثنا	ہوئے ہیں عارف نعیم اللہ شاہ
عنایت اللہ عرف غفور شاہ کامل	ہوئے تراب علی شاہ حق کی واصل	ہوئے مسکین شاہ صاحب طریقت	عباس علی شاہ پر ہو حق کی رحمت
شاہ محمد غلام نبی عارف باللہ	لقب اسرار الحق ہے ستر آگاہ	یہ شجرہ ہے خلافت میں عزت	ملا عباس علی شاہ کی بدولت
	ہوا اسرار الحق شطار قادر	کیا خرقہ کو حاصل شطار قادر	

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ اللعالمین

بھیج اے رب مرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

خمسہ شجرہ منظومہ خاندان قادریہ وشطاریہ از اسرار الحق صوفی تخلص غربت قادری وشطاری مسجد برہانپوری

حکم خالق سے ملی جبریل کو جب بہتری　　علم خالق سے ملی احمدؐ کو پھر پیغمبری
دی محمدؐ مصطفیٰ دو جہاں کی سروری　　دی امیر المومنین حضرت علیؓ کو حیدری
سر کو دے حضرتا امام حسین نے لی سروری

عارف حق ہوئے حضرت جو زین العابدین　　شاد ماں حق ہوئے باقر امام الکاملین
عاشق حق جعفر صادق امام الصادقین　　سیدی موسیٰ کاظم عاشقان داوری
پھر علی موسیٰ رضا نے شہادت صابری

شیخ دوراں ہوئے معروف کرخی بہ لقب　　شیخ ابی حسن سری سقطی معشوق رب
شیخ ابی قاسم خواجہ جنید بغدادی بہ نسب　　عاشق بوبکر شبلی کو خلافت افسری
شیخ ابو فضل ابو الواحد یمنی صفدری

شیخ ابو الفرح یوسف طرطوسی جناب　　شیخ ابو الحسن القریش ہنکاری خطاب
شیخ ابو سعید مخزومی مبارک آفتاب　　غوث الاعظم شاہ محی الدین نے پائی قادری
سید عبد الرزاق کو حاصل ہے دلبری

سید عبد اللہ حسینی قادری اعلیٰ النسب　　سیدنا ابراہیم حسینی عارف حق بہ طلب
عارف حق واصل جعفر محمدؐ معشوق رب　　عارف حق شاہ علی ہیں عاشقان داوری
عارف کامل ہیں سید شاہ محمدؐ قادری

شاہ عبد الغفار صدیقی نے پائی معرفت　　عارف حق شاہ محمود حسینی بہ صفت
شاہ عبد الرؤف حسینی کامل ہم بہ دست　　شاہ عبد الوہاب حسینی کو ہے فیض قادری
شاہ علاء الدین حسینی فخر تاج اختری

شاہ ابو الفتاح ہدایت اللہ سرمست ہیں　　شاہ حمید حامی حضور بہ ظہور کاملیں

شاہ ابوالحسن محمد غوث تاج العارفین — وجیہ الدین حیدر علی ثانی ہیں تاج جنیدی

عارفِ حق شاہ عبداللہ حسینی قادری

شاہ قطب الاقطاب ہاشم حسینی دستگیر — عارفِ حق سیدنا شاہ برہان الدین پیر

عارفِ حق سیدی شاہ مرتضٰی روشن ضمیر — شاہ وجیہ الدین گجراتی حسینی شاکری

عارفِ حق شاہ محمد غوث ثانی گوالیری

شاہ عبداللہ حسینی عارفِ حق بہ کمال — سیدنا وجیہ الدین حسینی بہ حسبِ حال

شاہ برہان الدین حسینی قادری صاحبِ کمال — شاہ وجیہ الدین حسینی عارفِ حق ناصری

شاہ صوفی سرمست قلندر باکمال قادری

عاشق عباس علی شاہ واصل عرفانِ حق — شاہ غلام نبی کو حاصل ہے تاجِ اسرار حق

سلسلے قادری شطاری میں ہے ہم سبق — خاتمہ بہتر کر یارب سب میں ہے یہ بہتری

بخشدے عزیت کو یارب یہ دعا ہر دم مری

تمت

فتاح الباب بہ فاتحہ الکتاب

حمد و ثنا ہو تیری کیا بے نشان والے
تجھسے ہی دونوں عالم تو لامکان والے

ہے حسن عرش والے گویا قرآن والے
کرتے ہیں وصف تیرا سب آن بان والے

رازق ہمارا ہے تو خالق ہمارا ہے تو
لوح و قلم ہے تیرا تو دو جہان والے

روز جزا کا صاحب تو ہے ہمارا خالق
سجدہ کیا ہے تجھکو جو ہیں ایمان والے

راہ صراط ہمکو سیدھی بتا دے یا رب
جس راہ پر چلے ہیں یہ سب ایمان والے

نعمت عطا کی جنکو تہا زہد تقوی انکا
تہا نام انکا تا حشر جو تھے نشان والے

اے رہنمائے عالم ہو ہمارا رہنما تو
آسمان والے یہ عرش نشان والے

وہ راستہ چلا تو جو نیک روح چلیں ہو
نام نشان والے حسن دو کان والے

دونوں جہانیں تری جلوے سے آبرو ہے
تری پرستش ہیں ہم سب جہان والے

دست طلب ہے میرا داماں کی تجھ سے ہے
تیری مدد ہے ہمکو کوثر کی شان والے

تو رہنما ہے ہمکو تری شفاعت اس پر
بخشش ہو بیچ محشر تیری قرآن والے

اسرار الحق ہے ظاہر اسرار وحدہ کا
رحمت کی شان والے صدرہ مکان والے

کر لے قبول یارب غربت کی اب دعا تو
مقبول یہ دعا ہو اے زمان شان والے

تاریخ طبع بمعہ تقریظ مصنف تصنیف حضرت شاہ محمد غلام نبی احمد اسحق صوفی سجادہ نشین قادری شطاری برہان پوری

ذات حق بچون بے چگون کی سطوت اور ہیبت سے اولیاء کے مشاہدات اور کشوف اسی کے آستانے پر سر بسجود رہیں اور انبیاء کے ارواح اور قلوب پروانوں کی مانند اس کی شمع رو پر قربان ہو رہیں پس ناچیز خاک ایک مشت ذرہ بے مقدار کو یہی مناسب ہے کہ اسی کی تعریف اسی کے کلام پاک کی آیات حمد و ثنا کو ورد زبان رکھے۔ فالحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔

اور اس کے حبیب سرور عالم فخر بنی آدم کے معلےٰ بارگاہ میں زبان ناپاک کو کیا طاقت اور کیا مجاز ہے سوائے صلوٰۃ و سلام رب الارباب کے کوئی ہدیہ پیش کش کر سکے فصلی اللہ علیہ وآلہ واتباعہ و اصحابہ اجمعین ناظرین کی خدمت بابرکت میں بہ کمال ادب و نیاز پرداز ہوں کہ حسب مضمون آیۃ شریفہ لکل وجہۃ ھو مولیھا ہر ایک کے لئے ایک طرف ہے جس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس سالکان بطریقت اور حاجیان کعبہ حقیقت کے حالات مختلف ہوا کرتے ہیں جیسا کے مقصود حقیقی کے صفات غیر متناہی ہیں ایسا ہے ہی توجہات عشاق ذات باری کی بھی انتہا نہیں لہذا کوئی تو نام مقصود پر جان فدا کر رہا ہے اور کوئی تو صفات کے خیال میں غرقاب ہو رہا ہے اور کوئی تو فرمان برداری پر کمر بستہ ہے اور کوئی طہارت ظاہری و باطنی میں مصروف ہو رہا ہے۔ اور کوئی اندوہ نایافت میں پُر درد اور کوئی عنایت و رحمت کے تصور میں سرور اور کوئی اس کے محبوب کے جمال میں ماسوا رحق سے غافل علیٰ ہذا القیاس جو کچھ ازل میں کس کا طریق وصول مقرر ہو چکا اس میں سرگرم سرپٹا دوڑنا دھرا دو بہر آنکھ نہ اٹھانا اس کا فرض عین ہے۔

الحمد للہ والمنت کہ یہ کتاب لوامع فی ذکر المحبوب تصوف یا ذکر خیر و برکت مولودی ولادت اوّل سے تا وفات جناب سرور کائنات مبحر موجودات سید الاولیاء سند الاصفیاء حضور پر نور سراپا سرور خاتم المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ بکمال

خوبی و حسن اسلوبی سے نثر و نظم و قصاید نعتیہ اس عاصی خاکسار کمترین بندگان درگاہ شمسی خریدۂ نقدنگاہ بردہ بتسم و مخواہ قطب الاقطاب مہر سپہر ولایت مقتدا بنی آدم و ماحی البدعۃ والضلالت محی السنۃ والجماعت شیخ العصر مرشد الدہر خاندان قادری و شطاری و برہانپوری اپنی محنت بنہایت اور جانفشانی کے بعد مرتب با خاتمہ با لخیر ہوا الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

نظم بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برھانپوری

مرحبا اے حق داؤدی کلام مرحبا اے مرحبا ہمدم مدام

خاتمہ تصنیف لوامع القلوب بذکر المحبوب

از طرف جناب مصنف سلمہ

ہمدمی کے ساتھ میں خرسند ہوں — رشتۂ الفت کا میں پابند ہوں
حمد میں اس کے جھکا دے سر قلم — نی سے اس عالم میں ہیں حسن صنم
دی زباں دو تجکو حق نے ظاہرا — تا کرے تو حال ظاہر باطنا
ہے قلم ورنہ وجود سے باطنی — جو لکھا ہوں میں میلاد نبیؐ
ظاہرا لکھا ہوں حسن عاشقی — باطنا ہے سر میلاد نبیؐ
ہے قلم تو بدست ستر حق — حسن میلاد نبیؐ اسرار الحق
زیر و بالا دم بھرا ہے دمبدم — قائمی سے دم کے ہوگا دم قدم
رکھا دم سازی کو تو ہر شان میں — گویائی تری پر سب قربان ہے
گو سخن میں ہے تیرا نغمہ بھرا — ہر گلو میں دیتا آواز ہے تیرا
جانتا ہو تجکو تو ہے یار مست — ہو گیا ظاہر تو ہے آواز الست
ہر دہن میں گو تیرا آواز ہے — ہر ذکر کا تو ہی تو دمساز ہے
صورت اصلی کو دے اپنی بتا — ہو ممکن تا کہ قلوبیں کی جگہ
ظاہرا بتلایا ہوں تشبیہ سے — تو دکھا دے آپ کو تشریح سے
لکھا اسرار الحق اس کی اب تاریخ کو — یادگار تیری رہے ہر یک کو

لوامع القلوب ہے اس کا نام
بذکر المحبوب ہے خاص و عام

---

۲۷ ۵ ۱۳

گر پڑھے اسکو کوئی وہ ہوگا شاد پس کرے مجکو دعا سے ہردم یاد

یہ صلہ چاہتا ہوں تجھسے یا نبیؐ، عاقبت باخیر ہو مری یا نبیؐ

لکھا مولودِ نبیؐ اسرار الحق، سر حق ہے معرفت بہ حسن خلق

مصطفیٰ پر پڑھ درود غربت مدام

الصلوٰۃ والسلام الصلوٰۃ والسلام

خاتمہ بالخیر

ضروری اطلاع

کتاب لوامع القلوب

کا حق تصنیف و تالیف بحق مصنف محفوظ ہے۔ اور اس کتاب کی حسب قانون رجسٹری ہو چکی ہے۔ کوئی صاحب بلا اجازت مصنف صاحب کے قصد طبع نہ فرمائیں۔ ورنہ بجائے نفع کے نقصان کثیر اٹھانا پڑیگا۔ فقط۔